

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرَشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## السَّفَرُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر خراب کا ایک ٹکڑا ہے تم میں سے کسی کی نیند کو اور اس کے  
 کھانے پینے کو روک دیتا ہے لہذا جب کوئی شخص تم میں سے اپنی ضرورت کو پورا کر چکے تو اپنے گھر والوں کی طرف  
 (لوٹنے میں) جلدی کرے۔ (ابوہریرہ/بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمارہ ۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہتے کہ آپس میں ایک کو سردار  
 مٹھہر لیں۔ حضرت نافعؓ نے کہا ہم حضرت ابوسلمہ سے بولے تم ہمارے امیر ہو (سفر میں تاکہ جھگڑا نہ ہو) تو امیر  
 فیصلہ کرے۔ (ابوہریرہ/ابوداؤد، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۸۹ شمارہ ۲۳۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ کے نزدیک اچھا ساتھی وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی  
 کے حق میں اچھا ہو اور اللہ سبحانہ کے نزدیک اچھا پڑوسی وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔  
 (عبداللہ بن عمرو بن عائش / دارمی، دارمی شریف صفحہ ۳۶۹ شمارہ ۲۸۱)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی اور  
 دن نکلیں سوا جمعرات کے (اکثر جمعرات کو سفر کرتے) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۸۸/۵۸۹ شمارہ ۲۳۱۹)  
 حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں  
 کو معلوم ہو جائے کہ تمہارا سفر کرنے میں کیا غرابی ہے تو کوئی مسافرات کے وقت تمہارا سفر نہ کرے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۸ شمارہ ۲۸۴)

حضرت عمرو بن شعیبؓ کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سوار  
 ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور  
 سفر کریں تو برکت رہتی ہے۔ یہ حدیث  
 تین سواروں کی جماعت ہوتی ہے (یعنی تین مل کر  
 حسن ہے۔

جلد اول صفحہ ۳۲۵ شمارہ ۱۵۷)



(ترمذی شریف)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدت چھوڑو (سفر کے لئے) اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے  
 کے بعد جب تک رات کی سیاہی نہ آ جاوے کیونکہ شیطان پھیرتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک سیاہی عشاء  
 کی آوے۔ (جابر / البوداؤد، البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۸ شمارہ ۲۳۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو چلنا اپنے پر لازم کیڑو اس لئے کہ زمین رات کو طے ہو  
 جاتی ہے (یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کر واس لئے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً  
 عرب کے ملک میں جہاں دن کو آفتاب کی پیش بہت ہوتی ہے رات کو صمدی سے زمین طے ہو جاتی ہے)  
 (انس / البوداؤد، البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمارہ ۲۲۸۷)

حضرت ابواسمعیل سلگی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا اور حضرت یزید بن ابی کثیر نے ایک سفر  
 میں ہمراہ جا رہے تھے حضرت یزید سفر میں روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت  
 ابوسہلی (اشعری) کو کوئی مرتبہ سیکھتے ہوئے سنا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے - جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر  
 کرتا ہے تو جس قسم کی عبادتیں وہ بحالت اقامت وصحت کرتا تھا وہ سب اس کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمارہ ۲۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن کے ملک میں قرآن کریم نہ لے جانا چاہیے ممکن ہے کہ  
 دشمن کا اس پر قبضہ ہو جائے (اور وہ اس کی بے حرمتی کرے) (ابن عمر / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۹)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے ان ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گناہ ہو  
 اور نہ ان ساتھیوں کے ساتھ جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ام حبیبہ اور  
 حضرت ام سلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ابوہریرہ / زندی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمارہ ۱۶۰۲)

نے کہ گھنٹے میں شیطان کا باج ہے (گھنٹہ اونٹ نیرہ  
 سے خبردار ہو جاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے)  
 البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۹ شمارہ ۱۲۲۷



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی گردن میں اس لئے منع ہوا کہ دشمن آواز

(ابوہریرہ / البوداؤد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم ازرائی میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دو یعنی ان کو  
 چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تاکہ خوب پر س اور تیز چلیں اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو یعنی راستہ میں تاخیر  
 نہ کرو تاکہ ان کے ضعیف ہونے سے پہلے منزل مقصود پر پہنچ جاؤ اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو یعنی راہ میں مت  
 اترو وہاں سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے۔

(البرہرہ / البرادۃ، البرادۃ و شریف جلد اول صفحہ ۴۲۲ شمارہ ۲۲۸۵)

حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن  
 اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا کسی سے نہ کہنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کے واسطے  
 چھپنے کی جگہوں میں دو جگہیں بہت پسند تھیں یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک بار کسی انصاری کے  
 باغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ادھر سے ایک اونٹ آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونا  
 شروع کیا اور آنکھوں سے آنسو بہانے شروع کئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے  
 سر پر ہاتھ پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اس کے پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک جوان انصاری سے آیا اور کہنے لگا میرا  
 ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ سبحانہ سے منہیں ڈرتا اس جانور میں جس  
 کا اللہ نے تجھے مالک کیا اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی اور تو اس کو مارتا ہے اور شکاتا ہے۔

(البرادۃ و شریف جلد اول صفحہ ۴۲۸ شمارہ ۲۲۹۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس معلوم  
 ہوئی ایک کنواں دیکھا اس میں اتر کر اس نے پانی پیاجب وہ (کنوئیں سے نکلا تو دیکھا ایک کتا ٹانپ رہا ہے  
 اور پیاس کے مارے کیڑھ پھاٹ رہا ہے اس نے بول ہی دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا جو  
 میرا تھا پھر کنوئیں میں اتر کر اپنے موزے میں پانی بھرا اور منہ میں اس کو دبا کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا  
 اللہ سبحانہ اس سے خوش ہو گیا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں ہر جاندار بگ  
 میں ثواب ہے۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومٌ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

رہنہ  
 (البوسریہ / البوداؤد، البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمارہ ۲۲۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم اس بات سے کہ اپنے جانوروں کی پشت کو منبر بناؤ (یعنی  
 سواری کو کھڑا کر کے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو ترک کیا کرو) اس لئے کہ  
 اللہ سبحانہ نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچاویں جہاں تم  
 سنتِ منت اور مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو اللہ سبحانہ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تم اس پر اپنے  
 کاموں کو انجام دو۔

(البوسریہ / البوداؤد، البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمارہ ۲۲۸۳)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ میں داغ تھا  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو خبر نہیں میں نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اس کے  
 منہ پر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا (منہ کے سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے)

(البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمارہ ۲۲۸)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کو آپس میں روانے سے اور  
 رٹنے کے لئے ایک کھنڈے پر بھرانے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۶۰ شمارہ ۱۶۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی جانوروں پر گزے تو اگر ان کا مالک موجود  
 ہو تو اس سے اجازت لے کر دو دھ بیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اس کو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو اس  
 سے اجازت لے کر ورنہ بغیر اجازت دو دھ نچوڑے اور بیوے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاوے۔ حضرت خطابؓ نے کہا  
 یہ حدیث مضطرب میں ہے جس کو کھانا نہ لے اور خوف ہو بلاک کا۔

(سمرہ بن جندب / البوداؤد ۲) البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۲ شمارہ ۲۳۳۳)

لے کر گھوڑے کی برکت (زر دی مائل) صاف سُرخ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

داہن عباس / ترمذی

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمارہ ۱۵۹۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدْوَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں  
 شکال کو ناپنہ کیا ہے (شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو  
 یا اس کے بالعکس ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
 (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمارہ ۱۵۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا دوڑایا لیکن  
 اس کو اپنے جیتنے کا یقین نہ ہو، تو یہ جوا نہیں۔ اور اگر اس نے گھوڑا دوڑایا۔ اور اس کو اپنے جیتنے کا  
 یقین ہے تو بے شک یہ جوا ہو جائے گا۔  
 (ابوہریرہؓ / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۹)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا فلاں  
 عورت ہے اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتا رہو فلاں اس اونٹ پر  
 سے کیونکہ ملعون ہے لوگوں نے اس کو خالی کر دیا۔ حضرت عمرانؓ نے کہا گو یا میں دیکھ رہا ہوں اس اونٹ کو وہ سیاہی  
 مائل تھا۔  
 (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۰ شمارہ ۲۲۷۷)

حضرت ثعلبہ غنشیؓ سے روایت ہے کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے  
 دروں اور نالوں میں اترتے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ان دروں اور نالوں میں متفرق ہو جانا  
 شیطان کے (فریب و سوسہ کے) سبب سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت  
 پاوے اور تم کو تکلیف پہنچاوے) اس کے بعد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بعد) پھر کسی منزل میں  
 لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعضے ایسے باہم مل کر اترتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر ان پر پھیلا جا جائے  
 تو اللبتہ سب کو ڈھانک لیوے۔  
 (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴ شمارہ ۲۳۴۱)

حضرت انسؓ نے اپنے باپ سے  
 کے ساتھ ہو کر جہاد کیا فلاں جہاد اور فلاں  
 روایت کیا ہے ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 جہاد اور لوگوں نے ایک منزل میں جگہ کو تنگ  
 کیا یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ  
 جگہ کو روک لیا تو اس سبب سے اوروں  
 پر جگہ تنگ ہو گئی اور بعضوں نے  
 راہزنی کی یعنی کھیتی، مسافروں

وَبِنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 رَاتِكِ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُجِيبُ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ بِرَحْمَتِكَ

کو یا اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو لپکار کر اسے یہ بات جو منزل کو تنگ کرے  
 لوگوں پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہ گھیر لیسے) یا راہ مارے دیکھتی کرے تو اس کو جہاد کا ثواب نہ ہوگا۔

(البرودا و شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴/۵۵۵ شمارہ ۲۳۴۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے ساقہ  
 (شکر گڑھ لکڑا جو پیچھے رہتا ہے) میں تو ساقہ لے جاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے ان کے لئے۔

(البرودا و شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴ شمارہ ۲۳۵۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ  
 پر آیا اور اونٹ کو داتیں لا رہا تھا میں پھیرنا شروع کیا۔ یا داتیں باتیں دیکھنا شروع کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے  
 (یعنی اس کی سواری کمزور اور تنگی ہوتی ہے جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سلکان  
 ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس زاد راہ نہیں ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی اقسام کو  
 بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۱ شمارہ ۲۴۰۴)

حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم  
 اہل کتاب کی زمین میں (ان کے آس پاس رہتے) ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے (پکاتے) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا اگر ان برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن مل جاتیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو اگر ان کے علاوہ  
 اور برتن نہ ملیں تو پھر انہی کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمارہ ۱۴۷۴)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت  
 تھے کہ آدمی اپنے گھر میں (سفر سے)

(البرودا و شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمارہ ۱۰۱۳)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرِغْبَةٍ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے کہ سر شام آدے  
 (یعنی رات کے پہلے حصہ میں) (جائزہ البوداؤد، البوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمارہ ۱۰۱)  
 حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آتے سفر سے تو ہم شہر  
 میں جانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو۔ ہم رات کو باوین گے (اور شہر میں خبر کر دی) تاکہ جو عورت  
 پریشان سر ہو وہ گنگھی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالوں کی۔ امام البوداؤد فرماتے  
 ہیں کہ یہ نبی (ص) عشا کے بعد آنے میں ہے بعد مغرب آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(البوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمارہ ۱۰۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے اللہ! میری امت کے لئے مشروع  
 دن میں برکت دے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے،  
 تو مشروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ صحرا میں ایک سوداگر تھا وہ اپنے تجارتی  
 مال کو مشروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مالدار ہوا، اور بہت مالدار ہوا۔

(صحیحین وداعۃ الخالدی / ترمذی / البوداؤد - مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲ - شمارہ ۳۷۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس لشکر میں چیتے کا چمڑا ہو، اس کے ساتھ  
 فرشتے نہیں جاتے

(البدایہ / البوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲ شمارہ ۳۷۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے، جو قوم کی  
 خدمت کرے، پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے، اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی شخص  
 بازی نہ لے جائے گا۔ مگر وہ شخص جس نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲ شمارہ ۳۷۳۰)

(سہل بن سعد / بیہقی رحمہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي الْقِيَوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

# السفر

جب کسی کو رخصت کرو

أَسْتَوِدِعُ اللَّهَ دِينَكَ

وَأَمَانَتَكَ وَأَخْرَعُكَ ابَار

أَسْتَوِدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَ

أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِمَ عَمَلِكَ ابَار

وَأَقْدَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ابَار

مسافر رخصت کرنے والے سے کہے

(اگر رخصت کرنے والا ایک ہوگا)

أَسْتَوِدِعُكَ أَوْ اِذَا رَخِصْت

حضرت ابن عمر  
 فرماتے ہیں کہ جب مسافر  
 اترے تو اس کی رخصت کرے تو  
 شخص کو رخصت کرے تو  
 اسے اپنے دست مبارک سے  
 پکارتے رہتی دینی پیمانہ  
 کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم اس کا اٹھانہ چھوڑتے  
 جب تک کہ وہ خود پھر آنا  
 اور یہ فرماتے استودع  
 اللہ دینک و امانتک و  
 اخراجک و امانتک  
 اترنے سے پہلے ہے یہ حدیث اس  
 طریق سے طریق سے ہی حضرت  
 دومسے طریق سے ہی حضرت  
 ابن عمر سے ہی ہے  
 (ترمذی شریف جلد دوم  
 صفحہ ۳۳ شمارہ ۱۳۹)

حضرت ابن عباس  
 فرماتے ہیں کہ جب مسافر  
 اترے تو اس کی رخصت کرے تو  
 اسے اپنے دست مبارک سے  
 پکارتے رہتی دینی پیمانہ  
 کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم اس کا اٹھانہ چھوڑتے  
 جب تک کہ وہ خود پھر آنا  
 اور یہ فرماتے استودع  
 اللہ دینک و امانتک و  
 اخراجک و امانتک  
 اترنے سے پہلے ہے یہ حدیث اس  
 طریق سے طریق سے ہی حضرت  
 دومسے طریق سے ہی حضرت  
 ابن عمر سے ہی ہے  
 (ترمذی شریف جلد دوم  
 صفحہ ۳۳ شمارہ ۱۳۹)

سنائی ۲۶ - ابن عمر ۲۱ -  
 حسن حسین صفحہ ۲۵۵ -  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث  
 سنائی کہ استودعک ابار  
 ابار ابی ہریرہ ۲۱ -  
 حسن حسین صفحہ ۲۵۵ -  
 استودع اللہ دینک و  
 سنائی ۲۶ - ابوداؤد ۲۱ -  
 ترمذی ۲۱ - حاکم ۲۱ -  
 ابن حبان ۲۱ - ابن جریر  
 حسن حسین صفحہ ۲۵۵







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ا بار

یسکی اور بھلائی کو آسان فرمادے تم جہاں کہیں بھی رہو۔

جب کسی کو نصحت کرو تو کہو

مَا جَعَلَ اللَّهُ التَّقْوَى زَادَكَ

اللہ پر ملائین گاری تمہارا توشہ بنائے

وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ وَجَّهَكَ لَكَ

اور تمہارے گناہ بخش دے اور تمہارے لیے بہتری

الْخَيْرَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ ا بار

پیش راستے جہاں کا تم رخ کرو۔

جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا کسی کو سردا

بناؤ تو اسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں

سے بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت کرو اور کہو۔

مَا أَغْزَوْا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ

اللہ کے راستے میں اللہ کے نام سے جہاد

اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ

اللہ کے نام سے جہاد کرو جو شخص اللہ کا انکار کرے اسے قتل کرو

أَغْزَوْا وَ لَا تَغْلَوْا وَ لَا

غزوه میں شامل ہوا اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور

تَغْدُرُوا وَ لَا تَمَثَلُوا وَ لَا

عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے مال کاں وغیرہ نہ کاؤ۔ اور

تصور اقدس سے عمل اللہ علیہ  
 وسلم) جب کسی کو نصحت کرو تو کہو  
 اچھوٹے لشکر کا کسی کو سردا  
 بنانے تو خاص طور پر اس کے  
 مسلمان ساتھیوں کو نصیحت کرو اور  
 پیش آنے کی نصیحت نہ کرو۔  
 ہزار ارشاد کرتے۔ ا۔ اغزوا  
 بسم اللہ فی سبیل اللہ  
 سواروں کے لیے ہے۔  
 یہی وہ ایسی نصیحت ہے جو  
 صحابہ کرام سے منقول ہے۔

ط  
 فرمایا جاب رسول اللہ  
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 جو شخص تم سے نصیحت کرے اسے  
 سزا دینا چاہتا ہوں مجھے  
 نصیحتیں کیجئے تو میں  
 سے اپنے  
 عمل اللہ التقوی  
 زاحک الخ  
 تناوہ بوجہ اس  
 نارم۔ طرائق رح  
 حصین صفحہ ۱۵۱-۱۵۰



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَتَوْبُ إِلَيْهِ

تَقْتُلُوا وَيَلِدُوا

ا بار

کسی بچہ کو قتل نہ کرو۔

رَانْطَلِقُوا بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ

اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ

وَ عَلَى رِمْلَةٍ رَسُولِ اللَّهِ وَ لَا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلو اور کسی

تَقْتُلُوا شَيْخًا فَإِنِّيَا وَ لَا طِفْلًا

بورے سے کھوسے (جو میدان جنگ میں نہ لڑے) اور دودھ پینے والے بچے

وَ لَا صَغِيرًا وَ لَا امْرَأَةً وَ

اور بچھوئے والے اور عورت کو قتل مت کرو اور

لَا تَغْلُوا وَ ضَمُّوا غَنَائِمَكُمْ

مال غنیمت میں جھانٹ نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو

وَ اصْبِحُوا وَ احْسِنُوا إِنَّ

اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو۔ یقیناً

اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ا بار

اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

پھر ان کے ساتھ چلو اور کہو

رَانْطَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ

اللہ کے نام پر چلو

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي

اے اللہ! ان کی مدد فرما!

ا بار

اللَّهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 صفحہ ۶۸ — ۲۶۶

صلی اللہ علیہ وسلم  
 صحن حسین صحنہ مبارک  
 صل  
 اور جب حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کے  
 ساتھ چلتے تو فرماتے:  
 انطلقوا علی اسمہ

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا رَحِيمُ

جب سفر کا ارادہ کرو تو کہو

اللَّهُمَّ رَبِّكَ أَصُولُ وَرَبِّكَ

اے اللہ! میں میری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور میری ہی مدد سے

أَحُولُ وَرَبِّكَ أَسِيرٌ اَبَار

جسے حملہ کرتا ہوں اور میری ہی مدد سے چلا ہوں۔

سفر پر روانگی کے وقت یہ پڑھو

اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَ

اے اللہ! میرے ساتھ میں روانہ ہوتا ہوں اور

إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ

تیری طرف میں متوجہ ہوتا ہوں اور میں تیرے دامن کو مضبوط

اللَّهُمَّ أَنْتَ تَقِيُّ وَرَجَائِي

کھڑتا ہوں اے اللہ! تجھ ہی پر اعتماد ہے اور میری امید ہے

اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَا أَهْمَنِي وَمَا

اے اللہ! کفایت دے جس چیز میں کہ جو میرے لئے ضروری

لَا أَهْمَنُ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

ہے اور جو میری ضروری ہے تو اس کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

مِنِّي وَزَوَّدَنِي التَّقْوَى وَ

اور تُوڑتے ہیں مجھے تقویٰ کا

اعْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَجِّهْنِي لِلْخَيْرِ

بخش دے میرے گناہ اور متوجہ کر مجھے بھلائی کیلئے

حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ اَبَار

جس طرف کہ میں جاؤں

صلوات فرمائیے جناب رسول اللہ  
 علیہ السلام پر اور  
 جب کوئی سفر کا ارادہ کرے  
 تو کہے۔ اللہم ربک  
 اصول الخ۔ بار بار  
 صبح و شام پڑھو۔ سلام  
 حضرت انس رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے۔ کہ  
 جب کبھی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 سفر پیش آتا۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہوتے اے اللہ! تو مجھے  
 اس کے بعد روانہ ہونے  
 اللہم... الخ  
 انت تشاء... الخ  
 علی الخیر والیب  
 الخ الخ

صفحہ ۱۳۶  
 شمارہ ۶۹۵

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

مُنْقَلِبُونَ رَبِّ اغْفِرْ لِي إِنَّهُ

کی طرف لوٹنے والے ہیں اسے رب مجھے بخشنے دے کہ بیشک

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اَبَار

تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں

جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو تو کہو

بِسْمِ اللَّهِ اَبَار

جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھنے لگو تو کہو

الْحَمْدُ لِلَّهِ اَبَار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

پھر کہو (یعنی جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو)

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا

پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لیے اس کو سخر

هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

یہی حالاً مکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے۔

وَأَنَا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اَبَا

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ اَبَار

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

میں نے ۶۰۰۰ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بات پر مجھے حضور ناقوس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار ایسا بندہ ہے جو خود اپنی گناہوں سے کہتا ہے جب وہ دعا پڑھتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کو سخر کرنے والا ہوں اور میں اس کو مقرب کرنے والا ہوں۔ (حدیث صحیح بخاری)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب سواری کی رکاب میں بیٹھو تو کہو بسم اللہ اگر سواری کی پیٹھ پر بیٹھو تو کہو الحمد لله اگر سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو تو کہو سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين واَنَا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

تاریخ: ۲۰۰۸ء - ۱۹۸۸ء  
 اور جو کسی جہاز کی سواری میں جا کر بیٹھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ یا ربنا انا لک اذبح اور میں اس کو مقرب کرنے والا ہوں۔ (حدیث صحیح بخاری)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب سواری کی رکاب میں بیٹھو تو کہو بسم اللہ اگر سواری کی پیٹھ پر بیٹھو تو کہو الحمد لله اگر سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو تو کہو سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين واَنَا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُنْتَقِبُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

التَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا

اور تمہیں عمل میں سے جس سے تو راہمی ہو

تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوْنٌ عَلَيْنَا

ما تمہیں ہوں اسے اللہ! کو ہم پر سفر آسان

الْمَسِيرِ وَاطْوَى عَنَّا بَعْدَ

کر دے اور ہمارے لیے زمین کی دوری کو

الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ

پہلے دے اسے اللہ! کو ہی سفر میں

فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي

ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں میں خلیفہ

الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَابَنَا فِي

(سنگھیان) اسے اللہ! سفر میں ہمارا رفیق ہو اور گھر والوں

سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اَبَار

میں ہمارا خلیفہ رکھو ہمارے پیچھے ان کی عمارت کرے۔

جب سفر سے واپس گھر لو تو کہو

أَيُّبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

ہم کو سنے والے ہیں

تَأَيُّبُونَ عَابِدُونَ رَبِّنَا

تو بہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار

حَامِدُونَ اَبَار

کا شکر کرنے والے ہیں۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةِ فِي الْأَهْلِ

سافری ہے اور میرے گھر والوں میں خلیفہ (میرے بعد ان کی جگہاں کرتے)

اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَ

والا ہے۔ اسے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رہنمائی ہو اور

اخْلُقْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي

ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو اسے اللہ! میں

أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ

تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت

وَ كَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنْ الْحَوْرِ

اور واپسی کے رنج و الم سے اور ابھی حالت کے بعد

بَعْدَ الْكُورِ

بری حالت ہونے اور زیادتی کے بعد بھی ہونے سے

وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَ

مظلوم کی (بد) دعا سے اور

سَوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ

گھر والوں اور مال پر

الْمَالِ

بری نظر سے

اللَّهُمَّ بَلِّغْنَا

اسے اللہ! میں مجھ سے ایسا وسیلہ مانگتا

خَيْرًا وَ مَغْفِرَةً مِنْكَ وَ

ہوں جو خیر پہنچاتے اور تیری بخشش اور

رِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرِ إِنَّكَ

رضنا جانتا ہوں۔ مصلحتاً تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ  
 أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ  
 وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ  
 هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَ اطْوِلْنَا  
 الْأَرْضَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
 بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ  
 كَأْبَةِ الْمُنْقَلَبِ اَبَار  
 جب بلندی پر چڑھو تو کہو  
 اللَّهُ أَكْبَرُ  
 جب نیچے آؤ تو کہو  
 سُبْحَانَ اللَّهِ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اسے اللہ!

تو ہی سفر میں

اور گھر والوں میں نائب ہے اسے اللہ!

ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے اور ہمارے لیے

زمین طے کر دے اسے اللہ! میں سفر کی

مشقت اور بڑھی واپسی سے تیزی

پہناہ مانگتا ہوں ابار

میں  
 فرمایا جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جب کسی بلندی پر چڑھے  
 یا ہوا وغیرہ اپنے پاس  
 تو کہے کہ اللہ اکبر  
 اور نیچے آئے تو  
 سبحان اللہ کہے

۲۰  
 باب ۲۱ - بخاری ج ۶  
 ۳۰ - ابوداؤد ج ۳  
 ص ۲۸۲ - ۲۸۱

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

جب کسی اونچی جگہ پر چڑھو تو کہو

۱ اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرْفُ عَلَى

كُلِّ شَرَفٍ وَ لَكَ الْحَمْدُ  
اسے اللہ! تو ہی ہر بلندی سے اور ہر حال میں

عَلَى كُلِّ حَالٍ ۱ بار

جب کسی وادی پر چڑھو تو کہو

۲ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۱ بار

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور پھر کہو

اللَّهُ أَكْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اگر جانور پھسلے یا اوندھا ہو تو کہو

۳ بِسْمِ اللَّهِ ۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ

جب دریا کا سفر کرو تو کہو

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَاو

اللہ کے نام سے اس کا

ط  
 بابا جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کسی  
 جگہ پر چڑھنے کے لئے تشریف لائے  
 تو فرمایا: اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرْفُ عَلَى  
 كُلِّ شَرَفٍ وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى  
 كُلِّ حَالٍ ۱ بار  
 اور جب کسی وادی پر چڑھنے کے لئے  
 تشریف لائے تو فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ ۱ بار  
 اور جب جانور پھسلے یا اوندھا ہو تو  
 فرمایا: بِسْمِ اللَّهِ ۱ بار  
 اور جب دریا کا سفر کرو تو فرمایا:  
 بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَاو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ إِذَا تَوَلَّى مَدِينَةً أَوْ بَلَدًا أَوْ  
 قَرْيَةً أَوْ نَهْرًا أَوْ وَادِيًّا أَوْ جَبَلًا  
 أَوْ مَدِينَةً أَوْ بَلَدًا أَوْ قَرْيَةً  
 أَوْ نَهْرًا أَوْ وَادِيًّا أَوْ جَبَلًا  
 قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرْفُ عَلَى  
 كُلِّ شَرَفٍ وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى  
 كُلِّ حَالٍ ۱ بار  
 اور جب کسی وادی پر چڑھنے کے لئے  
 تشریف لائے تو فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ ۱ بار  
 اور جب جانور پھسلے یا اوندھا ہو تو  
 فرمایا: بِسْمِ اللَّهِ ۱ بار  
 اور جب دریا کا سفر کرو تو فرمایا:  
 بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَاو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

مُرْسَلًا إِنْ رَبِّي لَغَفُورٌ

میرا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا

رَّحِيمٌ ○ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ

مہربان ہے اور ان لوگوں نے تو اللہ کی

حَقَّ قَدْرَهُ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا

جیسی قدر کرنا چاہتے تھے قدر کی حالانکہ وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ

قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ

جماعت کے دن ایسا سا رکھیں گی اس کی ایک تھی زمین، ہوا کی اور

السَّمَوَاتِ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ

آسمان لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے

سُبْحٰنَهُ ۗ وَتَعَلَّىٰ عَنَّا

لوگ جیسے جیسے سڑک کرتے ہیں اللہ کی ذات، اس سے پاک اور اس

يَشْرِكُونَ ○

کے شان اس سے بہت بلند ہے۔

جب کوئی جانور بھاگ جائے تو پیکار کر کہے

أَعِينُوا يَا عِبَادَ اللَّهِ

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

رَحِمَكُمُ اللَّهُ

اللہ تم پر رحم کرے

جب کسی سے کوئی مدد درکار ہو تو کہو

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

علا  
 زبانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اس  
 کا حال ایسا ہو جائے تو پیکار  
 رکھنا  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ

علا  
 زبانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اس  
 کا حال ایسا ہو جائے تو پیکار  
 رکھنا  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ

علا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اللہ اعیوننی — یسید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب اس کا حال ایسا ہو جائے تو پیکار رکھنا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا قَرِيبُ

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو دیکھو تو کہو

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ

اے اللہ! سائوں آسمانوں

السَّبْعِ وَمَا أَظْلَنَ وَرَبَّ

اور آٹھ چیزوں کے پروردگار جن پر آسمان سائے ظلمت میں اور

الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَنَ

ساتوں زمینوں اور آٹھ چیزوں کے رب جن کو پر زمینوں پر

وَرَبَّ الشَّيْطَانِ وَمَا أَضْلَنَ

ہم سے ہیں اور شیطان اور آٹھ لوگوں کے رب جن کو آسمانوں نے گمراہ کیا ہے

وَرَبَّ الرِّيَاسِ وَمَا ذَرَبَ

اور موائوں اور آٹھ چیزوں کے رب جن کو ان موائوں نے پراندہ کر دیا ہے

فَاتَا نَسْتَلِكَ خَيْرَ هَذِهِ

ہم تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس بستی کے

الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَ

لوگوں کی بھلائی مانگتے ہیں اور

نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

اس کی برائی اور اس کے لوگوں کی برائی اور اس کے اندر

أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اَبَار

کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو نظر پڑے تو کہو

لَا أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا

میں تجھ سے اس شہر کی بھلائی اور شہر کے اندر کی

ط  
 فرمایا جناب رسول اللہ  
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور  
 جب وہ شہر جس میں  
 جانا ہے تو کہو  
 لا اسئلك  
 الخ  
 بن عبد المنذر الانصاري  
 طبرستان - حصہ  
 صفحہ ۲۸۴ -

ط  
 فرمایا جناب رسول اللہ  
 صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور  
 جب وہ شہر جس میں  
 جانا ہے تو کہو  
 لا اسئلك  
 الخ  
 بن عبد المنذر الانصاري  
 طبرستان - حصہ  
 صفحہ ۲۸۴ -

وَتَنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الطَّيِّبِيْنَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا رَبِّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کسی مقام یا بستی میں داخل ہونے وقت پڑھو

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ

اسے اللہ میں پوچھنے سے سوال کرتا ہوں اس

خَيْرِ هَذِهِ الْأَرْضِ وَخَيْرِ مَا

زمین کی (یا بستی کی) بھلائی کا اور اس بھلائی کا

جَمَعْتَ فِيهَا وَاعْوُذُ بِكَ

ترے اس میں رکھی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس کے شر سے

مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَمَعْتَ

اور جو شر کہ تھے اس میں رکھا ہے۔

فِيهَا اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حِمَاهَا

اسے اللہ ہمیں اس کی حفاظت نصیب فرما

وَاعِزَّنَا مِنْ وَبَاهَا وَ

اور ہمیں پناہ دے اس کی وبائے سے اور

حَبِيبِنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِيبِ

اس بگڑ کے لوگوں میں ہماری محبت ڈال دے۔ اور اس بگڑ کے

صَالِحِي أَهْلِهَا إِنِّي أبار

تج بگڑوں کی محبت میں عطا کر

لے  
 حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کو  
 اس مقام میں داخل ہونے کا ارادہ  
 فرمائے تو یہ دعا پڑھے اور اللہ  
 اللہ تعالیٰ اسے اس کے  
 عمل پر اجر دے اور اس کو اس  
 نجات دے

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

جب شام ہو تو کہے

ط يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ

اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ سے

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیری بُرائی سے اور

شَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ وَشَرِّ

اُس چیز کی بُرائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اُس چیز کی بُرائی سے جو مجھ پر جلتی ہے

مَا يَدُوكَ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ

بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ

اور اللہ سے اور کالے اژدھے سے

وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

اور سانپ اور بچھو سے

وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ

اور شہر کے رہنے والوں کی بُرائی سے اور

مِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ

باپ اور بیٹے کی بُرائی سے۔

رات کے آخری حصہ میں کہو

ط سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ

سن لی سنے والے نے اللہ کی تعریف

وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ

اور اُس کی نعمت کا اقرار اور ہم پر اُس کی

ط  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ اور صبح چھٹی رات کے وقت اپنے پیچھے ہاتھ سامع الخ اور دو درود پڑھا کرتے تھے۔ صبح میں بھی یہ دعا پڑھتے تھے۔ ۱۸۸۷-۱۸۸۸

ط  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اور جب شام ہو اور رات کے آتے آتے یا رات میں جب کہے تو کہے ربك الله الخ عز وجل اور دو درود پڑھتے تھے۔ حاکم ج ۱ ص ۱۸۸۷-۱۸۸۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَ أَفْضَلُ

نوعی نعمت - اسے ہمارے پروردگار ہمارا رشتہ حق ہوگا اور ہم پر

عَلَيْنَا عَارِضًا بِأَللَّهِ مِنْ

مقلد فرما حالانکہ (میں برات) دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتے

التَّارِ

۱ بار

ہوتے (گھر کا بول) -

(اور اسکو) باواز بلند کہے

۳ بار

سفر میں یہ سورتیں پڑھو

سورة الكفرون

سورة النصر

سورة الاخلاص

سورة الفلق

سورة الناس

کہو۔ تعلق یا باہر الکفرون  
 اذنا جہا نصر اللہ،  
 تعلق ہو اللہ احد،  
 تعلق اخوذ بوب الفلق،  
 اور یہ سورت کولم اللہ الرحمن  
 اور ہم سے انشراح کرو۔  
 حضرت جبریل علیہ السلام میں  
 دولت و شرف اور اللہ تعالیٰ کو سزا  
 کہتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ میں  
 سب سے زیادہ پناہ حال  
 میں نے خواب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے یہ سورتیں  
 سیکھیں اور ان کو میری تین  
 سورتوں سے داریاں تک ایچ  
 ایچھالیں اور دولت نذر  
 دیتا۔  
 ترجمہ۔ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صغیر۔ اے۔ ۲۸۲۔

حاصل  
 اور اس کو میں ابراہیم اور بلبل  
 کہے۔  
 ابو جبریل نے فرمایا کہ  
 حاکم ۱۸۸۔ ۱۸۹۔  
 حضرت حسین علیہ السلام  
 فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ  
 کیا تم نے فرمایا کہ میں نے  
 سفر میں جاؤ تو پناہ مانگو  
 سے صورت اور حالت میں  
 بہتر اور توشہ (دولت)  
 میں دیکھو جو حضرت جبریل  
 نے عرض کیا جی ہاں ایسے  
 ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پر توجہ نہ فرمایا  
 علیہ السلام سے کہ فرمایا  
 تو یہ پانچ سورتیں پڑھو یا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

جب کسی منزل پر ٹھہرو تو کوچ کرنے  
 سے پہلے پڑھو

نفل ۲ رکتیں

اللَّهُ أَكْبَرُ ۱ بار  
 اللہ بہت بڑا ہے

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ۳ بار  
 بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ  
 اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے اے بزرگی

وَالْإِكْرَامِ ۱ بار  
 اور عزت دالے

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ اترتے تھے تو کسی جگہ ایک دو رکعت نہیں پڑھتے۔ یا (اکبر) جب تک اس جگہ کو دو رکعت نہیں پڑھتے۔ وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے۔  
 امام عبداللہ رحمہ اللہ (دارمی) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی (حضرت عثمان بن سعید رضی اللہ عنہ) صحیح ہیں۔  
 (دارمی شریف صفحہ ۲۴۸، شمارہ ۲۶۸)

ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 مشکوٰۃ شریفین جلد اول  
 صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۸۸۸

ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 مشکوٰۃ شریفین جلد اول  
 صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۸۹۰

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 يَعْدِدُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### جب سفر سے واپس لوٹو

نفل ۴ رکعتیں

اللَّهُ أَكْبَرُ ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَالْإِكْرَامِ ۱ بار

اور عزت والے

حضرت کعب بن  
 مالک رضی اللہ  
 عنہ سے روایت  
 ہے کہ  
 حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ  
 وسلم جب سفر  
 سے واپس  
 آتے تو دن کو  
 آتے چاشت  
 کے وقت پھر  
 جب شہر میں  
 داخل ہوتے  
 پھر مسجد میں  
 آن کر دو رکعتیں

پہلے پڑھو  
 اس کے  
 بعد پڑھو  
 الوداع شریف  
 جلد دوم  
 صفحہ ۳۰۳  
 شمارہ  
 ۱۰۱۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

## السِّيَرُ وَالْمَعْنَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم و اجمل، اطیب و الہمہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوتِ اسلام کا نام لکھا اور اس نامہ کو وجیہ کلیبی کے ہاتھ روانہ فرمایا۔  
 اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکم بصری کے پاس پہنچانا۔ وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا۔ اس  
 نامہ میں یہ لکھا تھا :-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ نامہ ہے اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب  
 سے ہر متل شاہِ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے  
 بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔  
 تو اسلام قبول کر تجھ کو اللہ (تعالیٰ) دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو منہ پھیرے گا۔  
 یعنی اسلام قبول نہ کرے گا، تو تیرے اطاعت گزاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا)  
 کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے  
 اہل کتاب! آؤ طرفِ دینِ حق کی جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی  
 جیسا کہ تم رسول اور اللہ اور اللہ کی کتاب پر ایمان اور اعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے  
 ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمہ مشترک یہ ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ  
 کریں گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ اور ہم میں سے بعض آدمی  
 بعض کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار نہ بنا لیں گے۔ (جیسا کہ مسیحیوں  
 نے عیسیٰ علیہ السلام کو امین امین امین یا رب العالمین اپنا پروردگار بنا لیا تھا)  
 پھر اگر اے مومنو!

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اہل کتاب اس دعوت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْغَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حن و صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ کہ درختوں کے کاٹنے اور متلوں کے ڈھانے اور ویران کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے پھلے پھولے درختوں کے کاٹنے اور آباد عمارت کو ویران کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپؓ کے بعد مسلمانوں کا یہی عمل رہا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ دشمنوں کی زمین کو جلانے، درختوں اور ان کے پھلوں کے کاٹنے میں کچھ ہرج نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کبھی بعض جنگوں میں ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن بے فائدہ نہ جلانا چاہیے۔ امام اسحاقؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب جلا دینا ہی ان کے لئے بڑی سزا ہو۔ تو جلا دیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر جلا دینا ضروری ہو، اس کے بغیر چارہ نہ ہو، اور اس سے کفار کے حوصلے پست ہوتے ہوں، تو جلا دینے میں کچھ ہرج نہیں)

(ترمذی شریف اول صفحہ ۳۱۳ شمارہ ۱۲۵۳)

حضرت ابن بزیہؒ اپنے والدؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی رسالہ پر کسی شخص کو افسر مقرر فرماتے۔ تو اس کی ذات کے واسطے یہ نصیحت فرماتے۔ کہ اللہ سے خوف کھانا ہے، اور اپنے ماتحت لشکریوں کے حق میں یہ نصیحت ہوتی۔ کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جہاد کے امور میں یہ فرماتے) کہ جو اللہ سبحانہ کو نہ مانے۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے اس سے جنگ کرو (اور جو کسی سے عہد کرو) پھر عہد شکنی نہ کرو۔ نہ (مقتولین کو) مثلہ بناؤ (یعنی ان کے ناک کان مت کاٹو) غنیمت میں چوری اور بچوں کے قتل سے پرہیز کرو اور دشمن سے مقابلہ کے وقت تین یا نہیں پیش کی جائیں۔ اگر وہ ان کو منظور کر لیں تو اپنے ہاتھوں کو ان کے مالوں اور جانوں سے روک  
 اسلام قبول کر لیں۔ تو اپنے ہاتھوں  
 دہاں سے ہجرت کر کے مسلمانوں  
 لو۔ پہلے ان پر اسلام پیش کرو۔ اگر وہ  
 کو روک لو۔ اور ان سے کہو۔ کہ  
 کی آبادی میں چلے آئیں۔ جو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حقوق مسلمان مہاجر کے واسطے ہوں گے۔ وہی تمام حقوق ان کو عنایت ہوں گے، اگر وہ ہجرت سے انکار کریں۔ تو ان سے کہہ دو۔ کہ گاؤں والوں کی طرح شمار کئے جائیں گے۔ اور جو حکم گاؤں والے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس میں شامل ہو کہہ رہیں گے۔ مسلمانوں کے مال غنیمت اور انعامات میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر جہاد میں شرکت کریں گے۔ تو حصہ کے بھی مستحق ہوں گے۔ اور اگر وہ ایمان لانے سے انکار کریں۔ تو ان کے سامنے جزیہ پیش کرو۔ اگر جزیہ دینا قبول کریں۔ تو ان سے دست بردار ہو جاؤ۔ ان کے مالوں سے ہاتھ اٹھا لو۔ کیونکہ وہ ذمی ہو کر محفوظ ہو گئے۔ اور اگر وہ لوگ جزیہ سے بھی انکار کر دیں۔ تو ان پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرو۔ اور (یہ بھی خیال رکھو۔ کہ) جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو۔ اور وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر تم سے امن طلب کریں۔ تو اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر ان کو امن نہ دو۔ بلکہ اپنے باپ یا ہمراہی کی ذمہ داری پر امن دو۔ کیونکہ باپ یا ہمراہی کے ذمہ کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ سے توڑنا آسان ہے۔ ایسے ہی جب کسی قلعہ کا محاصرہ ہو، اور قلعہ والے خواہش کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر قلعہ سے باہر آجائیں۔ تو اس ذمہ پر ان کو اجازت نہ دو۔ بلکہ اپنی ذات پر ان کو باہر نکلنے کا حکم دو۔ کیونکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان کے بارے میں کیا ہے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ میں نے یہ حدیث مقاتل ابن حیان رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ مسلم ابن مقسیم رضی اللہ عنہ نے بروایت نعمان ابن مقرن رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مجھ سے بھی نقل کی ہے

صفحہ ۳۲۶ - عن حضرت ابن بربیہ (

راہن ماجہ شریف

کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

ایسے حاکم پیدا ہوں گے جو سنت

(بدعت پر عمل کریں گے)



حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے فرمایا۔ میرے بعد تم لوگوں میں

پر چلنا چھوڑ دیں گے۔ اور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور اسی طرح نماز کے وقتوں میں تاخیر کیا کریں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اگر مجھ کو ایسے حاکموں کی ملاقات ہو تو میں کیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام عبد اللہ کے  
 بیٹے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت نہ کرنی چاہیے

(عبد اللہ ابن مسعود / ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۷)

حضرت عصام مزی رضی (جن کو صحبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے) فرماتے  
 ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو روانہ فرماتے تو ان لوگوں  
 کو اہدایت فرماتے کہ جب تم لوگ کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو (اذان دیتے) سنو۔ تو کسی کو  
 قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حن غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳-۳۱۲ شمارہ ۱۴۵۰)

حضرت نعمان بن مقرن رضی فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
 شریک ہو کر (کسی مرتبہ) لڑائی لڑی (یعنی میں کسی غزوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ شریک رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا۔ کہ جب صبح طلوع ہوتی۔ تو رک جاتے  
 اور سورج نکلنے تک رکے رہتے۔ جب سورج طلوع ہو چکتا۔ تو لڑائی شروع کر دیتے پھر  
 جب دوپہر ہوتی (اور آفتاب نصف النہار پر ہوتا) تو لڑائی موقوف کر دیتے۔ اور زوال  
 آفتاب تک رکے رہتے۔ اس کے بعد پھر جنگ شروع کر دیتے۔ اور عصر کی نماز تک لڑائی جاری  
 رکھتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اس وقت مدد کی ہو ایں ابھرتی تھیں۔ اور مومن اپنے لشکروں کے  
 لئے اپنی نمازوں میں دعائیں کرتے تھے۔

صفحہ ۲۵-۳۲۴ شمارہ ۱۵۱۴

(ترمذی شریف جلد اول)

حضرت انس بن مالک فرماتے  
 جب بھی (کافروں پر حملہ کر کے)  
 نماز فجر کے قریب قتل و غارت  
 میں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 قتل و غارت کرتے۔ تو صبح کے وقت  
 کرتے، پھر اگر اذان کی آواز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سنے تو قتل و غارت سے) رک جاتے۔ اور اگر نہ سنتے۔ تو قتل و غارت جاری رکھتے۔ ایک دن  
 (اذان) سننے کے لئے کان نکایا۔ تو ایک شخص کو کہتے سنا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر  
 تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ فطرت (اسلام) پر ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اَشْهَدُ  
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ - تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ دوزخ سے نکل گیا۔  
 (یعنی جہنم سے نجات پائی) یہ حدیث حسن صحیح ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۶ شمارہ ۱۵۲۰)

حضرت انس رضی فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد  
 کرتے تھے۔ تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے۔ جہاد نہ کرتے تھے۔ پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان  
 (کی آواز) سن لیتے تھے۔ تو جہاد موقوف کر دیتے تھے۔ اور اگر اذان (کی آواز) نہ سنتے تھے۔  
 تو صبح کے بعد فوراً غارت کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ ہم خیبر میں میں بھی رات کے وقت گئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷ شمارہ ۱۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز  
 (مکہ میں) داخل ہوئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود دھت۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی) کہ ابن خطل کعبہ کے  
 پر دوں سے لگا کھڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے (دوہیں) قتل کر دو۔  
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹-۳۳۸ شمارہ ۱۵۹۳)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الْجِهَادُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سے نکالے گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے پھر یہ آیت اتری اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوا الْيَمِينِ اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہ تھا مسلمانوں کو کافر ان کو نشانے ایذا دیتے مارتے تب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، صبر کرو۔ ابھی اللہ کا حکم مجھ کو لڑنے کا نہیں ہوا۔ جب یہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا۔ میں سمجھا، اب لڑائی ہوگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ تو یہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۱)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ادران کے دوست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانے میں ہم مشرک تھے تو عنوت میں تھے اور جب سے ایمان لاتے ذلیل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کروں لوگوں کی خطاؤں کو تو مت لڑو۔ پھر جب ہم کو اللہ سبحانہ مدینے لے گیا تو وہاں سکھ ہوا کافروں سے لڑنے کا اس وقت بعض لوگ لڑنے میں بھپکپاتے (یعنی لڑائی سے ڈرے تب اللہ سبحانہ نے یہ آیت اتری، اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّواْ اَيْدِيَكُمْ وَارْتَبِعُوا الصَّلٰوةَ۔ یعنی تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے پہلے کہا گیا تمہارو کے رہو اپنے ہاتھوں کو اور نماز پڑھا کرو

(نسائی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۴۱/۲۴۲)

صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے جہاد  
 اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی



فرمایا جناب رسول اللہ  
 کہ تم اپنے ممالک کے ساتھ اور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسَكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُحَمَّدُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ

زبانوں کے ساتھ۔ (انس / ابوداؤد / ابوداؤد شریف، جلد اول صفحہ ۵۲۴، شمارہ ۲۲۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم سے جہاد کے واسطے چلنے کو کہا جاتے تو فوراً نکلو  
 اس میں سستی نہ کرو۔ (ابن عباس / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۳۵)

حضرت سالم ابوالنضر حضرت عمر بن عبداللہ کے مولیٰ (اور وہ ان کے منشی بھی تھے) کہتے ہیں کہ حضرت  
 عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے ان کو یہ کلمہ بھیجا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلواروں کے  
 ساتھ کے نیچے ہے۔ (بخاری شریف، جلد دوم صفحہ ۳۰ شمارہ ۸۱)

حضرت ابولبر بن ابی موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میرے والد نے (ایک مرتبہ میدان جنگ میں) دشمنوں  
 کے سامنے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے ساتھ کے نیچے ہیں  
 ہماری قوم کے ایک پرآگندہ حال شخص نے (حضرت ابوموسیٰ سے) کہا تم نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یہ فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں (میں نے خود سنا ہے) راوی کہتے ہیں کہ وہ پرآگندہ صورت  
 شخص لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہا میں تم لوگوں کو (الوداعی) سلام کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے اپنی  
 تلوار کی میان کو توڑ ڈالا اور تلوار لے کر لوٹنے لگا حتیٰ کہ قتل کیا گیا (یہ حدیث حسن غریب ہے)  
 (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمارہ ۱۵۶۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک دشمن (اسلام سے) مقابلہ باقی ہے اس وقت  
 تک ہجرت باقی ہے۔  
 ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(عبداللہ بن سعدی / نسائی / ابن حبان، بلوغ المرام صفحہ ۲۴۳، شمارہ ۱۲۹۲)

حضرت معاویہ سے روایت ہے میں نے  
 علیہ وسلم فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی  
 تک آفتاب کچھ کی طرف سے نہ نکلے  
 ہجرت کرنا دارالاسلام اور  
 جب تک تو بے ختم نہ ہوگی اور تو بے ختم نہ ہوگی  
 گاہ تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالعاصی سے  
 دارالصلاح کی طرف بہتر ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(البرادقہ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۰، شمارہ ۲۱۹۹)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکہ) کے دن فرمایا کہ بعد فتح کے ہجرت باقی نہیں رہی مگر جہاد اور نیت (کا ثواب) باقی ہے اور جب تم جہاد کے لئے (حاکم شریعت کی طرف سے) طلب کئے جاؤ تو فوراً نکل پڑو۔  
 (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۲ شمارہ ۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا متی پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے یہاں تک کہ آخری امت میری وصال سے لڑے گی۔

(عمران بن حصینؓ / البرادقہ، البرادقہ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمارہ ۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

(جامعین سمرقند / مسکن مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۷۹ شمارہ ۳۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے گا اس کی جان اور اس کا مال مجھ سے بچ جائے گا مگر بعض حق کے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ اس مضمون کو حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(البیہرہ / بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۷ شمارہ ۲۰۰)

حضرت ام حصینہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں تقریر فرماتے سنا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نعل کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا وہ فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو کے اعضا کو دیکھ رہی تھی کہ تہنیش کرتا تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

سنا اے لوگو! اللہ سبحانہ سے ڈرو اور اگر چہ تم کٹی ہو یا کان کٹے ہوں تو اس کا کٹنا مالو اور لوگوں کے لئے اللہ کی کتاب کو



پر حبشی غلام حاکم بنایا جاتے جس کی ناک فرمانبرداری کرو جب تک وہ تم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

قائم رکھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عراب بن مساریہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت ام حبیبہ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

(نزدی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹/۴، شمارہ ۱۴۰۵)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (اور امتوں سے باعتبار زمانہ کے) اخیر میں ہیں (مگر تمہیں میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی سنا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے اس نے بے شک میری اطاعت کی اور جو شخص حاکم شریعت کی نافرمانی کرے اس نے بے شک میری نافرمانی کی اور امام تو (مثل) ڈھال (رکے) ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے اور اس سے پناہ لی جاتی ہے پس اگر وہ اللہ سے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کی وجہ سے اس پر گناہ ہوگا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمارہ ۲۰۸)

حضرت ابن عمر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام کی بات) سنا اور ماننا (بہر شخص پر) ضروری ہے تا وہ فیکہ اسے کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دیا جاتے پھر اگر کسی گناہ کا حکم دیا جاتے تو نہ سنا (ضروری) ہے اور نہ ماننا۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمارہ ۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ سبحانہ کی رضا مندی کے واسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے اور دین حق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درد دکھانے اور سنانے کے واسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین میں فساد منظور ہو تو یہ جہاد ایسا ہے اس میں جو کوئی جگنا

ثواب تو کیا اس کو خالی لوٹ آنا مشکل ہے (یعنی تو یہی فضیلت ہے ثواب کا کیا ذکر)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۱۰ شمارہ ۲۳۳)



ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے

(معاذ بن جبل / ابوداؤد - ۷)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندوستان میں  
 مسلمان جہاد کیلئے لو اگروہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب  
 سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا اور جو زندہ رہوں گا تو میں وہ ابوہریرہؓ ہوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا  
 گیا ہے۔ (سنائی شریعت جلد دوم صفحہ ۲۷۰)

حضرت ثوبانؓ جو غلام تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں دو گروہ ہوں گے اللہ سچا ہے گا ان کو دوزخ سے۔ ایک ان میں سے جہاد  
 کرے گا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ

(سنائی شریعت جلد دوم صفحہ ۲۷۰)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل بڑھ  
 کہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا ایمان لاننا اللہ سبحانہ پر عرض کیا اس نے پھر کونسا۔ فرمایا جہاد کرنا  
 اللہ سبحانہ کی راہ میں عرض کیا پھر کونسا فرمایا حج کرنا۔ حج مبرور جو مقبول ہو اللہ کی جناب میں۔

(سنائی شریعت جلد دوم صفحہ ۲۵۳)

حضرت ابو موسیٰ (اشعری) کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص تو ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے اور کوئی شخص اپنی مہمانی دکھانے  
 کے لئے لڑتا ہے تو فی سبیل اللہ (مجاہد) کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو (محض) اس لئے  
 لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے وہ (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے۔

(بخاری شریعت جلد دوم صفحہ ۲۸ شمارہ ۷۸)

حدیث قدسی میں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اس

جہاد کرنے کو میری خوشنودی کے لئے میں

نے جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے

اس بات کا کہ لوٹا دوں اس کو ثواب یا

ضامن ہو جاتا ہوں اس کے واسطے

کروں اس کی جان تو بخشوں گا اس



مال غنیمت دے کر اور اگر قبض

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 يَدْخُلُ كُلُّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کو اور رحمت کروں گا اس پر (نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ اس شخص کے لئے دوزخ دار ہو گیا ہے جو اس کی  
 راہ میں جہاد کرے اس کو جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے سوا اور کسی غرض سے گھر سے نہ نکلا ہو  
 اس بات کا کہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اس کے مکان کی طرف جہاں سے وہ آیا تھا ثواب یا غنیمت کے  
 ساتھ واپس کر دے گا۔ (البہرہ ۱، بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸، شمارہ ۳۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمی ہیں جن کا اللہ ضامن ہے۔ ایک وہ جو اللہ کی راہ میں  
 جہاد کو نکلے اللہ اس کا ضامن ہے یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا یا زندہ گھر کو پھیر دے گا ثواب اور مال غنیمت  
 دلوں کے دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اس کا ضامن ہے اگر مر جاتے گا تو جنت میں جاوے گا نہیں تو اجر اور  
 ثواب لے کر پھر آوے گا تیسرے وہ شخص جو اپنے گھر میں السلام علیکم کر کے جاوے اس کا اللہ ضامن ہے۔

داؤد نامہ بابی البوداؤد، البوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۳ شمارہ ۱۲۱۱

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اس کے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہو جاتے اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے  
 جہاد کیا (اور یہ سب سے بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان و مال محفوظ ہیں  
 اور تیسرے وہ جس کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف اللہ کی خوشنودی حاصل  
 کرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ (ابوسعید خدری، احمد مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمارہ ۳۶۶)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں  
 میں افضل کون ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے اللہ کی  
 راہ میں جہاد کرتا ہو۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مومن  
 جو پہاڑ کے کسی درے میں رہتا ہو (اور وہیں اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے

محفوظ رکھتا ہو۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳، شمارہ ۵۳)

ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس



حضرت ابوسعیدؓ کہتے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایسی عبادت معلوم نہیں (بچہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے  
 کہ جب مجاہد (جہاد کے لئے) نکلے تو تو اپنی مسجد میں (جا) اور (نماز پڑھنے) کھڑا ہو جا اور سست نہ ہو اور برابر  
 روزہ رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کر، اس نے عرض کیا کہ ایسے کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ  
 مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں (بندھا ہوا چرنے کے لئے) چلتا پھرتا ہے تو مجاہد کے لئے (اس کے ہر قدم پر)  
 نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۲/۲۳ شمارہ ۵۲)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد  
 کرتا ہو اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اس کی مثال مثل اس شخص کے ہے جو  
 (برابر دن بھر) روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے اس بات  
 کی ذمہ داری کرنی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا یا اسے ثواب اور مال وغنیمت  
 کے ساتھ زندہ لوٹاتے گا۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳ شمارہ ۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے  
 اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا خواہ وہ  
 فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے) بلکہ جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں بھیجا رہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں اس بات کو مشورہ نہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں  
 سو درجے ہیں وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان میں اتنا  
 فاصلہ ہے جیسے آسمان وزمین کے درمیان میں پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فر دوس طلب کرو  
 کیونکہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ حصہ ہے (بچہ) خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بھی  
 اس کے بعد فرمایا کہ) اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی تہیں جاری  
 ہوتی ہیں۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمارہ ۵۳)

فرمایا جناب رسول اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی نشپت پر سوار ہو اور جب خوف و  
 فزادگی آواز سے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو دینی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے  
 اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے اپنی موت کو تلاش کرے (جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس  
 شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں اور نماز پڑھتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو  
 اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ وہ موت سے ہٹکارا ہو جاتے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے  
 زندگی بسر کرتا ہے۔ ( ابوہریرہؓ، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸، شمارہ ۳۶۰ )

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم ہے اس (ذات)  
 کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے کہ ان کا دل مجھ سے پیچھے رہ جائے تو گوارا نہ کرے گا  
 اور اگر ان سب کو ہمراہ لے جاؤں گا تو اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی جن پر ان کو سوار کروں تو میں کسی چھوٹے لشکر  
 سے (بھی) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے  
 کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر  
 زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

( بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۵ شمارہ ۶۲ )

حضرت انس بن مالکؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت  
 میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹے جاتے چاہے اسے دنیا بھر کی چیزیں ملی جائیں سوا  
 شہید کے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتا ہے تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جاتے اس وجہ سے کہ وہ (قتل فی سبیل کی) بزرگی  
 دیکھتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۰ شمارہ ۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان جس کی روح کو اللہ سبحانہ قبض کرے اس  
 کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے  
 تمہارے پاس آتے اور دنیا و مافیہا کی لذتوں کو (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ  
 دنیا میں جاتے اور جہاد کرے دوبارہ شہادت حاصل کرے)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت ابن ابی عمیرؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں نیموں والوں (یعنی دیہاتیوں اور جوہلیوں کے رہنے والوں) کا حاکم بنوں۔

(عبدالرحمن بن ابی عمیرؓ/نسائی، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمارہ ۳۶۶)

حضرت عمرو بن عسہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا جہاد افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں آدمی کا بھی خون ہے، اور گھوڑا بھی زخمی ہو۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قتلہ مثل جہاد کے ہے ثواب میں (جہاد سے فارغ ہو کر لوٹے اس کا ثواب یا لوٹتے وقت پھیر کا فروں کا بیچھا کرے اس کا ثواب اس کو قتل یا قتلہ کہتے ہیں)

(عبداللہ بن عمرو، البوادؤ، البوادؤ شریف جلد اول صفحہ ۵۲ شمارہ ۲۲۰)

حضرت ابوانامہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے سیر و سیاحت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں۔

(البوادؤ شریف جلد اول صفحہ ۵۲ شمارہ ۲۲۰)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا گزرا ایک درہ پر سے ہوا اس درہ میں ایک چھوٹا سا بیٹے پانی کا چشمہ تھا انہیں وہ چشمہ اپنی پاکیزگی عمدگی کی وجہ سے اچھا معلوم ہوا انہوں نے (دل میں) کہا کیا اچھا ہوتا کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس گھاٹی میں رہتا لیکن جب تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ لوں ایسا نہ کروں گا آخر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں ٹھہرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور تمہیں بہشت میں داخل کر دے (اگر یہ چاہتے ہو تو) اللہ کے

راستہ میں جہاد کرو جس نے اونٹنی کے دودھ

برابر بھی اللہ کی راہ میں جدال و قتال کیا اس

یہ حدیث حسن ہے۔



دودھ پینے کے درمیان وقت کے

کے لئے بہشت واجب ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱/۲۲۲، شمارہ ۱۵۵۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو جہاد سے خبر  
 دیجئے (یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے عبداللہ بن عمرؓ: اگر لڑے تو اس  
 حال پر کہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ سبحانہ تجھ کو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اٹھائے گا اور اگر  
 تو لڑے گا اپنی بہادری دکھلانے کے لئے اور زیادتی کے واسطے تو اللہ سبحانہ تجھ کو اسی حال پر اٹھائے گا۔ اسے  
 عبداللہ بن عمرؓ: تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جاوے گا تو اللہ سبحانہ تجھ کو اسی حال پر اٹھائے گا (اگر نیت خالص  
 ہے تو مخصوص میں حشر ہوگا نہیں تو ریاکاروں میں ہوگا) (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳، شمارہ ۲۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے  
 تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اس  
 شخص سے کہا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پھر پوچھ شاید کہ تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھ نہ سکا تو پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے  
 کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اس سے دنیا کا مال و اسباب چاہتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب  
 نہ ہوگا پھر تیسری مرتبہ لوگوں نے اس شخص سے کہا تو پھر اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ تو اس نے  
 تیسری بار پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹، شمارہ ۲۲۳۳)

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا ایک شخص  
 لڑتا ہے اسنے ذکر کے واسطے یعنی مشغوری اور شہرت  
 غیرت لڑتے لگے کیوں واسطے اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی  
 تاکہ اس کا مرتبہ دکھایا جاوے، یعنی اپنی شجاعت  
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس واسطے لڑتا  
 کہ اسے اور اس کے پاس آیا اور عرض کیا ایک شخص  
 کے واسطے جس کو ستم کرتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے  
 تعریف اور نام آوری کی واسطے اور ایک شخص لڑتا ہے  
 اور بہادری دکھانے کو تو حضور اقدس صلی اللہ  
 ہے کہ اللہ کا دین بلند ہووے شخص لڑتا ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کی راہ میں لڑنا ہے (اس کو جہاد کا ثواب ہے) اور جو ملک اور دنیا کے لئے لڑتا ہے وہ جہاد نہیں ہے۔

(البداء وشریعت جلد اول صفحہ ۵۲۹/۳، شمارہ ۲۲۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر سنی لینے  
 کی بس اس کو وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت میں ہے (یعنی جہاد کا ثواب نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی)

(عبادہ بن صامت، البداء وشریعت، انسانی، سنی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۸)

حضرت ابوہریرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک  
 جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو بقدر ایک کمان کے (ہو) اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے اور غروب کرتا ہے  
 (یعنی تمام دنیا سے) بہتر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا تمام ان چیزوں سے  
 بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے یا غروب کرتا ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۴ شمارہ ۵۹)

حضرت انس بن مالک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا تمام دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۴ شمارہ ۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص (جہاد) فی سبیل اللہ میں سہ پہر کو ذرا بھی چلا ہوگا تو راستہ  
 میں جتنا غبار اس پر پڑا ہوگا قیامت کے روز اس پر اتنی ہی مشک ڈالی جائے گی۔

(انس بن مالک، ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائیگا وہ مسلمان دوزخ میں جس نے مارا ہوگا کو پھر میانہ روی کی  
 یعنی درست رہا ہو قول اور فعل میں اور غبار اللہ کی راہ کا اور پیپ دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے پیٹ میں  
 اور حسد اور ایمان ایک آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (ابوہریرہ، نسائی، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ  
 ہوں گے نمل اور ایمان ایک شخص کے  
 دل میں۔ (ابوہریرہ، نسائی)

سنائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

حضرت ابو عبس بن کا نام حضرت عبدالرحمن بن حبر سے کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پیر اللہ کی راہ میں (چلنے کے سبب سے) غبار لاوے ہو جائیں اس کو (دوزخ کی) آگ مس نہ کرے گی۔  
 (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۹ شمارہ ۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے رو یا وہ دوزخ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک (جانور کے) تمغن میں (سے نکلا ہوا) دودھ (اس میں واپس) نہ لوٹے (یعنی جس طرح تمغن سے نکلا ہوا دودھ واپس تمغن میں نہیں جاسکتا اسی طرح اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا) اور اللہ کے راستہ کا غبار دوزخ کا دھواں ایک جمع نہ ہوگا (یعنی اللہ کی راہ میں چھٹنے والا مجاہد دوزخ میں نہ جاتے گا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
 (ابو ہریرہ / ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمارہ ۱۵۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے کرتے (بوڑھا ہوگا تو اس کا بڑھا پاقیامت کے دن اس کے لئے (باعث) نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(عروبن عبسہ / ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸ شمارہ ۱۵۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک شب فی سبیل اللہ مورچہ میں رہ کر مارا گیا تو اس نے جو نیک عمل دنیا میں کیا ہے اس کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا اور جنت میں اس کا رزق مقرر کر دیا جاتے گا فقہ قبر سے محفوظ رہے گا قیامت کے روز ہر ایک خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(ابو ہریرہ / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵ / ۳۲۲)

حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے خطبہ کہتے ہوئے فرمایا کہ (میں تم کو ایک حدیث سنانا ہوں) جو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں نے فقط بخل کی وجہ سے اب تک تمہارے سامنے بیان نہیں کی تھی اب ہر شخص کو اختیار ہے اس پر عمل کرنے خواہ تکبیر، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ایک شب مورچہ میں

رہا تو اس پر ثواب ایسا ہے جیسے ہزار راتوں

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۲۲)

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی



فرمایا جناب رسول اللہ

کی عبادت اور روزہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا مُجِبِّي أَسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

راہ میں ایک دن (مجمعی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا چھوٹے سے چھوٹا مقام  
جو بقدر ایک کوڑے کے ہو وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور صبح و شام کے وقت جو بندہ اللہ کی راہ میں  
چلتا ہے وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (سہل بن سعد سعدی بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۴/۴۵ شمارہ ۱۵۲۳)  
حضرت فضالہ بن عبیدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے (یعنی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں) مگر اس کے اعمال پر نہیں جو  
اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) پاسبانی کرتا ہو مگر کیونکہ اس کے واسطے اس کا عمل (ثواب) قیامت کے دن تک ٹھہرتا  
رہے گا اور وہ قبر کے فتنہ و عذاب سے بھی محفوظ رہے گا اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی  
سنا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت جابر سے بھی  
روایت ہے۔ حضرت فضالہ بن عبیدہ کی حدیث سن صحیح ہے۔

(تذنی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷ شمارہ ۱۵۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرہ دینا اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات ہوگا  
اس کو مثل ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا ثواب اور جاری رہے گا اس کا کام جو وہ کر رہا تھا اور بیچ گیا فتنوں سے  
قبر اور بشر کے اور موقوف نہ ہوگا رزق اس کا (سلمان نسائی، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا آدمی کے اپنے گھر میں  
ایسے ہزار برس عبادت کرنے سے جس برس کے تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار برس کے برابر ہو۔ زیادہ افضل  
اور اولیٰ ہے۔ (انس بن مالک / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ دینا اللہ کی راہ میں ایک دن۔ بہتر ہے ہزار دنوں سے  
اور مقاموں میں۔ (عثمان نسائی، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

نے اللہ سبحانہ لشکر کے چوکیدار پر رحم فرماتے۔

(عقبہ بن عامر جہنی، ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۵)

منقول ہے کہ وہ ایک جہاد میں



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ریحان سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو انہوں نے ایک مرتبہ رات کیے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ  
 دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو اللہ کی راہ میں جاگی اور دوزخ اس آنکھ کے لیے حرام ہے جو اللہ کے خوف سے  
 روتی اور تیسری بات کوئی اور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتی جن کو میں جھول گیا۔ حضرت ابو شریح کہتے ہیں میں  
 نے ایک شخص سے سنا کہتا تھا کہ وہ بات یہ تھی کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے جو حرام چیزوں سے بندگی گنتی  
 یا وہ آنکھ جو اللہ سبحانہ کی راہ میں چھوڑی گئی۔ (دارمی شریف صفحہ ۳۶۴ شمارہ ۲۳۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہیں دوزخ پر وہ آنکھیں جو جاگیں اللہ کی راہ میں  
 (ابو یوسف / نسائی / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵)

حضرت ابن عابدؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے تاکہ  
 اس پر نماز پڑھیں (جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس پر نماز نہ پڑھتے اس لئے کہ یہ شخص ناسق تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) لوگوں کی طرف دیکھا اور  
 فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 نے ایک رات اللہ کی راہ میں پاسبانی کی تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی  
 دی اور پھر فرمایا تیرے دوست و احباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی  
 ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا یا عمرؓ تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جاسکتا  
 گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔ (ابن عابدؓ / بیہقی، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۷ شمارہ ۳۶۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب صدقوں سے اچھا صدقہ اللہ کے راستہ میں نیمہ کا سایہ ہے  
 (یعنی جہاد میں نیمہ دینا) یا اللہ کے راستہ میں ایک خادم کا دینا ہے یا اللہ کے راستہ میں اونٹ کی جفتی کے لائق (یعنی جہاد)  
 اونٹنی (کا دینا ہے) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ (البرہانۃ / ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲ شمارہ ۱۵۲۹)

نے جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ

کھسا جاتا ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ

حدیث حسن ہے۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب ہے اس کے لئے سات سو نوب

سے بھی روایت ہے۔ یہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَنْدَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(حزیم بن نمک، ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۷، شمارہ ۱۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار وہ دینار ہے جو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے یا (جہاد) کے گھوڑے پر خرچ کرے یا اپنے مجاہدین ہمراہیوں پر خرچ کرے۔

(ثوبان/ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۳)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ اور حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابوامامہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر ابن عبداللہؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے راستے میں (یعنی مجاہدین) پر صرف کرے گا ایک روپیہ اور ان کے واسطے خرچ روانہ کرے گا اور یہ خود اپنے گھر بیٹھا رہے گا تو اس کو ہر روپیہ کے بدلے میں سات سو کا ثواب ملے گا اور اگر خود بھی جہاد کرے گا اور جہاد کرنے والوں پر صرف بھی کرے گا تو ایک روپیہ کے بدلے میں اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی، — وَاللَّهُ يَصْفَا عَيْفَ سَمَنٍ يَتَشَاءُ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ کی راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آئیں گی سات سو اونٹنیاں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غازی (یعنی جہاد کرنے والے) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل) اجر ہے اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن عمر/ابوداؤد، ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۲۵، شمارہ ۲۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الہی اللہ کی راہ میں خرچ

روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴، شمارہ ۲۲۱۵)

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جوڑا

کے نوپرسات سو حصے تک بڑھتا ہے۔ (یعنی ایک

ہوتا ہے)

(مسند ابوداؤد)

فرمایا جناب رسول اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

دے گا اللہ کی راہ میں یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلا یا جاتے گا بہشت میں  
 یوں کہہ کر اسے اللہ کے بندے یہ ہے بہتر چیز جو کوئی ہوگا غازی پکاریں گے اس کو نماز کے دروازے سے اور جو  
 ہوگا مجاہد پکاریں گے اس کو جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنے والا پکاریں گے اس کو خیرات کے  
 دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکاریں گے اس کو ریان کے دروازے سے (ریان اس دروازہ کا نام ہے جس  
 میں سے روزہ دار جنت میں جاویں گے) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کچھ  
 جرم ہے جو پکارا جاتے سب دروازوں سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازوں سے بلا یا جاتے گا۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے۔

(ابو ہریرہؓ / نسائی، نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۶)

حضرت سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھے والوں کے لئے حرام ہیں ایسی جیسے ان کی باتیں ان کے حق میں حرام ہیں اگر گھر چھوڑ گیا  
 مجاہد کسی کو اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں۔ قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لئے کہ یہ شخص ہے جس نے چوٹی  
 اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے لے اس کی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا  
 سمجھتے ہو کہ کتنا لے گا وہ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کرے  
 تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری عمدہ طور پر کرے  
 تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

(زید بن خالد بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمارہ ۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص غازی کے جہاد میں جانے کے واسطے سامان مہیا کرنے  
 اور وہ چلا جاتے تو اس کے واپس آنے تک مجاہد کے برابر ثواب ملتا ہے گا۔

(عرب الخطاب / ابن ماجہ، ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۳)

علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جہاد نہیں

کے کیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الرَّحْمِيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَالْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ

کی یعنی اس کے پیچھے اس کے گھروالوں کی خبر گیری مہلاتی کے ساتھ نہ کی تو اللہ سبحانہ اس کو کوئی سخت مصیبت پہنچا دے گا قیامت سے پہلے (دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب ہے)

(ابن امامہ/الرداؤد، البوداد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۶ شمارہ ۲۲۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اللہ کی راہ میں اس نے لڑنے کی نیت کی اپنے دل میں تو وہ منافق کے دھیسے پر مرا۔

(ابو ہریرہ/الرداؤد، البوداد شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۵ شمارہ ۲۲۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو جہاد کے کسی نشان کے بغیر اللہ سبحانہ سے ملے گا وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس میں دینی نقص ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابو ہریرہ/ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۴ شمارہ ۱۵۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو بہشت میں داخل کرے گا (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں مہلاتی کی امید نہ تیر رکھے (۲) جہاد میں اس کے چھینکنے والے کو (۳) اور اس کے آگے بڑھا کر دینے والے کو (یعنی اس کو جو مجاہد تیر انداز کو تیر نکال کر دیتا ہے یا تیر لا کر دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو (یعنی شہسواری اور تیر اندازی کا فن سیکھو) لیکن شہسواری سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم تیر اندازی کرو (یعنی بہ نسبت شہسواری کے میں فن تیر اندازی سیکھنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں) ایک مسلمان کے لئے ان تین کھیلوں کے علاوہ باقی سب کھیل بیکار ہیں (۱) تیر اندازی (۲) گھوڑا کو سدھانا (۳) اپنے گھروالوں سے کھیلنا بس تین کھیل مفید ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامر کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے۔ اس باب میں حضرت کعب بن مرہ، حضرت عمرو بن عبسہ اور حضرت عبدالرحمن بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمارہ ۱۵۲۸

(عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ابی حسین ترمذی)

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے گھوڑا رکھے



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے گھوڑا رکھے

محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور اس کے وعدوں کو سچا سمجھ کر قربے شک اس کا کھانا اور اس کا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب و غرضیں ہر چیز  
 اس کی ثواب بن کر (قیامت کے دن اس کے ترازو میں تلے گی یعنی ترازو سے اعمال میں تلے گی)

(البوسریہ / بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۶ شمارہ ۱۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک کے لئے جھلائی  
 بندھی ہوتی ہے اور ثواب اور عنایت بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابوسعیدؓ حضرت جریرؓ حضرت ابوبکرؓ  
 حضرت اسماء بنت زیدؓ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت  
 امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا فقہ اور راز یہ ہے کہ ہر امام کے ساتھ قیامت کے دن تک جہاد لگا ہوا ہے  
 (یعنی اس کے لئے ضروری ہے) (عودہ بائق / ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمارہ ۱۵۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ  
 حدیث غریب ہے۔ (ابن عباسؓ / ترمذی، ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمارہ ۱۵۹۵)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کے  
 گھر میں قبیلہ لکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے ہوتے بیدار ہوتے حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ (کے خواب  
 میں دیکھنے) سے خوش ہوا وہ دریا پر سوار ہوں گے مثل تخت نشین بادشاہوں کے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو اس کے  
 بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر نیند ہوتے بیدار ہوتے اور اسی طرح دومرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم  
 اگلوں میں سے ہو چنانچہ حضرت ام حرامؓ کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کیا اور ان کو جہاد میں لے  
 گئے پھر جب وہ لوہیں تو سواری ان کے قریب

اور ان کی گردن کچی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس



(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۵ شمارہ ۱۵۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انہیں کی خدمت میں کو شش کر  
 (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۹ شمارہ ۲۵۳)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد میں) فرمایا تم مدینے  
 میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آتے جو تمہارے ساتھ ہیں چلنے میں اور خرچ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں لوگوں نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلاوہ ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہیں ان کاموں میں سالانہ مدینے میں ہیں آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہیں)  
 (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۷ شمارہ ۲۲۲۵)

حضرت ابی ابن کعبؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہ کے راستے  
 میں ایک دن مورچہ میں رہنا مسلمانوں کے ناکوں پر حفاظت کرنا اللہ سبحانہ کے نزدیک رمضان کے  
 علاوہ سوسال کی عبادت روزہ نماز سے زیادہ اچھی ہے۔ اور رمضان میں ایک دن مورچہ میں رہنا ثواب  
 خیال کر کے اللہ سبحانہ کے نزدیک ہزار برس کے روزے اور نماز سے زیادہ ثواب والا اور افضل ہے  
 پس اگر اللہ سبحانہ اس کو زندہ واپس کر دے۔ تو ہزار برس تک اس کی برائیاں نہ لکھی جائیں گی۔ بلکہ  
 نیکیاں تحریر ہوں گی۔ اور اس مورچہ میں رہنے کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا۔  
 (ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۵)

حضرت ابو یحییٰ سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ کہ جس نے  
 اللہ سبحانہ کے راستے میں تیرھیدیکا اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب) ہے۔

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

صفحہ ۳۲۹ شمارہ ۱۵۳۹

(ترمذی شریف جلد اول)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَوْ أَنَّ اسْتَعْفَرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

جب جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو :

لَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَنَصِيرِي

اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں

بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ

تیری ہی طرف سے جلد اور تیرے کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی بل پر لڑتا ہوں

لَهُ رَبِّ بِكَ أَقَاتِلُ وَبِكَ أَصْوَلُ وَ

اے میرے پروردگار میں تیری ہی توفیق سے لڑتا ہوں اور تیرے ہی ہوتے پر حملہ کرتا ہوں اور

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا

بجز تیرے کوئی بل بوتہ نہیں -

لَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَ أَنْتَ

اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور

نَاصِرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ - ابار

مددگار ہے ، اور تیرے ہی بل پر میں لڑتا ہوں

جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر

شکر سورج ٹھہل جانے کا انتظار کرے، پھر کھڑے

ہو کر (خطبہ دے اور) کہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو۔

وَسَلُّوْا لِلَّهِ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمُ

بلکہ اللہ سے سلامتی (عافیت) چاہو اور جب دشمن سے دست درگراؤ گناہ

فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ

ترصیر کرو اور جان لو کہ بہشت

علیٰ فرمایا جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، الجہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہونے کے لئے :  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي الْوَالِدِ  
 اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں  
 صحن حسین / ابو عرار  
 صفحہ ۹-۳۸

علیٰ فرمایا جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اور جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر شکر سورج ٹھہل جانے کا انتظار کرے، پھر کھڑے ہو کر (خطبہ دے اور) کہے :  
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ  
 اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو۔  
 وَ سَلُّوْا لِلَّهِ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمُ  
 بلکہ اللہ سے سلامتی (عافیت) چاہو اور جب دشمن سے دست درگراؤ گناہ  
 فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ  
 ترصیر کرو اور جان لو کہ بہشت  
 صحن حسین / ابو عرار  
 صفحہ ۹-۳۸

علیٰ فرمایا جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہونے کے لئے :  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي الْوَالِدِ  
 اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں  
 صحن حسین / ابو عرار  
 صفحہ ۹-۳۸  
 علیٰ فرمایا جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اور اگر جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہونے کے لئے :  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي الْوَالِدِ  
 اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں  
 صحن حسین / ابو عرار  
 صفحہ ۹-۳۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ابار

## ظِلَالُ السُّيُوفِ

تلواروں کے سایہ تلے ہے

پھر کہے:

اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مُجْرِي

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بچلانے والے

السَّحَابِ وَ هَا زِمَ الْأَحْزَابِ

بادل کے اور لشکر کے شکست دینے والے

أَهْرَمَهُمْ وَ أَنْصَرْنَا عَلَيْهِمْ

انھیں شکست دے اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرما

لَهُ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور جلد

الْحِسَابِ أَهْرَمِ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ

حساب لینے والے۔ اے اللہ (کفار کی) جماعتوں کو ہزیمت دے (بھگائے) اے اللہ

أَهْرَمَهُمْ وَ زَلْزَلَهُمْ اَبَار

ان کو شکست دے اور انھیں درہم برہم کر

جَبْ أَنْ كَفَّارَ كَيْ شَرِّ قَرِيبٍ پَنِجُو تُو كَمُو:

اے اللہ اکبر خربت امی (یہاں شہد کا نام لو)

اللہ کرے یہ بستی اچڑ جائے

إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتریں تو

صَبَاحُ السُّنْدَرِيِّنَ اَبَار

حرفزدہ لوگوں کی بیخ بڑی ہو

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بچلانے والے  
 اے اللہ (کفار) کے لشکر کے  
 شکست دینے والے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

حصن حصین  
 صفر ۹-۲۰۰۸

اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے  
 اے اللہ اکبر خربت امی  
 اور اس شہد کا نام لو جس  
 کا شہد کیا ہے

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

جب کسی گروہ سے ڈرو

لَهُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ

وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

جب دشمن رات کو اچانک حملہ کرے

لَهُ حَمٌّ ○ لَا يُنْصَرُونَ بَارِبَارٍ

جب دشمن سامنے آجائے، تو کہو

يَا مَلِكُ يَوْمَ الدِّينِ رِيَاكَ

لَعَبْدٌ وَرِيَاكَ لَسْتَعِينُ

جب دشمن گھیر لے

لَهُ اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ

أَمِنْ رَوْعَاتِنَا



کے ساتھ تھے کہ دشمنوں سے  
 آپا، تڑپیں، گروہ پر حملہ  
 علیہ وسلم کو پہنچے ہوئے  
 سنا۔ یا مملکت کی مراد ہیں  
 اللہ کی تعریف اور حمد  
 مستحقین اور ان کے  
 فرمایا، میں نے یہ دعا  
 (لازاروں) کو کہ ان کو  
 سے اور پیچھے سے لڑتے  
 عمل الیوم واللیلۃ

صفحہ ۹۰ شمارہ ۳۳۳

فرمایا جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اور اگر دشمن گھیر لے تو  
 کہے: اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا

اللسید الحدادی رضی  
 بازار، ۱۱۱

صفحہ ۹-۳۰۸

۱۔  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے کہ اگر اور جب  
 کسی گروہ سے ڈرتے ہوئے تھے  
 آملہم اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ  
 ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ  
 ابودارود، نسائی، ابن ماجہ  
 حاکم

صفحہ ۹-۳۰۸  
 حضرت ملک بن ابی صفورہ  
 سے روایت ہے کہ انھوں نے

حضرت انس و اہل بیت علیہم  
 السلام کو یہ فرمایا کہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم تم پر  
 سنا کہ اگر دشمن تم پر  
 چڑھیں اور اسے نہ کو کھٹو  
 تو یہ نصیحتوں سے اس باب  
 میں حضرت سلیمان اور ربیعہ

۲۔  
 حضرت انس بن مالک رضی  
 اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
 فرمایا: اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا  
 وَاَمِنْ رَوْعَاتِنَا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَالِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اگر زخم لگے تو کہے

بِسْمِ اللَّهِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر اپنے پیچھے  
 شکر کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے:

لَهُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ لَا قَائِبُ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے جس کو تو وسعت دے

لِمَا بَسَطْتَ وَ لَا بَاسِطٌ لِمَا قَبَضْتَ

اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو تو تنگی دے اس کا کوئی وسعت دینے والا نہیں

وَ لَا هَادِي لِمَنْ أَضَلَّتْ وَ لَا

اورد جس کو تو گمراہ کرنے والا کوئی رہنما نہیں اور جس کو تو

مُضِلٌّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَ لَا مُعْطِي

ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جو چیز تو نہ دے

لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا مَانِعٌ لِمَا أَعْطَيْتَ

اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو چیز تو عطا کرے اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔

وَ لَا مُقَرَّبٌ لِمَا بَاعَدْتَ وَ لَا

اورد جس کو تو دور کرے اس کا کوئی قریب لانے والا نہیں اور جس کو

مُبَاعِدٌ لِمَا قَرَّبْتَ اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا

تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ، ہم پر اپنی

مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ

برکتیں اور اپنی رحمت اور اپنا فضل

حضرت جابر  
 بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ جب ایک  
 روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہوئے اور وہ چاکر کے شکست  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
 کرنے میں تھے۔ بارہ انصاری  
 آدمیوں میں اور ان میں حضرت  
 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ  
 جلوسہ کے لشکر میں تھے۔  
 بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس خیال سے کہ خود اپنے  
 آدمی ہیں ان کو ماروں۔  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان کی حرکت کو دیکھ کر فرمایا:  
 اب ہمارا وطن ہے کون اور  
 د اور کون ہمارے پیچھے لگا  
 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
 علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
 حال پر ہو (یعنی تم جو رسول  
 شخص انصاری رسول ہیں۔ آپ  
 ایک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ  
 وہ راز یہاں تک کہ رسول حضرت  
 پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے  
 کی طرف سے لگا کر ان کو اپنے طرف سے لگا کر  
 لگے لگا کر ان کو اپنے طرف سے لگا کر

اپنے حال  
 پر ہوں۔ ایک شخص  
 انصاری ولا، میں یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر وہ  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ  
 فرماتے سے اور ایک ایک  
 انصاری رازانے کے لیے ایک ایک  
 تک کہ فقط جواب دیا: یہاں  
 صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت  
 رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس وقت  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 اب کون اپنے لئے حرکت  
 بھی لڑے گا۔ میں نے فرمایا: وہ  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 لگی اور ان کے ہاتھ لگ گئے۔ انہوں  
 نے کہا: حش (یعنی آواز بگڑنے)  
 کے وقت کہنے ہیں)۔ جناب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 اگر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 زخم لگائے اور لوگ دیکھنے لگے  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ

رَبَّنَا  
 قَبَّلْنَا  
 مَا  
 رَاتَكَ  
 أَنْتَ  
 السَّمِيعُ  
 الْعَلِيمُ  
 آمِينَ  
 آمِينَ  
 آمِينَ  
 يَا  
 رَبَّ  
 الْعَالَمِينَ

مکہ عارضہ  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

وَرِزْقِكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

اور اپنا رزق کشادہ فرما۔ لے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں

النَّعِيمَ الْمَقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَ

وہ دائمی نعمت جو نہ کبھی بدلے اور

لَا يَزُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

نہ زائل ہو لے اللہ میں تجھ سے خون کے دن

الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اللَّهُمَّ عَائِدْ بِنَا

امن بچا ہوا ہوں اے اللہ تو نے جو ہمیں

مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَ مِنْ شَرِّ

عطا کیا ہے اور جو عطا نہیں فرمایا اس کی شر سے تیری

مَا مَنَعْتَنَا اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ

پناہ مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں ایمان محبوب بنا دے،

وَمَرْيَتَهُ فِي قُلُوبِنَا وَ كِرَهُ إِلَيْنَا

اور اس کو ہمارے دلوں میں رچھا دے اور ہمیں کفر،

الْكُفْرَ وَ الْفُسُوقَ وَ الْعِصْيَانَ

گناہ اور نافرمانی سے نفرت پیدا کر دے،

وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ

اور ہمیں نیک چلن بنا دے اے اللہ

تَوْفِقًا مُسْلِمِينَ وَ أَحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ

ہمیں اسلام کی حالت میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما

غَيْرِ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُونِينَ اللَّهُمَّ

جو نہ رسوا ہونے والے ہوں اور نہ فتنے میں پڑنے والے ہوں اے اللہ

قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ

کافروں کو قتل کر دے جو جھٹلاتے ہیں

لے منور یا صاحب  
 رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اور  
 جب دشمنی کشت  
 کما جائے تو ایسے  
 اپنے پیچھے رہے  
 کی صفیں ابھار کر  
 تہ دعا ہے :  
 اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنَّا  
 كُلَّهُ  
 فَاغْنِنَا بِرِزْقِكَ  
 نَائِلِي الْأَرْجَاءِ  
 حَاكِمِي  
 حَصِينِي صُلْبِي

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنْكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا بَدِيءُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

رُسُلِكَ وَ يَصِدُّونَ عَن سَبِيلِكَ وَ

یہ رسالوں کو اور پیرے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور

اجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَ عَذَابَكَ إِلَهَ

ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما اے محبوب

الْحَقِّ أَمِينٍ

ابار  
برحق یہ دعا قبول فرما

جو شخص اسلام لائے اُس کو یہ دعا سکھلائے

لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ اِرْحَمْنِي وَ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور

اهْدِنِي وَ ارْزُقْنِي

ابار  
مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما

جب جہاد سے لوٹو تو ہر اونچی جگہ پر کہو۔

اللَّهُ أَكْبَرُ

۳ بار  
اللہ سب سے بڑا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ

اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لیے تہلیل ہے اور وہ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَبْنُونَ تَائِبُونَ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں

عَابِدُونَ سَاجِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا

عبادت گزار ہیں سجدہ کرنے والے ہیں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کا

لک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب اپنے سفر جہاد سے واپس ہو تو یہ دعا پڑھ کر زمین پر تین بار تکرار کرے پھر فرمے: لا اِلهَ اِلاَ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 ابن عمرؓ، ابوداؤد، ترمذی، حین ص ۲۱۱/۲۱۲

لک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب شخص اسلام لائے، اس کو یہ دعا سکھلائے اور یہ دعا سکھلائے اور اللہم اغفر لی ابوعبیدہ بن الاشعث ابوہریرہ  
 صحیحین صفحہ ۳۱۲

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الصَّالِحِيْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿۱﴾ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتْرَدِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ﴿۲﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اور جب (سفر جہاد سے واپس لوٹ کر) اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو فرمایا: "اے میرے گھر والو! تم مجھے جہاد سے واپس لے کر آؤ، تو مجھے اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو، جو اپنی عبادت کے لئے لوٹتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔"

**حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعَدَّهُ وَنَصَرَهُ**

شکر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور مدد کی

**عِبَادَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحَدَاةَهَا**

اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی۔ اور تنہا لشکر (کفار) کو شکست دی

جب جہاد سے واپسی پر اپنے شہر کے قریب پہنچے۔

**لَهُ آبُؤْنَ تَابُؤُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا**

ہم لوٹنے والے ہیں، توہر کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب

**حَامِدُونَ**

ابار کے شکر گزار ہیں۔

جب جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملو تو کہو

**لَهُ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لَا يَغَادِرُ**

میں اپنے بندو گزار کے سامنے توبہ کرتا ہوں (اور) سغز سے ایسی واپسی ہو جو ہم پر

**عَلَيْنَا حَوْبًا**

کوئی گناہ نہ بھھوڑے

**لَهُ أَوْبًا أَوْبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يَغَادِرُ**

میں اس طرح سغز سے لوٹ رہا ہوں اور میں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرنے والا ہوں

**عَلَيْنَا حَوْبًا**

جو ہم پر کوئی گناہ نہ بھھوڑے

جب جہاد میں خندق وغیرہ کھودو، تو یہ کلمات پڑھو

**لَهُ وَاللَّهِ تَوْ لَا إِلَهَ مَا أَهْتَدَيْنَا**

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتے تو نہ ہمیں ہدایت ہوتی

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جو جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملے، تو ان سے کہو: اے میرے رب کے بندے! تم مجھے جہاد سے لے کر آؤ، تو مجھے اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو، جو اپنے رب کی عبادت کے لئے لوٹتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔"

حضرت برہان بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور فرمایا: "اے میرے گھر والو! تم مجھے جہاد سے لے کر آؤ، تو مجھے اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو، جو اپنے رب کی عبادت کے لئے لوٹتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔"

عزت ان بن ابی العنیدہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جو جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملے، تو ان سے کہو: اے میرے رب کے بندے! تم مجھے جہاد سے لے کر آؤ، تو مجھے اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو، جو اپنے رب کی عبادت کے لئے لوٹتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔"

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جو جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملے، تو ان سے کہو: اے میرے رب کے بندے! تم مجھے جہاد سے لے کر آؤ، تو مجھے اپنے گھر والوں کی طرح سمجھو، جو اپنے رب کی عبادت کے لئے لوٹتے ہیں اور اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفِرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبَ إِلَيْهِ

وَلَا صُنْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلْنَا

اور نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہم پر اپنی

سَكِينَةً عَلَيْنَا وَ ثَبَّتِ الْأَقْدَامَ

سکینہ نازل فرما اور ثابت قدم رکھ

إِنَّ لَلْكَافِرِينَ وَالْمُشْرِكِينَ قَدْ بَعُثْنَا

اگر ہم آگے سامنے ہوں اور مشرکوں نے ہم پر تجسا و کیا

عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ آبَائِنَا

جب وہ فتنہ کا ارادہ کریں تو ہم سے روکتے

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لِقُوَّةِ إِلَّا يَا اللَّهُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُنْتَهَى اسْتَعْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا مُنْتَهَى

## الْبَيْعَاتُ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی) کے متعلق حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد کریں گے اور میدان سے بھاگیں گے نہیں لیکن ہم نے موت پر بیعت نہیں کی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول ۳۲۱ شمارہ ۱۴۹۶)

حضرت یزید بن ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے پوچھا کہ تم نے یوم حدیبیہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی انہوں نے فرمایا موت پر بیعت کی تھی کہ جب تک جہاد ہے لڑیں گے اور منہ نہ پھیریں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمارہ ۱۴۹۶)

حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب واقعہ کازمانہ ہوا تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ حضرت حنظلہؓ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن زیدؓ نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہ کریں گے۔

(بخاری شریف جلد دوم، صفحہ ۶۰، شمارہ ۲۱۰)

حضرت عائشہؓ عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لیے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذْ بَايَعْتَ الْمُؤْمِنَاتِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذْ بَايَعْتَ الْمُؤْمِنَاتِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذْ بَايَعْتَ الْمُؤْمِنَاتِ  
 یعنی اسے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بیعت کے لیے حاضر ہوں پس جب تمہارے پاس مومن عورتیں

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کو جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے اللہ کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں نہیں چھووا۔

(عائشہؓ / بخاری و مسلم و مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۶ شمارہ ۳۸۲۸)

حضرت عبادہ ابن صامت رضی کا بیان ہے (ہم نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔ تو اس میں (یہ ہمہ کیا تھا) کہ سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اطاعت کریں۔ خواہ اس حالت میں دوسرے لوگ ہم پر ہتکم کر دیئے جائیں۔ اور (اس میں یہ ہمہ کیا جائے) جو شخص ہم پر حکومت کرے اس کی حکومت میں بغاوت نہ کریں۔ اللہ کی رضامندی کے امور میں جو حق بات ہو۔ اس میں کسی کا خوف نہ کریں۔ نہ کسی کی ملامت سے ڈریں۔

(ابن ماجہ شریف - صفحہ ۳۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ سبحانہ کلام نہ فرمائے گا۔ نہ ان کی طرف التفات فرمائے گا۔ بلکہ ان کے واسطے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد کوئی چیز فروخت کرے، اور خریدار سے تم کھا کر کے۔ کہ میں نے یہ چیز اتنے کو حسریدی ہے۔ حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا ہو۔ اور خریدار اس کو سچا خیال کرے۔ دوم وہ شخص جو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہے۔ اور مسافروں کو نہیں دیتا۔ سوم وہ شخص جو دنیاوی مال وغیرہ کی حرص میں امام کی بیعت کرے۔ اگر وہ اس کو اپنا مطلوب سمجھے، تو بیعت کو پورا کرنے پر تیار ہو جائے۔ ورنہ بیعت کو توڑ دے

(ابن ماجہ شریف، صفحہ ۳۲۸)

(ابو ہریرہؓ / ابن ماجہ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

## غزوة النساء

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ شمارہ ۱۳۵)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب احد کے دن لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ہٹ گئے، تو بے شک میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ اور حضرت ام سلیمؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھاتے ہوئے (میں ان کے پیروں کی جھانجھ دیکھ رہا تھا) پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے لاتی تھیں پھر ان کو (پیسے) لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں بعد اس کے لوٹ جاتی تھیں اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں۔ اور ان کو (پیسے) لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۱ شمارہ ۱۳۹)

حضرت ربیعہ بنت معوذ کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ واپس کرتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲ شمارہ ۱۴۲)

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوتی ہوں میں پیچھے رہ جاتی تھی (یعنی حبیب مجاہد لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے زخمیوں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی جھالتی تھی۔

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۷ شمارہ ۴۶ ۳۷)

(ام عطیہؓ)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومٌ لَكَ وَبِعَدْوِ حَلْفِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اتُوبُ إِلَيْهِ

## الاسیر

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جب نبی قرظہ (یہودی) حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت سعدؓ) کو بلوایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہی تھے پس وہ گھڑے پر  
 سوار ہو کے آئے پھر جب وہ قریب آگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کو) فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف  
 گھڑے ہو جاؤ پھر وہ (حضرت سعدؓ) آئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے پھر آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر (قلعہ سے) اترے ہیں (اب تم ان کے لیے کیا کہتے ہو) انہوں  
 نے کہا کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے کے قابل جو آدمی میں وہ قتل کر دیے جائیں اور لڑنے کے اور عورتیں  
 قید کر لی جائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے سعدؓ) تم نے فرشتے کے حکم کے موافق یہ حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۸ شمارہ ۲۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی عمر کے مشرکوں کو قتل کر دو اور ان کے نابالغ لڑکوں کو زندہ  
 رہنے دو (اور نابالغ وہ ہوتے ہیں جن کے زیر نفاذ کے بال نہ اُگے ہوں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(عمرو بن جذب ۱۵۰ / ترمذی / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمارہ ۱۴۸۹)

حضرت ابویوسف فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو ماں بیٹے کے درمیان  
 جدائی ڈالے گا۔ اللہ سبحانہ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی پیدا کرنے کا۔ اس  
 باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے صحابہؓ و تابعینؓ کے  
 نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ قیدیوں میں سے باپ بیٹے کے درمیان اور بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا  
 مکروہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۷ شمارہ ۱۴۷۱)

دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 ساتھ اس وقت تک جماع کرنے



حضرت عمر باض بن ساریہؓ نے قیدی (حاملہ) عورتوں کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرُحْمَةٍ

سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے بچہ نہ پیدا ہو جاتے اس باب میں حضرت ریفیع بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے حضرت عرابضؓ کی حدیث غریب ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قیدی عورتوں میں سے کوئی حاملہ لونڈی خریدے تو اس کے متعلق حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کو جب تک وضع حمل نہ ہوئے اس سے جماع نہ کیا جائے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ اب رہیں آزاد عورتیں تو ان کے متعلق یہ طریقہ جاری ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (پھر عدت گزارنے کے بعد جماع کریں) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمارہ ۱۳۶۹)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں۔ کہ جب بدر کا دن ہوا۔ توفیق ہی گرفتار کئے گئے۔ اور حضرت عباسؓ بھی لائے گئے۔ اور ان (کے جسم) پر کوئی کپڑا نہ تھا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ایک کرتہ دیکھنے لگے۔ تو ان لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن ابی کا کہہ کر ایسا پایا۔ جو ان (کے جسم) پر ٹھیک ہوتا تھا۔ لہذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کرتہ ان کو پہنا دیا۔ اسی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ دے دیا تھا۔ جو حضرت عبد اللہ کو پہنایا تھا۔ حضرت ابن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا کچھ احسان تھا۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہ اس کی مکافات کریں۔ (بخاری شریف جلد دوم۔ صفحہ ۷۱-۷۰۔ شمارہ ۲۵۷)

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتا ہے۔ جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ (یعنی وہ قید ہو کر زنجیروں میں جکڑے ہوئے آتے ہیں۔ اور یہاں پہنچ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۱ شمارہ ۲۵۹)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## المخبر

حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اتراب میں فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لاتے گا حضرت زبیر بولے کہ میں۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لاتے گا پھر حضرت زبیر بولے کہ میں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہزنبی (علیہ السلام) کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیر نہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمارہ ۱۰۶)

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) سفر میں تھے پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس بیٹھ کے باتیں کرنے لگا بعد اس کے وہ چلا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور اس کو قتل کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان قاتل کو دلا دیا

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۱ شمارہ ۲۹)

زہیر بن حرب رضی اللہ عنہ بن ابی امیم جبرائیل بن ابی امیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص بولا کہ اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا۔ تو اور ایسا کرتا۔ ہمیں دیکھو! کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے۔ اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور سردی بھی کڑا کے کی پڑ رہی تھی۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص ہے جو جا کہ کافروں دن اسے میری معیت نصیب کسی نے کوئی جواب نہیں دیا

کی خبر لائے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے

کہ سے گا۔ ہم خاموش ہو گئے۔ اور

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا۔ کوئی ہے، جو جا کر کافروں کی خبر لائے۔ اللہ قیامت کے دن اسے میرا ساتھ نصیب  
 کرے گا۔ ہم خاموش رہے۔ اور کسی نے جواب نہیں دیا۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا —  
**حذیفہؓ! اٹھ، اور جا کر کفار کی خبر لا!**

اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر کہا۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا — جا! اور کفار کی خبر لا۔ اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا — جب میں آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا۔ تو ایسا محسوس ہوا۔ جیسا کہ حمام میں جا رہا ہوں۔ تا آنکہ  
 میں ان کے پاس پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے۔ میں  
 نے تیر کمان پر چڑھایا۔ مگر مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آ گیا۔ کہ انہیں مجھ  
 پر غصہ نہ دلانا۔ اور اگر میں تیر مارتا۔ تو بلاشبہ ابوسفیان کے گتے۔ آخر میں واپس ہوا۔ تو پھر  
 مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا  
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا۔ اس وقت سردی محسوس ہوئی۔ تو جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک فاضل کھیل اور ہا دیا۔ جسے اڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو میں اسے اڑھ کر صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہو گئی۔ تو آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — اے بہت زیادہ سونے والے، اٹھ جا

(حذیفہؓ / مسلم / 7 / مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۹۰۷)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الغِنِمَّت

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت میرے لئے حلال کر دی گئی ہے۔

(عبارتیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمائی ہیں جو صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۲۵۸ نمبر ۲۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ نے اور پیغمبروں پر مجھے فضیلت دی یا فرمایا میری  
 امت کو اور امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لئے غنیمت کے مال حلال کئے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 ابو ذر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حضرت  
 ابوامامہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابوامامہ ترمذی ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱۴۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اور قاتل کے پاس اس امر کی گواہی دینے والے  
 موجود ہوں (کہ اس کو واقعی اسی نے قتل کیا ہے) تو مقتول کا سب سامان قاتل کو ملے گا اور اس حدیث میں ایک  
 قصہ ہے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت سمرہ سے بھی روایت ہے بعض صحابہؓ و تابعینؓ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام ابو حنیفہ امام شافعی اور  
 امام احمد کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ امام کو حق حاصل ہے کہ مقتول کے سامان میں سے پانچواں حصہ لے لے  
 حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ نفل (انعام) یہ ہے کہ امام کہے جو آدمی جو کچھ حاصل کرے وہ اسی کا ہے اور جو کسی  
 کو قتل کئے تو مقتول کے بدن کا سب سامان اسی کا ہے (یعنی مقتول کے پاس کپڑا ہتھیار اور گھوڑا وغیرہ جو سامان  
 بھی موجود ہو اس کا قاتل مالک ہے) امام کو یہ کہنا جائز ہے اور اس میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا جاتے (ملکہ تمام  
 کا تمام سامان قاتل کو لینا چاہیے) امام اسحق فرماتے ہیں کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یاں اگر سامان  
 بہت زیادہ ہو اور مناسب سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصہ لینے کا امام کو حق ہے جیسا کہ

(ابو حنیفہ ترمذی ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۴ نمبر ۱۱۴۶)

کہ ہم اپنے جہادوں میں شہداء اور انکوں

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کئے ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومٌ لَكَ وَبِعِدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

پاتے تھے تو اس کو کھا لیتے تھے اور اس کو اٹھانے رکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸ شمارہ ۳۸۹)

فرمایا بنابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کر دیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصہ ہے اور جس آبادی نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پھر جو باقی بچے تمہارا ہے۔ (ابوہریرہ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۷ شمارہ ۳۷۹۹)

حضرت ابو عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف پہلے اقدام کرنے والوں کو ایک چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی (حصہ مقررہ سے) زیادہ دیا کرتے تھے (یعنی اگر کوئی جماعت لشکر میں سے پہل کر کے اٹھتا اور جنگ شروع کرتا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی مال غنیمت پہلے دیتے اور باقی تین چوتھائی میں وہ سب کے ساتھ شریک ہوتی اور لشکر کے جہاد سے واپس جوتے وقت جو جماعت آخر میں کفار سے برسرِ بیکار رہتی اس کو تہائی دیتے اور باقی دو تہائی میں اوروں کے ساتھ اس کو بھی شریک کرتے یہ اس لیے کہ واپس ہوتے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت حذیب بن سلمہؓ حضرت معن بن یزیدؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلم بن اکوعؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمارہ ۱۴۶۵)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مالوں کو تقسیم کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ وہ ابھی اس کا مالک نہیں ہوا) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۶ شمارہ ۱۴۶۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو اس طرح تقسیم فرمایا

(پیدل) آدمی کے لیے ایک حصہ۔ اس باب

ابن عباسؓ وغیرہ بھی روایت کرتے ہیں یہ

تابعین کے نزدیک اسی پر عمل ہے

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

کہ گھوڑے (سواروں) کے لیے دو حصے اور

میں حضرت مجمع بن جابرؓ اور حضرت

حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت امام سفیان ثوری امام ازہماعلی امام مالک بن انس امام ابن مبارک امام شافعی امام احمد اور امام سختی کے نزدیک  
 اسی پر عمل ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے سواروں کے لیے تین حصے ہیں ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس گھوڑے کے  
 اور پیدل لڑنے والے کے لیے ایک حصہ۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴/۳۱۳ شمارہ ۱۴۵۶)

حضرت یزید بن ہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت نجد حورثی نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ غلام اور  
 لونڈی کو بھی مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا جائے (جبکہ وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں حضرت ابن عباسؓ نے  
 حضرت یزید سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مال غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے ان  
 کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ سے یہ  
 دریافت کرتے ہو کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت کے لیے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا  
 (مال غنیمت میں) ان کا کوئی حصہ مقرر تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ بھڑوں  
 کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ دیا جاتا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی حصہ مقرر  
 نہیں کیا تھا۔ (یزید بن ہریرہ مسلم مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ شمارہ ۳۰۹۳)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ  
 کے برابر قرار دیتے تھے۔ (رافع بن خدیج ترمذی مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۳ شمارہ ۳۸۳۵)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے (مجموع) میں کھڑے ہوئے پھر  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا (سخت گناہ) ظاہر کیا اور اس کے معاملہ کو آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ظاہر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس  
 حال میں نہ پاؤں کہ اگلی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ بول رہی ہو (یا) اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو مہنہ مارا ہو وہ کہے  
 یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریادرسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ تیرے لیے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں نے

تو تجھے (پیغامِ الہی) پہنچا دیا تھا اور اس کی  
 (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریادرسی کیجئے  
 نہیں رکھتا میں تو تجھے (پیغامِ الہی)

وَمَا تَنْبَأُ  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِنُ آمِنُ آمِنُ يَا دَبَّ الْعَالَمِينَ

گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ  
 اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کچھ اختیار  
 پہنچا چکا۔ اور اس کی گردن پر کپڑے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَرِمَادًا كُلِّمَا بَكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

ہوں، جو مل رہے ہوں۔ اور وہ کہے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری فریاد رسی کیجئے۔ میں کہہ  
 دوں، کہ تیرے لئے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۷-۸۶ شمارہ ۳۱۳)  
 حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کیا فلاں شخص شہید ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اس کو ایک عبا (چغڑا) کی  
 (چوری کی) وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے جسے اسے مال غنیمت میں سے چرایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
 عمر! اٹھ کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی (چور۔ اچھا۔ خان)  
 داخل نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسا ہی فرمایا (پھر حضرت عمرؓ نے یہ اعلان کر دیا) یہ حدیث حسن  
 صحیح غریب ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول صفحہ ۳۱۸ شمارہ ۱۲۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے کچھ لے لیا وہ ہم میں  
 سے نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث سے غریب ہے

(انسؓ/ترمذی، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۳۳۳ شمارہ ۱۵۰۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو حضرت  
 بلالؓ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں چنانچہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کا اعلان کرتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے  
 آتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرماتے۔ ایک دفعہ ایک شخص  
 خمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بابوں کی رسی لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مال غنیمت میں  
 کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے حضرت بلالؓ کے اعلان کو سنا تھا جو اس نے تین  
 بار کیا تھا اس نے کہا ہاں پھر تو اس کو اس وقت کیوں نہیں لایا اس نے کچھ عذر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 تو اسی حالت پر قیامت کے دن تو اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ  
 لوں گا۔

(عبداللہ بن عمرؓ/ابوداؤد/شکوٰۃ شریف)

(جلد دوم صفحہ ۱۱۰ شمارہ ۳۸۱۷)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الفی

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کا مال دولت ان چیزوں میں سے تھا جو اللہ سبحانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی (بلا جنگ کے) دیا تھا۔ مسلمانوں نے نہ ان پر گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (یعنی قبیلہ بنو نضیر کا مال دولت مسلمانوں کو یونہی بلا جنگ کے جدال کے فتنے کے طور پر ہاتھ لگا تھا) اسلئے یہ مال خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھا۔ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سے) ایک سال تک اپنے گھروالوں کا خرچ چلانے پھر جو باقی بچ رہا اسے گھوڑوں اور مٹیاریوں میں لگاتے تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان تیار ہو (اور وقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کر سکیں) یہ حدیث صحیح ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۲ شمارہ ۱۶۱۸)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مال فتنے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی روز تقسیم فرمایتے۔ یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھ کو بلایا گیا، اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اسلئے کہ) میری بیوی تھی۔ پھر میرے بعد حضرت عمار بن یاسرؓ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا (عوف بن مالکؓ / ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۵۸)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتنے کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا (ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۵۹)

حضرت مالک بن اوس بن حدثانؓ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے مال فنیٰ کا ذکر فرمایا۔ اور کہا کہ میں مال فنیٰ کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔ بلکہ کتاب اللہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے

شخص ہے۔ اکی شجاعت و مشقت و کوشش اور ایک شخص ہے۔ اسکے اہل و عیال اور ایک شخص ہے اسکے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے (مالک بن اوس بن حدثانؓ / ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۶۱)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الجزیه

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر ماخ  
 آدمی سے جزیر میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا معافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔

(معاذ بن عبد اللہؓ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳۹۴ شمار ۳۸۳۹)

حضرت عرب بن عبید اللہؓ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے دسواں حصہ (مال و تجارت میں سے) یہود و نصاریٰ پر واجب ہے مسلمانوں پر نہیں۔

(عرب بن عبید اللہؓ احمد ابوداؤد و مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳۸۴ شمار ۳۸۴۲)

حضرت بجالہ بن بجرہؓ فرماتے ہیں کہ میں مناذر (ایک موضع کا نام ہے) میں حضرت بجر بن معاویہؓ کا منشی تھا میں ہمارے  
 پاس حضرت عمر فاروقؓ کا کتبہ آیا کہ کچھ تو تمہارے یہاں کون کون سے مجوسی ہیں (کتے مجوسی ہیں) جو مجوسی ہوں ان سے جزیرہ کو کیونکہ  
 حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیرہ  
 لیا تھا یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۳۹۲)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا،  
 اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یتیم والوں پر فتح پائی تو اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ یہود کو وہاں سے نکالیں  
 اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتح یاب ہوئے تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور  
 مسلمانوں کی ہو گئی تھی پس یہود نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ان کو وہاں اس شرط پر رہنے دیں کہ وہ وہاں کام

کریں اور انہیں آدھے پھل ملیں گے تو جناب رسول اللہ  
 رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے چنانچہ وہ  
 عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں

کی طرف



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس شرط پر تم کو قائم  
 قائم رکھے گئے یہاں تک کہ حضرت

ان کو نکال دیا (مقام تم یا ابریم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۷ شمارہ ۳۸۷)

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (یعنی چھوٹا سا لشکر) شتم کی طرف بھیجا (وہاں کے لوگوں نے سجدہ کے ذریعہ پناہ چاہی یعنی ڈر کے مارے نماز پڑھنی شروع کر دی تاکہ مسلمان سمجھ کر قتل نہ کریں) مگر اس لشکر نے اسمیں گھس کر جلد بطن میں قتل کیا جب یہ خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ میں ہر ایسے مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے پاس رہے (یعنی ان کے قریب بود و باش اختیار کرے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں کی آگ مقابلہ کرتے ہوئے معلوم نہ ہوگی (یعنی امتیاز نہ رہے گا یا تو ایک مغلوب ہو کر رہے گا یا دوسرا) اس باب میں حضرت سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل اور متصل دونوں طریقہ سے مرسی ہے۔ امام محمد کو میں نے یہ کہتے سنا ہے کہ ان میں سے صحیح روایت مرسل ہے حضرت سمرہ بن جندب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ نہ رہو بسوا اور نہ ان کے ساتھ صحبت رکھو جو شخص بھی ان کے ساتھ بسا یا ان کے ساتھ اس نے صحبت رکھی وہ انہی کی مانند ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۳ شمارہ ۱۵۰۹)

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومَتِكُمْ وَبَعْدِ خَلْقِكُمْ وَرَضَى نَفْسِكُمْ وَزِينَةَ عَرْشِكُمْ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكُمْ  
 يَا كَلِمَةَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الَامَان

حضرت عبدالرحمن بن عمرو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ جو شخص کسی عہد لے کر قتل کرے گا۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی  
 مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم، صفحہ ۱۱۱، شمارہ ۴۰۰)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ ہر بے وفا اور  
 عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمارہ ۱۴۸۷)

حضرت عمرو بن حمقؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی کو امن  
 دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بد عہدی کا نشان دیا جائے گا۔

(عمرو بن حمقؓ شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمارہ ۸۴۷۳)

حضرت نعیم بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو شخصوں سے فرمایا جو میلہ (مدعی نبوت)  
 کے پاس سے آتے تھے۔ اللہ کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔

(نعیم بن مسعودؓ احمد ابوداؤد مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمارہ ۳۷۸۷)

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں میں سے دو شخصوں کو پناہ دی اس پر حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی یہ حدیث حسن صحیح ہے

اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے عورت کے پناہ دینے کو درست کہا ہے۔

یعنی مسلمان عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے، امام احمد اور امام اسحقؓ

کایسی قول ہے اور ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی امان کو جائز رکھا ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(پہلے) روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے غلام کی پناہ کو جائز و برقرار رکھا حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی ان کا پناہ دینا ایک ہے خواہ کوئی واحد فرد سے یا  
 پوری قوم) اسکی ذمہ داری ان کا سب معمولی آدمی بھی لے سکتا ہے (یعنی اگر مسلمانوں کا کوئی معمولی سے معمولی آدمی بھی  
 کسی کافر سے امان دینے کا وعدہ کرے تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کے عہد کا پاس رکھیں) علماء کے نزدیک  
 اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو وہ تمام مسلمانوں کی پناہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمارہ ۱۴۸۵)

حضرت سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور روم والوں کے درمیان (ایک بیعہ  
 مقررہ تک لڑائی نہ لڑنے کا) معاہدہ تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اس مدت میں اپنی فوج وغیرہ لے کر) ان کے ملک  
 کی سرحد کے قریب (فوجیں ڈالنے کیلئے) آگئے۔ تاکہ جو نبی معاہدہ کی مدت ختم ہو۔ رومیوں کو فوراً لوٹ لیں۔  
 اس اثنا میں کیا دیکھا، کہ ایک شخص کسی جانور پر یا (راوی کا قول ہے کہ) گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کہہ  
 رہا ہے۔ اللہ اکبر! وعدہ وفا کرو۔ بے وفائی نہ کرو۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ یہ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ  
 ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا۔ میں نے حضورؐ  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جس کا کسی قوم سے (بیعہ مقررہ تک جنگ نہ کرنے کا)  
 معاہدہ ہو۔ تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے (یعنی نہ اس کو توڑے) اور نہ اس میں تغیر و  
 تبدل کرے) جب تک کہ اس (معاہدہ) کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ یا اس کو صاف جواب نہ دے دیا جائے (کہ  
 ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا۔ وہ اب باقی نہ رہا۔ اب ہم تم برابر ہیں) راوی کہتے ہیں کہ (یہ حدیث  
 سن کر) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس چلے آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمارہ ۱۴۸۶)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمارہ ۱۴۸۶)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومِكُمْ وَبَعْدِ خَلْقِكُمْ وَرِضَى نَفْسِكُمْ وَزِينَةِ عَرْشِكُمْ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكُمْ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الشَّهَدَاءُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے) مگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ (اس کے) خون کا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا اور خوشبو مثل مشک کے خوشبو کے ہوگی۔

(ابو ہریرہؓ، بخاری، بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۷ شمارہ ۶۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہیدوں میں سے دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر دریافت فرماتے تھے کہ ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ دونوں میں سے جس کی طرف اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جلد میں آگے رکھتے (یعنی قبلہ کی جانب) پھر فرماتے کہ میں ان سب پر قیامت کے دن شہید (یعنی گواہی دینے والا) ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ان کے خونوں ہی میں دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے حضرت جابرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے شہید پر نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز پڑھیں مدینہ والوں کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ جیسی کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل میں لاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہؓ پر نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ اور امام اسحاقؒ بھی اسی کے قائل ہیں

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۰ شمارہ ۹۲۱)

نے لمیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں  
 کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں  
 آئے گا ہوتا ہوا رنگ اس کا خون کا



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں زخم لگے ہوتے دفن کر دو) اس لیے

لگا ہے۔ مگر وہ قیامت کے روز

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔ (عبداللہ بن ثعلبہ زینسائی زینسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن کروان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جائیں ان کے  
 کرنے کی جگہوں میں (جابر زینسائی زینسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۹)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑا اذنی کے فراق کے موافق تو مقرر اس کے لیے بہشت واجب ہوئی۔  
 (ایک بار اذنی کا دودھ دو دھکر پھر دوسری بار دھنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اس کو فراق کہتے ہیں) اور جس  
 نے شہادت مانگی اللہ سبحانہ سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مر گیا یا مارا گیا تو اس کو شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص زخمی  
 کیا گیا (یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے) اللہ کی راہ میں یا مصیبت زخم کی پہنچا گیا غیر دشمن سے (یعنی کہیں گر پڑا جو پٹ  
 کھانی مصیبت پہنچی) پس تحقیق وہ زخم آوے گا قیامت کے دن مانند اکثر اس چیز کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں  
 (یعنی اس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں) اس کا رنگ زعفران کا ہوگا۔ اور جو اس کی مشک کی اور  
 وہ شخص جو نکلا اس کے پھوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی (یعنی علت  
 شہیدوں کی ہوگی تاکہ پہچانا جاوے کہ اس نے ترقی دین میں سعی کی تھی پس دیا جاوے گا ثواب مجاہدین کا)

(الرواؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۶ شمارہ ۲۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بصدق دل شہادت کی دعا مانگی اللہ سبحانہ  
 اسے شہیدوں کے درجہ تک پہنچا دے گا اگرچہ وہ (میدان جنگ میں قتل ہونے کی بجائے) اپنے بچھونے پر مرے  
 یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(مسلم بن حنیف زینسائی زینسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمارہ ۱۵۵)

حضرت حسنہ بنت معاویہ نے اپنے چچا  
 حضرت سلم بن سلمہ سے روایت کیا کہ میں نے حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا بہشت  
 میں کون (کون) ہوگا حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں نبی علیہ السلام  
 سہوں کے اور بہشت میں شہید ہوں گے اور  
 ان کے (زابلخ خواہ وہ کسی قوم و  
 زینب کے ہوں) اور وہ لڑکی بہشت

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے (ابوداؤد/مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۲)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونے کی تکلیف شہید کو صرف اتنی ہوتی ہے جتنی چیزیں میچھ  
 وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یہ حدیث حسن و صحیح غریب ہے

(ابوہریرہ/ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمار ۱۵۶۸)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے کہ ان  
 میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں ایک تو اس وجہ سے کہ اللہ کی راہ میں لڑکر  
 مقتول ہو جاتا ہے پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ کی راہ میں) شہید ہوتا ہے

(ابوہریرہ/بخاری۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۶ شمار ۸۸)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ ہو گا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ  
 میں۔ (ابوہریرہ/ابوداؤد/ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۲۲۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو قطروں اور دو نشانوں سے بڑھ کر اللہ سبحانہ کے نزدیک  
 کوئی چیز محبوب و مرغوب نہیں (ایک ان) آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے ڈر سے ٹپکے اور (دوسرا) خون کا قطرہ  
 جو اللہ کی راہ میں بہایا جاتے۔ رہ گئیں دو نشانیاں تو ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں نمودار ہو اور (دوسری)  
 نشانی اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کے ادا کرنے سے ظاہر ہوتی ہو (جیسے پیشانی پر سجدہ کا نشان وغیرہ) یہ  
 حدیث حسن غریب ہے (ابوہریرہ/ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳ شمار ۱۵۶۹)

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر شہیدوں کا آیا تو آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا خون زمین خشک کرنے نہیں پاتی ہے کہ اس کی دو بیبیاں آکر اس کو اس طرح اٹھاتی  
 ہیں گویا وہ دونوں بچہ کی دایاں ہیں جنہوں نے اپنے شہر خوار بچے کو کسی جنگل میں گم کر دیا ہو اور ہر ایک بی بی  
 کے ہاتھ میں ایک ایسا جوڑا کپڑا کا ہوتا ہے کہ جو تمام دُنیا اور ما فیہا سے بہتر ہوتا ہے

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۹)

کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے



حضرت مسروق کہتے ہیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَعَدَّتْ لَهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَتَوْبٌ إِلَيْهِ ۝

اس آیت کے معنی دریافت کئے۔ ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم  
 ميرزاقون جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو تم مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس  
 زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا ہم نے اس کے معنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے دریافت کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں ہیں اور ان کیلئے عرش  
 الہی کے نیچے فندہ میں لٹکانی گئی ہیں وہ بہشت میں سے جہاں سے ان کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھرتیوں میں  
 چلے جاتے ہیں اور پروردگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کو کس چیز کی خواہش ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں ہم  
 کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے جنت سے میوہ کھاتے ہیں اللہ سبحانہ تین مرتبہ اسی طرح  
 پوچھتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہم یہ چاہتے ہیں کہ  
 ہماری رجوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ تیری راہ میں ہم پھر جہاد و قتال کریں اور دوبارہ شہید  
 ہوں جب اللہ سبحانہ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(مسوق من مسلم مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹، شمارہ ۳۶۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ مارے جاتے ہیں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ مسلمان  
 جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اس کے بارے  
 میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجرب شہید ہے اللہ سبحانہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا  
 اہلبیاء علیہ السلام صرف نبوت کے مرتبے میں اس سے بڑھ کر ہوں گے اور ایک وہ مسلمان جس نے اچھے بے  
 (دو فوں) کام کئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا اور یہاں تک کہ مارا گیا اسکے بارے  
 میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصمص یعنی پاک (شہادت) ہے اس کے گناہ اور خطا مٹ گئے  
 (کیونکہ) تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہا جنت میں داخل ہو گیا اور ایک منافق  
 ہے جس نے اپنی جان و مال سے کوشش کی اور جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا  
 گیا اور دوزخ میں گیا (کیونکہ) تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔ امام عبداللہ (دارمی)  
 کہتے ہیں جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کھاجاتا ہے مصمص یعنی پاک

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ہو گیا۔  
 (عقبین عبدالمصطفیٰ دارمی۔ دارحجی شریف صفحہ ۶۶/۶۷ شمارہ ۲۳۸۴)  
 فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بہشت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص  
 پیش کئے گئے۔ (۱) شہید (۲) حرام اور شہادت اور سوال کرنے سے بچنے والا پاک دامن (۳) اور وہ غلام  
 جس نے اللہ کی عبادت و اطاعت کسبِ خوبی کی اور ساتھ ہی اپنے مالکوں کی خیر خواہی بھی کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن ہے  
 (ابو ہریرہؓ / ترمذی / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمارہ ۱۵۴۲)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں اور جنت  
 کے درختوں کے پھل کھاتی ہیں (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(کعب بن مالکؓ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمارہ ۱۵۴۱)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شہید چار قسم  
 کے ہوتے ہیں ایک جہدِ ایمان والا مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہ وہ شخص ہے جسکی  
 طرف قیامت کے دن لوگ اپنی نگاہیں اٹھا کر دیکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا (اور بتایا کہ قیامت  
 کے دن لوگ ان شہیدوں کو اس طرح دیکھیں گے) اور اتنا اونچا کیا کہ ٹوپی گر گئی (راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں بتا سکتا  
 کہ اوپر کے راوی نے اس سے اور حضرت عمر فاروقؓ کی ٹوپی لی یا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ دوسرا وہ مومن جو جہدِ ایمان رکھتا ہو لیکن جب دشمن سے لڑے تو خوف و بزدلی کے مارے اس کا یہ حال ہو جیسے  
 کسی نے اس کے بدن میں خار دار درخت کے ٹیکے کاٹنے چھب دیتے ہوں (یعنی بزدلی کی وجہ سے بدن کے رونگٹے  
 کھڑے ہو گئے ہوں) ایک تیسرا ہے اگر لگے مگر (اس کے ہوش و حواس اتنے کم ہو گئے ہوں کہ) اسے یہ خبر تک نہ ہو کہ کس  
 نے پھینکا بالآخر وہ تیر کھا کر مر جاتے تو یہ دوسرے درجہ میں ہے اور ایک وہ مومن ہے جس نے اچھے اور بُرے  
 دونوں قسم کے عمل کئے پھر دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا اور ایک وہ مومن ہے جس نے اچھے اور بُرے  
 دونوں قسم کے عمل کئے پھر دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا اور ایک وہ مومن ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم و  
 پھر دشمن سے لڑا پس اللہ کو سچ کر دکھایا اور ایک وہ مومن ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم و  
 میں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۳ شمارہ ۱۵۴۵)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کی چھ صفات ہیں (یعنی چھ خصالتیں یا چھ انعام ہیں) (۱)  
 پہلے حملے یا خون کے فوارے پر بخش دیا جاتا ہے (۲) جنت میں اس کے بیٹھنے کی جوجگہ ہے وہ اس کو دکھادی جاتی  
 ہے (۳) عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے اور بڑے اضطراب سے محفوظ رہتا ہے (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا  
 جاتا ہے جس کا ایک یا قوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (۵) بڑی آنکھ والی بہتر سورتوں سے اس کی  
 شادی کی جاتی ہے (۶) اس کے ستر قریبی رشتہ داروں کے متعلق اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے (یہ حدیث  
 صحیح غریب ہے) (مقدم بن معدیکرب/ترمذی/ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۳ شمارہ ۱۵۶۲)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے  
 اور ان کے ساتھ شکرہ کیا گیا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے گئے تو میں ان کا چہرہ کھول کھول  
 کر دیکھنے لگا میری قوم نے مجھے منع کیا پھر ایک روز نئے لی کی آواز سنی گئی بیان کیا گیا کہ یہ حضرت عمرؓ کی بیٹی یا حضرت  
 عمرؓ کی بہن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں روتی ہے یا یہ فرمایا کہ نہ روتے کیونکہ فرشتے  
 اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں (میں نے) حضرت صدقؓ سے (جو میرے  
 استاد تھے) پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بیان تک کہ اٹھاتے گئے انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی حضرت جابرؓ  
 یہ بھی کہتے تھے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰/۲۹ شمارہ ۷۹)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام الربیعہؓ کی بیٹی جو حضرت حارثہ بن سراقہؓ کی ماں تھیں  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مجھے حارثہ کی کیفیت بتائیں (اور وہ بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ایک نامعلوم تیران کے لگ گیا تھا) کہ اگر وہ  
 جنت میں ہوں تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہو تو میں ان پر خوب روؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اے ام حارثہؓ (ایک جنت کیا) وہ تو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہیں اور بے شک  
 تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمارہ ۷۲)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ  
 دن فرمایا کہ آج شب میں نے  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک  
 دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کہ وہ میرے پاس آتے اور مجھے درخت پر چڑھانے گئے پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا کہ اس سے عمدہ (مکان) میں نے کبھی نہیں دیکھا مجھے داخل کیا ان دونوں آدمیوں نے (مجھ سے) بیان کیا کہ یہ تو شداد کا مکان ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۴ شمارہ ۵۷)

حضرت ابو سلامؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تھا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا ان میں سے پھر مارا اس کو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اسی کو لگ گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لوگو! اٹھو اور خبر لو اپنے بھائی مسلمان کی لوگ جلدی سے دوڑے اس کی طرف دیکھا تو وہ مر گیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں بیٹھا اور اس پر نماز پڑھی پھر اس کو دفن کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ شہید ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں اس پر گواہ ہوں۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶/۵۳۵ شمارہ ۲۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ طاعون میں مرنا شہادت ہے اور پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے اور جہاد میں مارا جانا شہادت ہے اور شکم کی بیماری میں مرنا شہادت ہے اور بچے جننے کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔ (صفوان بن امییر دارمی شریف صفحہ ۳۶۶ شمارہ ۲۳۸۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منبر پر۔ اس نے عرض کیا فرمائیے اگر میں لڑوں اللہ سبحانہ کی راہ میں مجھ کو اور ثواب کی نیت سے اور نہ پھیر دوں لڑائی سے کیا معاف ہو جائیں گے میرے گناہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ ساکن وہ آدمی بولا حاضر ہوں میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ

میں ثابت قدم رہ کر۔ فراب کے لیے لڑوں اللہ سبحانہ میری خطا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مگر قرض نہ بخشنا جاتے گا کیونکہ قرض بندے کا

وَبَيْنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخش دے گا علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشنا کا حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

فرمایا یہ جبریل علیہ السلام نے ابھی کہا مجھ سے چپکے سے (سنائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دریا کے جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اس میں وہ شخص جس کا سر گھوم رہا ہو خون میں لوٹنے والے کی طرح ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں دنیا کا سفر کرنے والا اللہ سبحانہ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو جانوں کے قبض کرنے پر متعین کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوا ہو اس کی جان اللہ سبحانہ خود اپنے دست قدرت سے نکالتا ہے خشکی کے شہید کے ماسوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن دریا کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قرض بھی معاف ہو جاتا ہے۔ (ابو امامہ ثریان ماجہ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا کا ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے اور دریا میں کسی کے سر کا گھومنا ایسا ہے جس طرح وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

(ابو الدرداء / ابن ماجہ ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ سننی احتیاطی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے)

(عبداللہ بن عمرو / ابوداؤد ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲ شمارہ ۲۲۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دریا میں سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اس کا سر گھومے اور تے کرے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے۔ اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(ام حرام / ابوداؤد ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۳/۲۲ شمارہ ۲۲۱)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رَبَّنَا  
تَقَاتَلْنَا مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَيُّهَا اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## صلوٰۃ الخوف

حضرت یزید بن رومان صحابہ بن خوات سے اور وہ اس شخص سے جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لیے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اسکے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی اور التحیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

(یزید بن رومان صحابہ بن خواتی و مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۴ شمارہ ۱۳۲۴)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم کو حضور اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم سب نے تکبیر کہی یعنی دونوں صفوں نے پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے (دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لیے جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف بھی جھکی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی یعنی پہلی صف اور دوسری صف دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف کھڑی ہو گئی جس

سجدے میں جھکی اور جب اس

و مسلم سجدہ کر چکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف نے سجدے کر لیے تو وہ بھی کھڑی

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ  
 إِنَّكَ أَنْتَ  
 السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَىٰ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ہوگئی اور پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری صف کی جگہ پر آگئی اس کے بعد قرأت  
 پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے یعنی دونوں صفوں نے رکوع کیا پھر آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب والی  
 صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑی رہی تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے  
 پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ  
 کیا اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔

(جابر مسلم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۵ شمارہ ۱۳۲۸)

حضرت مروان بن حکم سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے پوچھا کیا تم نے جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے حضرت ابو ہریرہ نے کہا ہاں حضرت مروان نے کہا کب حضرت  
 ابو ہریرہ نے کہا جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے  
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کے بیچ تلہ کی  
 طرف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور جو لوگ دشمن  
 کے سامنے کھڑے تھے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے  
 رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا  
 پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا  
 انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ

کر کے جب کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سجدہ کیا پھر جو

صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سجدہ کیا پھر جو

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

گروہ دشمن کیساتھ تھا وہ آیا۔ انہوں نے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے۔ وہ بھی بیٹھے رہے۔ پھر سلام ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور سب لوگوں نے سلام پھیرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں، اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واکمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوتی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی۔ پہلے گروہ کے ساتھ پھر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پھیر کر چلے گئے۔ دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا آیا اور انہوں نے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹/۹۰ شمارہ ۱۰۸۷)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (طائقی میں) تو پھر نماز کھڑی ہوتی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے جو لوگ بیٹھے تھے ان کیساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کئے پھر وہ چلے گئے اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوتے جو دشمن کے سامنے تھے اور وہ گروہ آیا اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی سلام پھیرا۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲)

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں ظہر کی نماز  
 کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگوں نے دشمن  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے  
 کے پیچھے تھے دو رکعتیں پڑھ کر سلام

پڑھی کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے سامنے صف باندھی پہلے آپ  
 ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضِي نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

پھیرا پھیر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آتے جو دشمن کے سامنے تھے ان کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا  
 تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوتیں اور ان کے اصحاب کی دو رکعتیں ہوتیں اور حسن اسی روایت  
 پر فتویٰ دیتے تھے۔ ابو داؤد نے کہا مغرب میں امام کی چھ رکعتیں ہوں گی اور قوم کی تین رکعتیں ہوں گی۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمارہ ۱۰۹۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ خندق کے دن حضرت عمر فاروقؓ کفار قریش کو بُرا کہتے ہوئے آئے اور  
 کہنے لگے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا، تو  
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی اللہ کی قسم ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ حضرت  
 جابر کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطمان کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور  
 بعد آفتاب غروب ہو جانے کے عصر کی نماز پڑھی پھر بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمارہ ۸۸۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 زبان سے تم پر حضور میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمارہ ۱۰۸۹)

وَبِنَا  
 تَقَاتِلْ مَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 يَعْدُدُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الْعِيَادَةُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو جب کبھی کاٹا بھی چبھتا ہے یا اس سے  
 بھی کم مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ سبحانہ اس کے بدلہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کا ایک گناہ  
 (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ، حضرت  
 ابو ہریرہؓ، حضرت ابوامامہؓ، حضرت ابوسعیدؓ، حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت  
 ابوسبیحؓ، حضرت اسد بن کرزہؓ اور حضرت عبدالرحمن بن اذہرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث  
 حسن و صحیح ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریفؒ، جداول صفحہ ۱۸۷، شمارہ ۱۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کو تھوڑی سی تکلیف یا رنج یا درد یا غم  
 یا کوئی اور مصیبت یہاں تک کہ معمولی سی فکر بھی ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ (صغیرہ)  
 معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں یہ حدیث حسن ہے حضرت وکیعؓ فرماتے ہیں کہ یہ میں نے صرف اسی  
 حدیث میں سنا ہے کہ آئندہ کا غم گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ بعض روایت سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ  
 سے بھی مروی ہے۔ (ابوسعید خدریؓ / ترمذیؒ - ترمذی شریفؒ، جداول صفحہ ۱۸۸، شمارہ ۱۸۸)

حضرت شداد بن اوسؓ اور حضرت صنابحیؓ کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور  
 اس سے کہا تو نے کیونکر صبح کی اس نے کہا اللہ کا شکر ہے۔ میں نے نعمت الہیٰ پر صبح کی انہوں نے  
 کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری  
 میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مبتلا پر میری  
 ایسا پاک وصفت اٹھتا ہے جیسا کہ  
 اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِمَةُ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان کیا پس اے فرشتو! تم اس کے نامہ اعمال  
 میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھنے تھے۔ یعنی اعمالِ صالحہ

(شہادین ادسنہ و صنایع احمدیہ - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷ - شمارہ ۱۳۸۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بتلا کیا جاتا ہے کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں تو  
 فرشتے سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل صالح لکھا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر  
 اگر شفا دی گئی تو اس کے گناہوں کو دھوٹا اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشا  
 ہے اس کو۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (انس شرح السنۃ - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۵ - شمارہ ۱۳۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے  
 اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ سبحانہ اس کو نعم و اہم میں مبتلا کر دیتا  
 ہے تاکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (ماکشہ احمدیہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷/۷۸ - شمارہ ۱۳۸۳)

حضرت ثویبر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ چلو حضرت حسینؑ  
 (یا حضرت سہیل) کی عیادت کریں ہم نے ان کی عیادت کی تو ان کے پاس حضرت ابو موسیٰؓ کو پایا حضرت علیؑ  
 نے دریافت کیا کہ اے ابو موسیٰؓ تم عیادت کے لئے آئے ہو یا ملاقات کی غرض سے؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے  
 فرمایا کہ عیادت کے لئے آیا ہوں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا  
 ہے کہ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے ۵۰۰۰  
 بھیجتے ہیں اور اس کے لئے بہشت میں ایک باغ ہوگا۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے یہ حدیث حضرت  
 علیؑ سے کئی طریقوں سے مروی ہے بعض راویوں نے اس کو موقوف رکھا ہے (یعنی حضرت علیؑ کا اپنا قول  
 بتایا ہے) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸ - شمارہ ۸۷۹)

و سلم نے کہ جب مسلمان اپنے بھائی (یعنی

تک اس کے پاس رہ کر اس کی تسلی و

کے خرفہ یعنی پھلوں اور پھولوں میں



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو (جب

تسلی کرتا رہتا ہے) برابر بہشت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 يَعْذِرْ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رہتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ - حضرت ابوہریرہؓ - حضرت براءؓ - حضرت ابوہریرہؓ - حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ  
 سے بھی روایت ہے۔ حضرت ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے (ثوبانؓ / ترمذی / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۰ شمارہ ۸۷۷)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان  
 سے پکار کر کہتا ہے تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا ملنا مبارک ہو اور تجھ  
 کو جنت میں ایک بڑا درجہ حاصل ہو۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷ شمارہ ۱۳۷۸)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل  
 کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو دور رکھا جاتا ہے اس کو دورخ سے ساٹھ برس کی مسافت  
 کی ڈوری پر۔ (انسؓ / ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۳ شمارہ ۱۳۷۵)

حضرت عمر فاروقؓ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی مریض کی عیادت  
 کو جائے تو اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی (دعا کی مانند) ہوتی ہے  
 (عمرؓ / ابن ماجہ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۸/۲۷۹ شمارہ ۱۳۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جاتا  
 ہے، تو گویا جنت کے پھل توڑتا جاتا ہے (یابہ کہ جنت کے راستے پر چل رہا ہے) جب جا کر  
 بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کو رحمت پھپھالیتی ہے۔ اگر یہ شام کا وقت ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے صبح تک  
 اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا ہے۔ تو شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت  
 بھیجتے ہیں۔ (علیؓ / ابن ماجہ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۷۴)

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الجنائز

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا اور اس نے مجھے خبر دی، یا یہ فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں ہوگا۔ میں نے عرض کیا، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔

(بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۷، شمارہ ۱۱۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔

(عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، مسند احمد، جلد اول، صفحہ ۲۸۱، شمارہ ۱۵۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے۔ (یعنی پیشانی کا پسینہ موت کی علامت ہے یا یہ کہ موت کے وقت اس کو صرف پیشانی پر پسینہ آتا ہے) (بریدہ رضی اللہ عنہ، نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۵۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "نعی" سے بچو کیونکہ "نعی" جاہلیت کے عملوں میں سے ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "نعی" میت کی منادی کرنے کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۱، شمارہ ۸۹۳)

روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کہ نبی اسرائیل کی ایک جماعت پر جو عذاب

لہذا جب کسی زمین میں طاعون پھیلا

وَمَا تَسَاءَلُونَ  
 فَجَبَلْتُمْ  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِنِ اٰمِنِ اٰمِنِ يٰ اَرْضُ الْعٰلَمِيْنَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے

نے (ایک مرتبہ) طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا

بھیجا گیا تھا۔ یہ اسی کا بچا ہوا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 يَدُدْ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ہوا ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی ایسی زمین میں پھیلنا ہوا ہو جہاں تم نہیں ہو تو تم وہاں مت جاؤ  
 اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن  
 بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے  
 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۶، شمارہ ۹۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ”شہید پانچ (قسم کے ہیں) (اول وہ) جو طاعون  
 سے مرے۔ (دوئم وہ) جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔ (سوم وہ) جو دب کر مرے۔ (چہارم وہ) جو  
 ڈوب کر مرے۔ (پنجم وہ) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔“

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن امیہ، حضرت جابر بن عتیک، حضرت  
 خالد بن عرفطہ، حضرت سلیمان بن صرد، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت  
 ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۶، شمارہ ۹۶۷)

حضرت ابواسحق سبیعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن صرد نے حضرت خالد بن عرفطہ  
 سے یا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا تم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
 نہیں سنا کہ جو اس کے پیٹ نے مار ڈالا (یعنی جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا) اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔  
 ان دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کہا، ہاں (میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یہ فرماتے سنا ہے)۔ یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے اور علاوہ ازیں دوسرے طریقت  
 اسناد سے بھی مروی ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۶، شمارہ ۹۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ سفر میں مرنا شہادت ہے۔

ابن عباس / ابن ماجہ

(مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۲۷۹، شمارہ ۱۲۹۶)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرَبَّةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الْغُسْلُ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کا انتقال  
 ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ انھیں بری کے پانی سے  
 طاق غسل دینا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور آخری مرتبہ کافور  
 ملا کر (غسل) دینا یا (یہ فرمایا کہ) کچھ کافور۔ پھر جب تم (غسل سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا  
 چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے (تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اپنا تہنہ ہمیں دیا۔ اور فرمایا کہ اسکو لٹکے جسم سے ملا دینا چنانچہ ہم نے ملا دیا۔ پھر ہم نے انکے بال تین حصے  
 کر کے گوندھ دیئے تھے اور انگوٹوں کے بیچھے ڈال دیا تھا (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۱ شمارہ ۱۱۷۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو  
 غسل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا اور ہم (اس وقت) غسل دے رہے تھے کہ اُن کی داہنی  
 جانب اور اُن کے اعضائے وضو سے (غسل کی) ابتدا کرنا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۰ شمارہ ۱۱۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا،  
 اور ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام عرفات میں) تھے اور وہ شخص احرام باندھے ہوئے  
 تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو غسل دیدو (خواہ خالص پانی سے اور (خواہ) بیری (کے پانی)  
 سے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیدو۔ اور اس کے جسم میں) خوشبو نہ لگانا۔ اور اس کا سر بند نہ کرنا کیونکہ  
 قیامت کے اللہ سبحانہ اسے بحالت احرام اٹھائے گا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۲ شمارہ ۱۱۷۵)

نے کہ مردہ کو غسل دینے سے غسل واجب ہو

ضروری ہو جاتا ہے۔ اس باب میں

عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت



فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جاتا ہے اور اس کو اٹھانے سے وضو

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَقْوَمَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُجِيبُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے موقوفاً بھی روایت ہے۔ مردے کو غسل دینے والے کے متعلق علماء کی مختلف رائیں ہیں، اہل علم صحابہ و تابعین کی ایک جماعت بتلاتی ہے کہ مردے کو نہلانے کے بعد خود بھی غسل کرنا واجب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مردے کو نہلانے والے پر صرف وضو کرنا واجب ہے۔ امام مالک بن انس فرماتے ہیں کہ مردے کو غسل دینے والے کو غسل کرنا میں واجب نہیں سمجھتا بلکہ مستحب سمجھتا ہوں۔ امام شافعیؒ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میت کے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں اور اس کے متعلق سب سے کم جو کہا گیا ہے وہ وضو ہے (یعنی کم از کم اسے وضو ضرور کر لینا چاہیے) امام اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ وضو ضروری ہے۔ امام عبداللہ بن مالکؒ کہتے ہیں کہ مردے کو نہلانے والے پر نہ غسل واجب ہے اور نہ وضو کی ضرورت ہے۔

(ابوہریرہ / ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۲، شمارہ ۸۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ قسم اللہ کی، ہم نہیں جانتے۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں، جیسے مردوں کے ہم کپڑے اتارتے ہیں۔ یا کپڑے پہنے رہنے دیں۔ اور کپڑوں ہی پر غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اللہ سبحانہ نے ان پر نیند بھیجی یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا۔ مگر اس کی ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی۔ (یعنی اونگھ گیا اور سو گیا) اس وقت ایک ہات کرنے والے کی آواز آئی گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا وہ کس نے آواز دی۔ وہ بات یہ تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے پہنے پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا کرتے پہنے پہنے، تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک کرتے سے، نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ اگر پہلے سے مجھے یاد آتا۔ جو بعد کو آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیدیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتیں۔

صفحہ ۵۴ / ۵۳ شمارہ ۱۳۸

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

(ابوداؤد شریف جلد دوم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الْكَفَنُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے جانی کو کفن دے تو اس کو چاہیے کہ اچھا کفن دے۔  
 (جابر بن مسلمؓ مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۲۸۸، شمارہ ۱۵۳۷)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ۔ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے۔ یعنی جلد خراب و خستہ ہو جاتا ہے۔

(علی المرتضیٰ ابن ابوداؤد / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹ شمارہ ۱۵۴۰)

حضرت جابر بن سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب تم میں سے کوئی مر جائے اور اس کے وارث مالدار ہوں۔ تو کفن دیوے بھرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا) میں کا بنا ہوا)

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۶ شمارہ ۱۳۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفید کپڑے پہنا کرو۔ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو۔

(سمرہ رسانیؓ - نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۶۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے یمن کے تین کپڑوں میں جو روئی کے تھے۔ نہ ان میں کُرتہ تھا، نہ عمامہ۔ (بلکہ ایک آزار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنت ہیں اور

عمامہ اور قمیص خلاف سنت ہے)

(صفحہ ۴۶۸)

۱ نسائی شریف جلد اول



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الْبَكَاءُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر کسی  
 قبر کے پاس ہوا، وہ رو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔  
 (بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۷۹، شمارہ ۱۱۶۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے (اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے کے وقت اپنا)  
 گریبان چاک کیا اور اپنے گالوں پر پتھر مارے اور زمانہ جاہلیت کی سی پکار کی، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی جس  
 نے اس قسم کی آہ و بکا اور واویلا کیا، وہ مسلمان نہیں) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(عبد اللہ / ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمارہ ۹۰۵)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کر نیوالی عورت  
 اور نوحہ سنانے والی عورت کو۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۴۹ شمارہ ۱۳۶۱)

حضرت اسید بن ابی اسیدؓ ایک عورت سے روایت کرتے ہیں جس نے بیعت کی تھی حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ ان باتوں میں جن کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا  
 تھا۔ یہ بھی تھیں۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں، اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی  
 کو نہ پکاریں اور کپڑے نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۰/۵۵۱ شمارہ ۱۳۶۲)

(ابوداؤد شریف جلد دوم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ  
 کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 مردہ کو عذاب ہوتا ہے قبر میں، جب لوگ  
 اس پر نوحہ کرتے ہیں۔

(سنن شریف، جلد اول، صفحہ ۴۵۹)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِشَيْءٍ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا  
 کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ”اے میرے پہاڑ، اے میرے سردار“ یا اسی طرح کے الفاظ تو اس پر دو فرشتے  
 مقرر کیے جاتے ہیں جو اُس کے سینہ میں کتے مارتے ہیں (اور کہتے ہیں کیا تو) ایسا ہی تھا۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ابو موسیٰ اشعری شریف ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۴، شمارہ ۹۰۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
 عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اُن کو لے کر اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کے پاس تشریف لے  
 گئے۔ حضرت ابراہیمؓ اس وقت حالت نزع میں تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں  
 لے لیا اور رونے لگے۔ حضرت عبد الرحمنؓ نے عرض کیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے ہیں؟ کیا آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں (میں نے رونے سے  
 منع کیا) البتہ میں نے دو ہیوقنی اور نافرمانی کی آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک مصیبت کے وقت کی  
 آواز، جب منہ نوچے اور گریبان چاک کرے۔ دوسرے شیطان کے رونے کی آواز جس میں لے  
 اور سُمر ہو۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۵، شمارہ ۹۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے  
 سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

(ابن عمرؓ، احمد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۳۰۳، شمارہ ۱۴۴)

حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا اور حضرت ابوطلمحہ  
 خولانیؓ قبر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، جب میں نے قبر سے نکلنے کا ارادہ کیا (تو  
 حضرت ابوطلمحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا، خورشیدی نہ دوں؟ میں نے کہا،  
 کہ اے ابوسنانؓ کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا،

رَبَّنَا  
 قَبِّلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وُحْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت ضحاک بن عبدالرحمن نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ذریعے خبر دی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے میرے بندہ کے لڑکے کی رُوح قبض کی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں، ہاں پھر فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل (کی رُوح) کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں، ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اس مصیبتِ عظمیٰ پر) میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری حمد کی اور کہا اِنَّا لِلَّهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ (بے شک ہم تیرے ہی ہیں اور بے شک ہم تیری ہی طرف لوٹنے والے ہیں)۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے لیے بہشت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیتُ الحمد رکھو (یعنی حمد و شکر کا گھر) یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹، شمارہ ۹۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مسلمان کے تین لڑکے مرجائیں اور وہ صبر کرے تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے اس کو جہنم سے۔ ایک عورت نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر دو مرجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ بھی۔ (ابوالنصر سلمیٰ، نام مالک، موطا شریف، صفحہ ۲۳۲)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کے پاس گئی تو انھوں نے کہا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی عورت کو جو اللہ سبحانہ پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے)۔ اس کے بعد میں (ام المؤمنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی کی وفات ہو گئی تھی۔ تو انھوں نے خوشبو منگائی اور اس کو استعمال کیا۔ اس کے بعد کہا کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اُسے جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن مہینے اور دس دن (سوگ کرنا)

زَيْنَبُ  
 قَبَّلَتْ مَنَا  
 رَأَيْتُكَ اَنْتَ النَّبِيَّةُ الْعَلِيَّةُ  
 اَمِيْنُ اَمِيْنُ اَمِيْنُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

بے زیادہ سوگ کرے۔ مگر شوہر پر چار چاہیے) بخاری شریف، جلد اول صفحہ ۲۸۵، شمارہ ۱۱۸۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## التَّعْزِيَةُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جعفرؓ کے مرنے کی خبر سنائی گئی، تو حضورؐ فرمیں  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جعفرؓ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس اپنے میں  
 مشغول کرنے والی مصیبت آئی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم سب سمجھتے تھے کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ بھیج دیا جائے  
 کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۳، شمارہ ۹۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے اس عورت کی تعزیت کی اور دلاسا دیا جس  
 کا فرزند مر گیا ہو۔ اس کو بہشت میں ایک چادر پہنائی جائیگی۔

(ابوہریرہ / ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۸، شمارہ ۹۸۰)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر ابن عمرو ابن حزمؒ اپنے والدؓ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت میں اس کی تعزیت کرتا ہے (اور  
 اس کو تسلی دیتا ہے) اللہ سبحانہ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائیگا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کو  
 تسلی دیتا ہے۔ اس کو اسی جیسا اجر عنایت کیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴)

(عبداللہ بن ماجہؒ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبَ إِلَيْهِ

## الجنائزۃ

جب میت کو چارپائی پر رکھو یا اُسے اٹھاؤ :

بِسْمِ اللَّهِ

۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص میت کو چارپائی پر رکھے یا اُسے اٹھائے  
 تو بِسْمِ اللَّهِ کہے۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما فی شیبہ موتفاً — حسن حصین صفحہ ۳۹۰، ۳۹۱)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے۔ نہ اس کے  
 پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والوں کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے

( ابوہریرہ رضی اللہ عنہ / ابوداؤد / ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۳ شمارہ ۱۴۱۴ )

حضرت ثومان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری  
 کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے سواری سے انکار کیا۔ جب جنازہ سے فارغ ہو کہ لوٹے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک جانور پر سوار ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی، (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کیوں سوار  
 نہیں ہوئے تھے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے جنازہ کے ساتھ فرشتے پایادہ جا رہے  
 تھے۔ اس واسطے میں سوار نہیں ہوا۔ کہ وہ پاؤں سے چلتے تھے۔ جب فرشتے چلے گئے  
 تو میں سوار ہو گیا

(صفحہ ۵۶۵ شمارہ ۱۴۲۰)

(ابوداؤد شریف جلد دوم)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

حضرت ام عتیہؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے مانعت کر دی گئی تھی مگر کئی سخت  
 تاکید (کے ساتھ مانعت) نہیں کی گئی۔ (بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۸۵، شمارہ ۱۱۸۶)

حضرت برابر بن عاذب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں  
 کا حکم دیا تھا۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ ہم کو حکم دیا تھا جنازوں کے ہمراہ جانے کا، اور شریض  
 کی عیادت کرنے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور قسم کے پورا کرنے کا  
 اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا۔ اور ہمیں منع فرمایا تھا۔ چاندنی کے  
 برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور حریر و دیناج و قزا اور سبوق (کے پہننے) سے۔

(بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۷۶، شمارہ ۱۱۴۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا  
 مسلمان کا جنازہ گزرے، تو کھڑے ہو جاؤ۔ تم جنازہ کے (ادب و احترام کیلئے) کھڑے نہیں ہوتے  
 بلکہ ان فرشتوں کیلئے کھڑے ہوتے ہو۔ جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(ابو موسیٰ / احمد / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۴ شمارہ ۱۵۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جائے  
 وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

(البرقیدی / نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو۔ حتیٰ کہ جنازہ آگے  
 نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔ (عائز بن ربیعہ غزالی / نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے۔ یہاں تک  
 کہ اس کی نماز پڑھ لے تو اسے ایک قیراط  
 یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا جائے تو  
 چیز ہے؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ثواب ملے گا اور جو شخص اس کے ہمراہ رہے  
 اسے دو قیراط۔ عرض کیا گیا کہ قیراط کیا  
 نے فرمایا، جیسے دو بڑے پہاڑ،





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

(ابوہریرہ / بخاری - بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۹۵، شمارہ ۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دس سال رہا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین بار اٹھایا تو اس کے ذمے جنازہ کا جو حق تھا، وہ اس نے ادا کر لیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے روایت کی ہے اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۱، شمارہ ۹۳۶)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے ہو کر ان کے حجرہ پر سے جائے تاکہ میں دعا کروں ان کے لیے رسولوں نے اس پر اعتراض کیا، تب کہا آپ نے، کیا جلدی لوگ بھول گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن ربیعہ پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

(موطا شریف، صفحہ ۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھی گئی مسجد میں اور علماء کے نزدیک نماز جنازہ مسجد میں درست ہے۔ لیکن امام ابوہریرہ اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے۔ (موطا شریف، صفحہ ۲۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنازہ جلدی جلدی لے چلو۔ اگر وہ اچھا ہوگا تو اچھے کی طرف لے چلو گے اور اگر وہ بُرا ہوگا تو اپنی گردن سے اُتار پھینکیو گے۔

اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ابوہریرہ / ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۶، شمارہ ۹۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے ہے اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

(مغیرہ بن شعبہ / نسائی - نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگے چلے گا۔ وہ جنازہ کے ساتھ شمار نہیں (عبداللہ بن مسعود / ابن ماجہ)

کہ جنازہ متبوع ہے تابع نہیں ہے جو شخص جنازہ کیا جائے گا

(ابن ماجہ شریف، صفحہ ۱۷۹)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مروا ہنی کر لیں  
 پر اٹھالیتے ہیں تو اگر وضاح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ میری  
 غرابی ہے، مجھے کہاں لئے جاتے ہو۔ اس کی آواز ہر چیز سن سکتی ہے، سوائے انسان کے اور اگر انسان اس کو  
 سن لے تو (فوراً) مر جائے۔ (ابوسعید خدری/بخاری، بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۲۹۳، شمارہ ۱۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (اچھا  
 شخص تھا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس  
 کی بُرائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، قربان  
 ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماں باپ میرے، ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا، لوگوں نے اس کی بُرائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہو گئی (اس سے کیا مراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کی تم نے  
 تعریف کی، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے بُرائی کی، اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی  
 اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔ (نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷، ۴۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرد شخص  
 کا ذکر بُرائی سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مردوں کا ذکر مت کرو وگرنہ بھلائی سے۔

(نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷، ۴۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بُرا مت کہو مردوں کو۔ وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو۔

(عائشہ صدیقہ/نسائی/نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۷، ۴۸)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ مَكَرٍ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضِي نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَائِزِ

حضرت ابو غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد کے جنازے کی نماز پڑھی تو حضرت انسؓ اس مرد کے سر ہانے کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لائے اور کہا کہ ابو حمزہؓ اس پر نماز پڑھو (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ) تودہ تابوت کے وسطی حصہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علامہ بن زیادؓ نے ان سے کہا کہ کیا تم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازہ کی نماز میں اسی حصہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہوں، جس کے مقابل آپ کھڑے ہوتے ہیں (یعنی درمیانی حصہ کے مقابل) اور مرد کے جنازے کے اسی حصہ کے مقابل کھڑے ہوتے ہوں۔ جس حصہ کے مقابل آپ اس مرد کی نماز میں کھڑے ہوتے (یعنی مرد کے سر کے مقابل) حضرت انسؓ نے فرمایا، ہاں اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اسے اچھی طرح یاد کر لو اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن ہے بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ اسی کے قائل ہیں۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰۔ شمار ۹۳۹)

(اور جو شخص (امام) کہ نماز پڑھے۔ وہ میت کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ بشرح وقت یہ نور الہدایہ صفحہ ۱۶۹)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ کی۔ جو اپنی حالت نفاس میں مر گئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

صفحہ ۷۲ - ۷۳ شمار ۱۳۳۸

(ابوداؤد شریف جلد دوم)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت عطار بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمارؓ کے سامنے ایک جنازہ آیا  
 لڑکے کا اور ایک عورت کا، تو انھوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور  
 دونوں پر نماز پڑھی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوقحافہؓ  
 اور حضرت ابوہریرہؓ موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ انھوں نے کہا، یہی سنت ہے۔

(سنائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۸۴)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 پڑھتے تھے عورتوں اور مردوں پر ایک ایک بار میں تو مردوں کو امام کے نزدیک رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ  
 کے نزدیک۔

(موطا شریف ۲۲۶، ۲۲۷)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے  
 تھے۔ کہ جب زہ کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۷)

امام مالکؒ نے پوچھا حضرت ابن شہابؓ سے، کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جب زہ کی  
 ملیں اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے؟ کہا جس قدر نہ ملیں ان کی قصت کر لے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ”بچہ جب تک پیدا ہونے پر نہ روئے تب  
 تک بچہ کی نہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ لڑکہ کا (وارث ہو۔ اور نہ اس کے نہ کہ کا کوئی وارث  
 ہو۔ اس حدیث میں لوگ مضطرب ہیں۔ (یعنی مختلف ہیں) بعضوں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ اور بعضوں نے اسے حضرت جابرؓ تک موقوف رکھا ہے۔ اور یہ موقوف  
 روایت مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء اسی حدیث کی طرف گئے

ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ جب  
 روئے (یعنی کوئی ایسی بات  
 اور ایسی حرکت کرے جس سے اس کا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

زندہ نامعلوم ہوں) تب تک بچہ پر نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ امام سفیان ثوری اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

(جابر بن ترمذی، ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۹، شمارہ ۹۳۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو مار ڈالا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہوں ان سب کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے اور خود کشتی کرنے والے کی بھی پڑھی جائے۔ سفیان ثوری اور امام اسحقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں، کہ خود کشتی کرنے والے کے جنازہ پر امام نماز نہ پڑھے، اس کے سوا اور لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے۔ وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔

(ابو ہریرہؓ بخاری، بخاری شریف، جلد اول، صفحہ ۳۰۵، شمارہ ۱۲۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نماز جنازہ کے لیے) اگر ایسا وفات شدہ آدمی لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ اس نے اپنا قرض ادا کرنے کے لیے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ اگر لوگ کہتے جی ہاں، اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ اس کا قرض بخوبی ادا ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھ لیتے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے مسلمانوں سے فرما دیتے کہ تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ پھر جب اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دیے (اور مال غنیمت غرب آیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر فرمایا کہ میں مسلمانوں کے لیے خود ان سے بھی زیادہ مہربان و خیر خواہ ہوں تو جو مومن مر گیا اور اپنے پر قرض چھوڑ گیا تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور اگر وہ کوئی مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے

(میں اس میں سے نہیں لوں گا)

یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۲)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا  
 کیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی  
 کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا کیونکہ) اس پر قرض واجب ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا  
 کہ یہ قرض مجھ پر ہے (یعنی اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وفا  
 کے ساتھ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں وفا کے ساتھ (یعنی میں پورا پورا ادا کروں گا) تب جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ  
 اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو قتادہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۷، شمارہ ۹۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (دوسرے طریق سے) روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا، کہ مومن کی جان اُس کے قرض کی وجہ سے مُعلق رہتی ہے، جب تک کہ اس کی طرف سے قرضہ کو ادا نہ  
 کر دیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے

(ابو ہریرہ ترمذی - ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۲۰۹، شمارہ ۹۸۳)

عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لعنت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس مرد پر جو کفن چڑائے اور اس عورت پر جو کفن چڑائے۔ (موطا شریف، صفحہ ۲۳۳)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ میتِ سلمان کی  
 ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔ (موطا شریف، صفحہ ۲۳۴/۲۳۵)

حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ ایک شخص خیبر میں مر گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ  
 سے تم اس پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں پوری کی جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا تو ایک

لکینہ پایا جو کہ لکینوں میں سے۔ جس کی قیمت ۵۰ درم کی

حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے

بیٹھے دیکھا تو فرمایا تو اس قبر والے کو



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي! اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَالِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

اذیت نہ دے، یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (عمرو بن حزم رحمہ اللہ، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۲۹۸، شمارہ ۱۹۱۷)  
 حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا، تین ساعتیں ایسی ہیں جن  
 میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردے کو دفن کرنے سے۔ ایک تو جس  
 وقت آفتاب نکلتا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کو یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے  
 اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے۔ (نسائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۹۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریبؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت  
 کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ان کا بچہ مقام قدیر یا عسفان میں (یہ دونوں مقام مکہ کے قریب واقع  
 ہیں) مرا۔ انھوں نے کہا، اسے کریبؓ، دیکھ نماز کے لیے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں۔ حضرت کریبؓ کہتے ہیں  
 کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت سے آدمی جمع تھے۔ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو اس کی خبر دی تو انھوں  
 نے پوچھا، تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے۔ میں نے عرض کیا، ہاں۔ انہوں نے کہا، اچھا جنازہ نکالو،  
 اس لیے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس  
 آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (یعنی اس میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو  
 قبول کرتا ہے، اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں۔

(کریبؓ، مسلم، مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۲۹۱-۲۹۲، شمارہ ۱۵۶۰)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن بہیرہؓ جب کسی میت پر نماز  
 پڑھتے اور آدمی کم ہوتے تو تین صفوں میں ان کو بانٹ دیتے۔ پھر فرماتے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اس پر اللہ نے (جنت) واجب کر دی۔ اس باب میں حضرت  
 عائشہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت مالک بن بہیرہؓ  
 کی حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث محمد بن اسحاقؓ

حضرت ابراہیم بن سعد کی روایت میں  
 درمیان ایک اور شخص بھی داخل  
 ہے اور وہی روایت زیادہ صحیح



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۸/۱۹۹، شمارہ ۹۳۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے، پھر اس کے جنازہ پر ایک جماعت  
 مسلمانوں کی نماز پڑھے جن کا شمار سو تک ہو اور وہ اس کی سفارش کریں۔ اللہ کے پاس تو اللہ ان کی سفارش  
 قبول کرے گا۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا، سنائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (بادشاہ) کی  
 نماز جنازہ پڑھی تو چار بار اللہ اکبر کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفیٰؓ  
 حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ اور حضرت یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت یزید بن ثابتؓ، حضرت زید  
 بن ثابتؓ کے بڑے بھائی ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت زید بن ثابتؓ بدر میں شریک نہیں  
 ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا اسی پر عمل ہے اور ان کی رائے  
 ہے کہ نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، امام ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ  
 اور امام اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ (ترمذی شریف، جلد اول، صفحہ ۱۹۷، شمارہ ۹۲۷)

حضرت یزید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک روز آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازی قبر دکھی، پوچھا کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ فلانی عورت ہے۔ فلاں لوگوں کی بیوی  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مر گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے اور سو رہے تھے  
 ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جگانا اچھا نہ معلوم ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں نے صف  
 باندھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی چار بار۔ پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے یری زندگی میں تو مجھے خبر کرنا اس  
 لیے کہ میری نماز اس کے لیے رحمت ہے۔ (سنائی شریف، جلد اول، صفحہ ۴۹۲)

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرِغَابٍ

نماز جنازہ یوں پڑھو۔

اللَّهُ أَكْبَرُ (مثل تکبیر تحریریمہ کا نوں تک ہاتھ اٹھا کر)

اللہ سب سے بڑا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

لے اللہ! تو تمام (سب سے) پاک ہے اور تیری تعریف انجام ہے پورا نام

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّتْ تَأْوُكُ

بارت ہے اور تیری بزرگی بلند مرتبت ہے اور تیری تعریف بزرگی والی

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط

ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بغیر ہاتھ اٹھائے) کہو

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر (دروود شریف)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام)

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

کہ آل پر: بیشک و تکریم کہ کسی بزرگی والا ہے۔ لے اللہ برکت نازل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى

پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم (علیہ السلام) پر

حضرت طلحہ بن عبید اللہ  
 بن ابی مرثد سے روایت ہے کہ  
 حضرت ابن عباس نے ایک شخص کو  
 نماز جنازہ پڑھانے کے لیے لیا  
 فرمایا۔ میں نے ان سے کہنے لگا  
 یہ دعا تو فرما کر کہ میں نے یہ  
 (ذکر) کہا کرتا ہے اور بعض اہل  
 حسن و حسنات سے بھی یہ  
 علم صحابہ و تابعین کے پاس  
 اس کا پتہ ہے کہ اولیٰ نے یہ  
 اختیار کیا ہے کہ جو کسی کو  
 بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے  
 ابراہیم و خلیل علیہ السلام  
 پر اور محمد و آل محمد علیہم  
 السلام صلوات اللہ علیہم اجمعین  
 بعض علماء کہتے ہیں کہ جنازہ  
 کا نماز میں سے نہیں پڑھنا  
 کی جائے۔ لے درود جنازہ اور حضرت  
 علیؑ پر تو اللہ کی حمد و ثنا و صلوات  
 تو اللہ کی حمد و ثنا و صلوات  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 درود بھیجا جائے اور میت کے  
 لئے دعا کرنا ہے اور دعا  
 سفیاء تو تیری اور دعا  
 کو دروں کا پورا قول  
 درود شریف جلد اول  
 صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳

حضرت نافع سے روایت ہے کہ  
 حضرت ابو اسد نے یہ دعا  
 پڑھی ہے جو انہوں نے اپنے  
 (یعنی سورہ فاتحہ) میں  
 پڑھنے کے بعد ابراہیم و خلیل  
 علیہم السلام پر اور محمد و آل  
 محمد علیہم السلام پر اور  
 حضرت شریف  
 صفحہ ۲۲۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَدِيدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اَلْاِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَسْبُدُ مَجِيْدٌ اِبَار

اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے

بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اللَّهُ اَكْبَرُ اِبَار

اللہ سب سے بڑا ہے

پھر یہ دعا پڑھو (اگر میت بالغ مرد یا عورت ہو)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ

اے اللہ ہمارے زندوں ہمارے مردوں ہمارے

شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا

حاضر ہمارے غائب ہمارے چھوٹے

وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَانْشَانَا

ہمارے بڑے ہمارے مردوں اور ہماری غور قول کو بھولے

اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مَتَا فَاحِيَهُ

اے اللہ! تو ہمیں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَيْتَهُ

رکھو اور جسے موت دے تو اسے ایمان پر

مَتَا تَوَفَّاهُ عَلَى الْإِيمَانِ اِبَار

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے کہو۔

اللَّهُ اَكْبَرُ اِبَار

اللہ سب سے بڑا ہے۔

واللہ اعلم  
 حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے  
 حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے  
 حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے  
 حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے  
 حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو تعریف کیا کیا بزرگی والا ہے

اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔  
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔  
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔  
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔  
 حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔



ترجمہ شریف  
 جلد اول صفحہ ۱۹۸  
 شمارہ ۹۶۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَ

اے اللہ ہمارے زندہ و مردہ ہمارے حاضر و

شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا

غائب ہمارے چھوٹے اور

وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنثَانَا

بڑے ہمارے مرد اور عورت کی

اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ

مغفرت فرما اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے

عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَيْتَهُ مِنَّا

اے اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو اٹھائے

فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا

اے ایمان پر اٹھا اے اللہ ہمیں

تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ أَبَار

اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اسکے بعد فتنہ میں نہ ڈال

یا، نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِي

اے اللہ فلاں بن فلاں بیٹے سے ذمہ اور بیٹری

ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ

دھناہ میں سے (ایمان لانا) بیٹے سے عہد دہیمان پر

فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

ما تو اسے قبر کے ٹکٹے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حضرت دائد بن الاسود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔  
 حضرت داؤد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔  
 حضرت داؤد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔

حضرت داؤد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔  
 حضرت داؤد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔  
 حضرت داؤد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سیکھی ہے اس کا ثواب ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کی قبر پر پانی پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے اور اس کی قبر پر نور پڑے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ

اور تو ہی اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور حق کا مالک ہے

اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ

اسے اندر اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما جسے شک

الْغُفُورُ الرَّحِيمُ

تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ابار

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا

اے اللہ تو اس صورت کا رب ہے اور تو ہی نے اسے پیدا کیا

وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَ

اور تو ہی نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور

أَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ

تو ہی نے اس کی روح قبض کی اور تو ہی

أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَاهُ نَيْتُهَا جِنًّا

اس کے ظاہر و باطن سے زیادہ باخبر ہے ہم اس کی

شَفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

سفارش کرنے آئے ہیں (تو اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت فرما

ابار

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ إِحْتَاَجُ

اے اللہ (یہ) بیٹا بندہ اور تیری لڑکھائی کا بیٹا تیری رحمت

إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ

کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے پردہ



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

شکاہت شریف میں نافذ لہا کی بجائے نافذ لہا درج ہے لیکن ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

عَلَيْهِ  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔  
 اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ إِحْتَاَجُ إِلَى رَحْمَتِكَ  
 آمین آمین آمین  
 زینب کاندھلوی صاحبہ  
 ۲۰۱۲/۱۰/۲۰  
 حسن حسین صاحبہ

(یہ دعا لڑتے کے لئے ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِي إِحْسَانِهِ

سے اگر یہ، اچھا ہو تو اس کی اچھائی زیادہ کر

وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ أَبَارًا

اور اگر برا ہو تو اس سے درگزر کرنا

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

لَهُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

اے اللہ (یہ) بیٹا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا

كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

گویا دیکھتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تیرے بندے اور

رَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا ہے اگر (یہ)

إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَرِّدْ فِي

بیک ہو تو اس کی نیکی زیادہ کر اور

إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا

اگر گنہگار ہو تو اس کی بخشش

فَاغْفِرْ لَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ

زنا اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم

وَلَا تَقْتُلْنَا بَعْدَهُ

نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں نقتل میں نہ ڈال۔

کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھنے کے لئے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(یا) نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ

اے اللہ سے بخش دے اور اس پر رحمت کر اور اسے نجات

وَأَعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ

دے اور اس کی خطا معاف فرما اور اس کی ایسی مہمانی کر

وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَأَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ

اور اس کا مچھانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کشادہ کر اور اسے پانی

وَالشَّلْبِجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ

الہر بڑ اور اولے سے دھو کر خطاوں سے اس طرح

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ

پہاں و صاف کر دے جس طرح تو ہلکے کو پیل کچیل سے

الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّائِسِ وَأَبْدَلْهُ

صاف کر دیتا ہے اور اس کو دہما کے گھر سے

دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا

بہتر گھر اور اس کے گھر والوں سے بہتر

خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا

گھر والے اور دنیا کی بہتری سے اچھی بہتری

مَنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

پار دے اور اسے بہشت میں داخل کر

وَمُجِبَّهً مِنَ النَّارِ أَوْ أَعِذْهُ

اور دوزخ سے نجات دے یا عذابِ نر

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

سے پھی لے

ایار

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ  
 روایت ہے میں نے حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے  
 تھے ایک میت پر تو آپ میں  
 اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ  
 وَأَعْفُ عَنْهُ  
 وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ  
 وَأَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ  
 وَالشَّلْبِجِ وَالْبَرْدِ  
 وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا  
 كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ  
 الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّائِسِ  
 وَأَبْدَلْهُ دَارًا خَيْرًا  
 مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا  
 مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا  
 مَنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ  
 الْجَنَّةَ وَمُجِبَّهً مِنَ  
 النَّارِ أَوْ أَعِذْهُ  
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو نماز جنازہ میں یہ

دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَاجْعَلْهُ

اے اللہ بنا اس (لڑکے) کو ہمارے لئے بیش رو اور بنا اس کو

لَنَا اجْرًا وَ ذَخْرًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا

ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور اس کو ہمارے لئے سفارش

شَافِعًا وَ مَشْفَعًا ط

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو، تو نماز جنازہ میں یہ

دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَ اجْعَلْهَا

اے اللہ بنا اس (لڑکی) کو ہمارے لئے بیش رو اور بنا اس

لَنَا اجْرًا وَ ذَخْرًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا

کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے

شَافِعًا وَ مَشْفَعًا ط

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔

وَبِنَا  
 تَقَبَّلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الطَّيِّبِينَ







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس ہونے لگتے ہیں (مردہ کو اس وقت ایسا ادراک ہوتا ہے کہ وہ اُن کے جڑوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے پھلتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس (اگر) وہ کہہ دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا، دیکھ اُس کے عوض میں اللہ سبحانہ نے تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے لیکن کافر یا منافق، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے، وہی میں بھی کہہ دیتا تھا۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو تو نے عقل کے ذریعے پہچانا اور نہ نقل (فہم اش) کے ذریعہ۔ اس کے بعد لہجے کی سہوٹی سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں درمیان میں ماری جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا کہ اس کے قریب کے تمام ذی جنس اس چیخ کو سنیں گے علاوہ انسانوں اور جنوں کے۔

(بخاری شریف: جلد اول، صفحہ ۲۹۴، ۲۹۸۔ شمار ۱۲۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزریں جن پر عذاب ہو رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ٹبری (دشوار) بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہوتا۔ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چٹھوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر میں ایک ایک ٹکڑا ٹکا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ آپ نے کیوں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس لیے کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں گی، ان پر سے عذاب کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(بخاری شریف: جلد اول، صفحہ ۳۰۴، شمار ۱۲۶۰)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا (جہاں بدر کے مشرکین مقتولین تھے ہوئے تھے)

اور فرمایا کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچا وعدہ کیا تھا، اُسے تم نے پالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو پجاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو  
 ہاں، وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔

(بخاری شریف: جلد اول

صفحہ ۳۰۴، شمار ۱۲۶۹)

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجِبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مر گیا۔ جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ شب میں مرا۔ اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن میں خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے باز رکھا کہ مجھے (اس وقت) اطلاع دیتے لوگوں نے عرض کیا کہ رات تھی اور میں اچھا معلوم نہ ہوا۔ کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو۔ اور اس وقت انہیر ابھی بہت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۸ شمارہ ۱۱۵۷)

حضرت ہابر سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور سکورات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے (یعنی دفن کرنے سے) مگر جب ایسی ہی لاچار ہی ہو

(سنن ابی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ رات کے وقت درخانہ دفن کرنے، ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چراغ روشن کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیت کو، تلبک کی طرف سے لیا۔ اور فرمایا رَحِمَكَ اللَّهُ ان كُنْتَ لَا وَهَانَ تَلَاءُ الْقُرْآنِ (اللہ تم پر رحم کرے تم تو بہت درد مند اور آہ آہ کرے والے اور قرآن کو بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار بار اللہ اکبر کہا اس باب میں حضرت جابرؓ اور حضرت یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض علماء اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ میت قبر میں تلبک کی طرف سے داخل کی جائے اور اکثر علمائے کرام جنات کی وقت دفن کرنے کو سب سے پہلے کہتا ہے۔

(صفحہ ۲۰ شمارہ ۹۶۱)

وَسَبَّحْتَ  
 تَقَبَّلْتُمْ  
 أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

(ترمذی شریف  
 جلد اول)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

حضرت جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے مسلماً روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین پس ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر پانی چھڑکا اور  
 قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔

(جعفر بن محمدؒ شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۷ شمارہ ۱۶۰۴)

سہ ماہ یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شش ماہ سے علاوہ دوسرے  
 کے لئے ہے لحد اس قبر کو کہتے ہیں جس میں تبد کی طرف زمین کھود کر مردہ رکھا جاتا ہے اور شش ماہ کو  
 جو بالکل میدھی کھودی جاتی ہے اور اس میں مردہ رکھ کر ڈھک دیا جاتا ہے، اس باب میں حضرت جریر بن  
 بن عبد اللہؒ حضرت عائشہؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ  
 کی حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

(ابن عباسؓ ترمذی تصوفی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۲ شمارہ ۱۹۵)

حضرت سفیان ثمالیؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک دیکھی وہ  
 اونٹ کے کوبان کے مشابہ ہے

(بخاری شریف جلد اول - صفحہ ۳۱۳ شمارہ ۱۱۹۰)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر اس کی قبر پر آئے  
 اور مٹی کی تین پیس اس کے سرھانے ڈالیں۔

(ابو ہریرہؓ ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸ شمارہ ۱۶۱۶)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرْحَمِيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَمَّتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

## زیارۃ القبور

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تم کو قبروں  
 کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس  
 لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دُنیا سے۔ اور آخرت کو  
 یاد دلاتا ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہما / ابن ماجہ

مشکوٰۃ شریف، جلد اول، صفحہ ۳۰۶، شمارہ ۱۶۶۵

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے قبروں کو گچ (پلاستر) کرنے، اُس پر لکھنے، اُس پر  
 عمارت بنانے اور اُس پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن و  
 صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے  
 بعض علماء نے جن میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی داخل  
 ہیں۔ قبروں کے گل کرنے اور لپیٹنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی  
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبروں کے گل کرنے اور لپیٹنے میں کچھ چیزیں

حضرت محمد بن نعمان  
 اس حدیث کو حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 میں نے جو شخص اپنے ماں باپ  
 کی قبروں کی زیارت کرے  
 اس کے لیے اور کھانا  
 چاہے اس کے لیے والا  
 محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ  
 بیہقی  
 مشکوٰۃ شریف، جلد اول  
 صفحہ ۳۰۶، شمارہ ۱۶۶۵  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ نہ قبروں پر  
 بیٹھو اور نہ قبروں کی طرف  
 فرج کر کے نماز پڑھو اس باب  
 میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت بشر بن خصاصہ

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے  
 مروی ہے۔ یہ روایت اسناد  
 کے اعتبار سے صحیح ہے۔  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 ترمذی ۲۷  
 ترمذی شریف، جلد اول  
 صفحہ ۲۰۳، شمارہ ۹۵۵

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ نہ قبروں پر  
 بیٹھو اور نہ قبروں کی طرف  
 فرج کر کے نماز پڑھو اس باب  
 میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت بشر بن خصاصہ

عائشہ رضی اللہ عنہا  
 نسائی ۲  
 نسائی شریف  
 جلد اول  
 صفحہ ۲۹۷  
 ترمذی شریف، جلد اول  
 صفحہ ۲۰۳، شمارہ ۹۵۵



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

### جب قبرستان میں جاؤ تو کہو :

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ

اے قبر والو، تم پر سلام ہو اللہ ہم کو

اللَّهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَ

اور تم کو بخش دے اور تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور

مَحْنٌ بِالْآثَرِ

ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو، تم پر سلام ہو

وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أبار

اور ہماری بھی انشاء اللہ تم سے ملاقات ہونے والی ہے۔

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَ إِنَّا

سلامتی ہو تم پر اے مسلمان گھروں کے رہنے والو اور ہماری

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَنْ قَرِيبٍ بِكُمْ لَاحِقُونَ أبار

بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے ملاقات ہونے والی ہے

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ

سلام ہے تم پر اے (اس) بستی کے رہنے والے مومنو،

وَ إِنَّا وَ إِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا

اور ہم اور تم وعدہ دینے گئے ہیں تمہیں کل کا

وَ مُوَاجِلُونَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

اور چہرہ کے گئے ہو تم اور اگر اللہ چاہے تو ہم

بِكُمْ لَاحِقُونَ

تم سے ملنے والے ہیں

لے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں  
 کی طرف سے گزرنے کو ان  
 گزروں کی طرف سے پہنچنا  
 (مذہب)  
 کہ تمہیں قبروں اور شہداء  
 آیت اللہ علیہم السلام  
 انقبضوا لا  
 اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت  
 حضرت حسن و زینب سے ہے۔

ترجمہ شریفین  
 جلد اول  
 صفحہ ۲۰۳، شمارہ ۹۵  
 لے  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے : اور جب قبرستان  
 میں جائے تو کہے :  
 آیت اللہ علیہم السلام دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ  
 مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 ابوداؤد  
 حسن حصین  
 صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے۔ کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 قبرستان کی طرف نکلے تو ان  
 پہنچے کہ : فرمایا :  
 آیت اللہ علیہم السلام دَارَ قَوْمٍ  
 مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ

عمل الیوم واللیلہ  
 ابن سنی  
 صفحہ ۱۵۸، شمارہ ۵۸۸  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
 ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی بارگاہی میں یہاں پہنچے تو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد

وَبِنَا  
 تَقَبَّلْنَا مِنْكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ التَّمِيمَةُ الْعَلِيَّةُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا وَدُّدٌ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَ

سلاطنتی ہو تم پر اے قومِ مؤمنین اور

أَتَاكُمْ مَا تَوَعَّدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ

تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کر یعنی قیامت کے دن

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

اور تم اگر ملتے ہو تو ایک مدت میں تمہارا بھی اگر اللہ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْعَقَدَةِ أَبَارَ

اے اللہ بخش دے بقیعِ عزتہ والوں کو

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ

اے گھر والو مومنو اور مسلمانو تم پر

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ

سلاطنتی ہو اور ہم بھی اگر اللہ نے

اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا

چاہا تم سے ملنے ہی والے ہیں دعا کرتے ہیں ہم اللہ سے

وَ لَكُمْ الْعَافِيَةَ أَبَارَ

اپنے لیے اور تمہارے لئے عافیت کی

لَهُ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنْ

سلاطنتی ہو مومن اور مسلمان

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَ يَرْحَمُ

گھر والوں پر اور رحم کرے

اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ

اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَبَارَ

اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔

۱۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیؓ کو اپنے گھر میں دیکھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی زیارت کر رہے ہیں کیا ان کے گھر والے اللہ کے پاس ہیں؟

۱۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیؓ کو اپنے گھر میں دیکھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی زیارت کر رہے ہیں کیا ان کے گھر والے اللہ کے پاس ہیں؟

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

صفحہ ۳۰۹، شمارہ ۱۹۶۳

صفحہ ۳۰۵، شمارہ ۱۹۶۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

السُّومِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ

اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ

نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ

لَنَا وَ لَكُمْ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ

لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ

لَكُمْ تَبَعٌ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ

الْعَافِيَةَ

تقریباً سیان بن ہمدانی نے  
 اپنے باپ پر اسے روایت  
 کی ہے جسے ابھی اس وقت ان  
 کو تسلیم فرماتے تھے  
 اہل الدیاریہ علیہم  
 السلام

لہ حضرت بیہودہ رضی اللہ  
 عنہ سے روایت ہے کہ  
 حضور انور صلی اللہ  
 علیہ وسلم جب قریب  
 تشریف لے جاتے  
 تو فرماتے:  
 اَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ  
 لَنَا وَ لَكُمْ  
 نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ  
 الْعَافِيَةَ  
 جلد اول  
 صفحہ ۶۹

عن الیوم واللیلہ ابن سنی  
 صفحہ ۱۵۹ شمارہ ۸۹ ۵۹-۶۵





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَهُمْ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 بِإِلْحَامِهِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## صَلَاةٌ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲ رکعتیں

نفل

۱ بار

اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

۳ بار

اسْتَغْفِرُ اللَّهَ

اے اللہ تو ہمیں بچالے

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھی سے سلامتی مل سکتی ہے

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۱ بار

بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے

تعمیراتی دودھ ہو جانے سے اور  
 اللہ تعالیٰ اس کو حاکم دنیا ہے اور  
 ایسی کتاب میں اس کو اس کے  
 اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر آنا عینا کرتا ہے اور قیامت  
 میں اس کو اس کی حجت سکھاتا  
 اور اس کے دل میں لفظ کہے گا  
 اور وہ نہ یقین ہوگا جب تک  
 ہوں گے توگ اور نہ ڈرے گا  
 جب ڈریں گے توگ اور نہ ڈرے گا  
 پتھوں میں توگ اور نہ ڈرے گا  
 کے دل سے توگ اور نہ ڈرے گا  
 لے گا اور دکھا جائے گا وہ اللہ  
 کے پاس صریحاً میں ہے۔

غنیۃ الطالبین  
 مطبع صریحی  
 واقع لاہور  
 ۱۳۲۳ھ  
 صفحہ ۵۸۱

طے تو کا عذاب دور کرنے والی  
 نماز کی فضیلت میں حضرت  
 عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ وہ حضرت  
 علی کریم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا  
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے جو شخص درگت میں سورۃ  
 پڑھے پھر کھڑک اور سورۃ  
 قرآن کا پچھلا کونچ اور سورۃ  
 یک سوچ دوسری کھڑک شروع  
 کرے اور توبہ کے بعد سورۃ  
 مومن اور آیت الیقین  
 اللہ آخستین و آقا یقین  
 یک پڑھے۔ وہ جہنم اور آریں  
 یک محفوظ رہتا ہے اور  
 کے کر کے دن و شب ابد میں  
 قیامت کے دن وہیں ابد میں  
 عمل ناسدیا جائے گا اور تو  
 کے عذاب اور بڑی تکلیف  
 سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ  
 اس کو کشتگان سکھاتا ہے اگرچہ  
 وہ جہنم نہ ہو اور اس سے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## جب گناہ کرو صَلَوةُ التَّوْبَةِ

۱۔ غسل کرو

۲۔ اچھی طرح وضو کرو

۳۔ نفل

۲ رکعتیں

اللَّهُ أَكْبَرُ

۱ بار

اسٹغفر اللہ

۳ بار

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی مل سکتی ہے

تَبَارَكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے

یعنی پھر اللہ سبحانہ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو (۱ بار بار)

رَبِّ اعْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ عَدْوًا

اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بیشک تم ہی کو توبہ سے سوا کوئی نہیں بخش سکتا

۱۔  
 فوراً یا جب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص  
 کوئی گناہ کیے پھر اچھ کر  
 اچھی طرح غسل اور وضو  
 کیے اور کھت نماز پڑھے  
 اور اس سے اپنے گناہ کی  
 بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ  
 ضرور اس کی مغفرت فرما  
 دیتا ہے  
 ابی کبیر الصدیق رضی اللہ عنہ  
 ابن حبان ۱۰۱۱ سنن ۲  
 حسن صحیح صفحہ ۳۳۲ ۳۳۳



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت اسماعیل بن حکم فرمائی کہتے ہیں کہ میں نے  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں ایسا شخص  
 تھا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی  
 حدیث سُننا تو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا نفع پہنچاتا  
 اور جب مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں  
 سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا جب  
 وہ میرے کہنے پر قسم کھا لیتا تب میں اس کی تصدیق کرتا  
 اور حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی - اور  
 انہوں نے سچ فرمایا - انہوں نے فرمایا کہ میں نے  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی  
 شخص بھی جب گناہ کرتا ہے پھر اٹھ کر پاکی (و طہارت)  
 حاصل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کے  
 بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے - تو اللہ تعالیٰ  
 ہر ایسا کرنے والے کا گناہ بخش دیتا ہے پھر آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ إِذَا

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فَعَلَرًا فَتَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا وَاللَّهُ

رال عمران، اور وہ لوگ جن کا حال یہ ہے کہ جب  
 کوئی گناہ کر بیٹھتے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ  
 کو خوب یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی  
 مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف  
 کرتا ہے اپنے کئے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے  
 یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے  
 بخشش کی صورت میں ملتا ہے (اور آخرت میں)  
 ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں  
 یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۷- شمارہ ۸۶۵

جب کوئی گناہ سرزد ہو تو اللہ سبحانہ کے حضور میں ہاتھ  
 اٹھا کر یوں کہو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا

اے اللہ میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں

زینا یا شباب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جب کسی شخص سے کوئی  
 خطا یا گناہ سرزد ہو کر آئے  
 تو اللہ عزوجل کے سامنے  
 ہاتھ اٹھا کر کہے  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ  
 اے اللہ میں تیرے سامنے  
 توبہ کرتا ہوں (معاف فرمائیے)  
 ان گناہوں میں سے جو  
 ابی اللہ عزوجل نے مجھ سے  
 ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَرْحَمِیِّ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ

بَعْدُ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَرِزْقَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِكَ

یٰ اَرْحَمَیِّ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَلِیُّ الْقَوِیُّمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا <sup>ایک بار</sup>

(اور) اب کبھی نہیں کروں گا اور پھر بار بار

جب کوئی گناہ (یا خطا) کرے تو کہو

اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتِكَ اَوْسَعَ مِنْ ذُنُوْبِیْ

اے اللہ میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے

وَ رَحْمَتِكَ اَرْحٰی عِنْدٰی مِنْ عَمَلِیْ

اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے

۳ بار

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم

وَ تَبِّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ

فرما اور ہماری توبہ قبول فرما ہے اللہ تو

التَّوَابُ الرَّحِیْمُ

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت خباب بن ارتؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص گناہ کرے تو اسے کیسے بخشا جائے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ اللہ کے فضل سے توبہ کرے اور اللہ اس کی توبہ قبول کرے۔ (صحیح مسلم، ۱۰۱/۱۰۰، شمارہ ۳۸)

اے اللہ میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔ (۳ بار) اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما ہے۔ اللہ تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (۳ بار)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

استغفار فرمودہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اللَّهُمَّ اسْتَغْفِرْكَ مِنْ كُلِّ

اسے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ

ذَنْبٍ قَوِيَ عَلَيْهِ بَدَنِي بِعَافِيَتِكَ

سے جس پر میرا جسم فتور ہے۔ تیری معافی سے

أَوْ نَالَتُهُ تَدْرِي بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ

اور ہر اس گناہ سے جس پر میری طاقت حاوی ہو تیرے انعام کے

أَوْ بَسَطْتُ إِلَيْهِ يَدِي بِسَائِغِ

فضل سے اور ہر اس گناہ سے جس کی طرف میرے ہاتھ بڑھتے ہیں تیرے

رِزْقِكَ أَوْ أَتَكَلْتُ فِيهِ عِنْدَ

ذراخ رزق سے یا میں نے بھروسہ کر لیا تجھ سے ڈرنے والا

خَوْفِي مِنْكَ عَلَى إِيَّاتِكَ أَوْ وُلِّقْتُ

حالات پر تو دیر گزیر ہے یا میں نے پورا

بِحِلْمِكَ أَوْ عَوَّلْتُ فِيهِ عَمَلًا

دوق کر لیا ہو تیرے علم اور بردباری پر یا میں نے اعتماد کر لیا

كَرَمِ عَفْوِكَ - اللَّهُمَّ ارِنِي

تیرے عفو کے لطف و کرم پر اے اللہ! میں تجھ سے ہر گناہ

أَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ حُنْتُ

کی معافی کا خواستگار ہوں جس پر میری امانت میں

فِيهِ أَمَانَتِي أَوْ بَحَسْتُ فِيهِ نَفْسِي

خانت سرزد ہو گئی ہو یا میرے نفس نے کمی کی ہو

أَوْ قَدَّمْتُ فِيهِ لِدَاتِي أَوْ أَثَرْتُ

یا میں نے بیٹے ہی لذتیں حاصل کر لی ہوں یا میں نے شہوتوں کو

لے  
 کتاب الفرج بعد از نماز میں  
 ذکر ہے کہ ایک صحابی نے  
 عیال کی خدمت سے حال اور کوتاہ  
 و جملہ سے شکایت کی حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ نے اسے  
 فرمایا کہ استغفار کو روزم  
 کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
 کارشاد ہے۔ استغفار  
 و سبب استغفار  
 حقائق طلب کر دیکھ  
 وہ بخشنے والا ہے اس  
 کے بعد وہ دنیا کی دولتوں کا  
 اور فراموش کیا۔ کہ میں نے بہت  
 استغفار کیا ہے۔ مگر میری  
 حالت نہیں بدلی۔ اس پر  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے  
 فرمایا کہ تیرا یہ تو محال ہے  
 استغفار میں کہ سب  
 دنیا کی نعمتیں کیا کر آپ

بچے سکا دیں۔ آپ نے فرمایا  
 پہلے توبہ کی معافی کر اور  
 اپنے گناہ کی طاقت کو  
 اور میرے دعا مانگ کر  
 اللہ سے استغفار کر  
 من گنی ذنب... اللہ  
 اس دہائی نے اس کے  
 سطاقت میں کیا۔ تو اللہ تعالیٰ  
 نے اس کی حالت کو زراعی  
 کی تہہ میں کر دیا۔ اور اس  
 کی سبب تعلقیں رفع ہو گئیں  
 ہیں خود بیان کیا ہے  
 گناہ اعمال جملہ اول  
 صفحہ ۲۱۱ - ۲۱۲  
 شمارہ ۸۸ - ۲۹

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترتهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

فِيهِ شَهَوَاتِي أَوْ سَعَيْتُ فِيهِ

پسند کر لیا ہو یا میں نے کسی اور کے لئے کوشش

لِغَيْرِي أَوْ اسْتَغْرَيْتُ فِيهِ مَنْ

کی ہو یا میں نے اپنے تابعداروں کو لڑا بیڑا

تَبِعَنِي أَوْ عَلَيْتُ فِيهِ بِفَضْلِ حَيْلَتِي

دیا ہو یا میں اپنے کو درزیب سے کامیاب ہو گیا

إِذَا حُلْتُ فِيهِ عَلَيْكَ مَوْلَايَ فَلَمْ

ہوں یا میں نے تیری جناب میں کوئی چال چلی ہو اور تو نے مجھے

تَغْلِبَنِي عَلَى فِعْلِي إِذْ أَكُنْتُ سَبْحَانَكَ

اپنے فعل پر مجبور نہ کیا ہو کیونکہ تو پاک ہے۔

كَارَهَا لِمُعْصِيَتِي لَكِنْ سَبَقَ عَلَيْكَ

کہ مجھے نافرمانی پر مجبور کرے لیکن تیرا علم میرے اختیار

عِلْمِكَ فِي اخْتِيَارِي وَاسْتِعْمَالِي

اور میری مراد اور میری پسند کو پہلے سے

وَمُرَادِي وَإِيثَارِي فَجَعَلْتَ عَنِّي

جانت مٹا پھر تو نے وہ بوجھ مجھ سے اتار

فَلَمْ تُدْخِلْنِي فِيهِ جَبْرًا وَلَمْ

دیا۔ اور تو نے مجھے کسی مجبوری میں داخل نہیں کیا۔ اور نہ ہی تو

تَحْمِلَنِي عَلَيْهِ قَهْرًا وَلَمْ تَطْلِمْنِي

نے زبردستی مجھے اس پر اُلٹنے کیا۔ اور نہ ہی تو نے مجھ پر کوئی

شَيْئًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

علم کیا۔ اے رحیم کرنے والوں کے رحم کرنے والے

يَا صَاحِبِي عِنْدَ شِدَّتِي يَا مُؤْنِسِي

اے میری سختی میں میرے ساتھ رکھنے والے اے میرے اکلانے

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فِي وَحَدَّتِي يَا حَافِظِي فِي نِعَمِي يَا

میں میرے ساتھی سے میری نعمتوں میں میرے محافظ سے

وَلِيٍّ فِي نِقْمَتِي يَا كَاشِفَ كُرْبَتِي

میرے بڑے میں میرے والی سے میری مصیبتوں کے مٹانے والے

يَا مُسْتَمِعَ دَعْوَتِي يَا رَاحِمَ عَبْرَتِي

اسے میری دعاؤں کے سننے والے سے میرے آسوں پر رحم کرنے

يَا مُقِيلَ عَثْرَتِي يَا إِلَهِي بِالتَّحْقِيقِ

دا سے اسے لغزشوں سے درگزر فرمانے والے سے میرے بلا شہرہ برحق اللہ

يَا ذَكِّيَ الْوَشِيْقِ يَا جَارِيَ الصِّدِّيقِ

اسے میرے مضبوط ستون سے میرے قریبی بڑھوسی

يَا مَوْلَايَ الشَّفِيقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ

اسے میرے پیارے مہربان سے آزاد گھر کے رب

الْعَتِيقِ أَخْرَجْنِي مِنْ حِلْقِ الْمَضِيقِ

مجھے تنگی کے گھروں سے نکال کر

إِلَى سَعَةِ الطَّرِيقِ وَنَجِّجْ مِنْ

فراط راستہ پر ڈال اور کھول دے ایچ طرف

عِنْدَكَ قَرِيبًا وَثِيْقًا وَكَشِفْ عَنِّي

سے قریب پہنچنے اور اور کھول دے میرے

كُلَّ شِدَّةٍ وَهَيْبَةٍ وَالْفَنِي مَالًا أُطِيقُ

لے ہر سختی اور تنگی اور مجھے جن کاموں کی طاقت ہے

اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ وَعِمْ

یا نہیں ہے ان سے کفایت کر۔ اسے اللہ میرا ہر غم اور فکر دور کر دے

وَ أَخْرَجْنِي مِنْ كُلِّ حَزْنٍ وَكُرْبٍ

اور مجھے ہر غم کے حزن و ملال سے نکال دے

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا

اے منکر کو دور کرنے والے اللہ! اے غم کو کھولنے والے اللہ! اے

مُنْزِلَ الْقَطْرِ يَا مُجِيبَ دَعْوَةٍ

بارشوں کے برساتنے والے اللہ! اے لاچاروں کی دعا سننے والے

الْمُضْطَرِّينَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا

اللہ! اے دنیا اور آخرت کے رنج کرنے

وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا صَلِّ عَلَى

دو اے اللہ! اور پیارے اللہ! اپنے تمام جہان کی

خَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدِنَ النَّبِيِّ

بہترین سہمی حضرت محمد رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِلَه

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور آپ کی آل جو

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَفَرَجَ عَنِّي

طیب اور طاہر ہے ان پر بھی اور میرے سہنے پر جو تنگی

مَا قَدْ ضَاقَ بِهِ صَدْرِي وَعَيْلٌ

ہے اے کھول دے اور جس پر صبر مشکل

مِنْهُ صَبْرِي وَقَلْتُ فِيهِ حَيْلِي

ہے اے بھی کھول دے اور اس کو دور کر جہاں میرے تمام

وَضَعُفْتُ لَهُ قُوَّتِي يَا كَاشِفَ كُلِّ

چیلے اور طاقتیں تم ہیں اور میری طاقت کمزور ہے اے ہر کمزوریت

ضُرٍّ وَبَلِيَّةٍ وَيَا عَالِمَ كُلِّ سِرٍّ

اور آفت کے دور کرنے والے اور اے ہر پوشیدہ ہمد کے جاننے

وَخَفِيَّةٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

دو اے اے رنج کرنے والوں کے رنج کرنے والے اللہ!

وَيْتَانَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الطَّيِّبِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كُلِّمَا يَكُ  
 بِكَ يَا أَيُّهَا اللَّهُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

أَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

میں اپنے تمام کاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ

بَصِيرٌ كَمَا لُعْبَادٍ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

تو تیری اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے اور میرا بھروسہ سوائے اللہ تو تیری کے

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کسی پر نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا

الْعَظِيمِ

بارگاہِ بزرگوار ہے۔

لَهُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ لِحُ

میں اپنے لئے اللہ عظمت دانے سے بخشش طلب کرتا ہوں

لِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنے والدین اور تمام مومن و مسلمان مردوں اور

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ

مورتوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں جو ان میں سے زندہ

مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ ۲۵ بار

ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں۔

لَا سُبْحَانَكَ رَبِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

پاک ہے تو میرا بارگاہِ بزرگوار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا

فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

پس تو مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی (گناہ) بخشنے

إِلَّا أَنْتَ ۳ بار

دالا نہیں

اعبادِ اسلام میں ایک  
 روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا  
 اے اللہ! اس کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں  
 اس کے والدین اور مومن و مسلمان مردوں اور  
 مومنات کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں جو ان میں سے زندہ  
 ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں۔

پیر الہیاس ترجمہ اردو  
 ترجمہ الہیاس  
 جلد اول صفحہ ۹۳  
 ۱۳۵۳ھ

لے  
 حضرت شریف میں آیا ہے  
 کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام پر  
 وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! یہ  
 کیا نہیں ہے بابت بندگی ہے  
 اور موزوں ہے کہ قربانت  
 کے خیرات حالت اور موزوں  
 واقعات سے بڑا اور بیخیز  
 رہو۔ کہا۔ جی ہاں۔ مجھے یہ  
 بات بہت ہی پیاری ہے  
 فرمایا۔ تو یوں کہا کہ وہ  
 استغفر اللہ العظیم  
 علی والدہ امی... الخ  
 کہ جس شخص سے اسے بروز  
 نہیں دفر کے گا۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اس کے اعمال کے برسر میں  
 ستر صدیوں کا ثواب  
 لکھے گا۔  
 پیر الہیاس ترجمہ اردو  
 ترجمہ الہیاس  
 جلد اول صفحہ ۹۳  
 ۱۳۵۳ھ

وَمَا تَقْتُلُ مِنْهَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الصَّالِحِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ  
 میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہ تم کو بختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک  
 ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سبحانہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ سبحانہ اس  
 کے گناہ بخش دے (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شان مغفرت کا  
 اظہار مقصود ہے۔)

(البرہرہ رضی اللہ عنہم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱/۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ دعا کرتا ہے ہاتھ اپنا رات  
 کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنے والا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ  
 کرنے والی رات کا (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہے گا)  
 جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے یعنی قیامت تک۔

(ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے  
 گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

(عائشہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ - شمارہ ۲۲۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے  
 مغرب کے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ سبحانہ اس کی توبہ قبول  
 کرتا ہے،

(البرہرہ رضی اللہ عنہم مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ - شمارہ ۲۲۰۸)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس کہ اللہ سبحانہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو جب اس کا جی چاہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر جب اس کا جی چاہے، پس میں نے بخش دیا اپنے بندے کے گناہ کو، پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن یعنی جتنے دن اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس کہا اللہ نے فرشتوں سے کیا جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر، بخش دیا میں نے اسے۔ پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے، پس کہا اللہ سبحانہ نے فرشتوں سے کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشا میں نے اسے اب وہ جو چاہے کرے۔

(ابو ہریرہؓ / بخاریؒ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۲۲۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا تنگل میں اونٹ کھویا ہو امل جائے۔ (انس بن مالکؓ / بخاریؒ / بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۸۶ شمارہ ۱۲۳۲ -)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے اللہ کی فلاں شخص کو اللہ نہیں بخشے گا اور اللہ سبحانہ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا

آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش تیرے عمل کو۔ (جندبؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ - شمارہ ۲۲۱۱)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرَضِي نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہے گا میں تجھے بخشا رہوں گا خواہ کسی قدر گناہ تجھ میں ہوں۔ میں پرواہ نہیں کرتا اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش چاہے، تو بھی میں بخش دوں گا۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ (بخشوانے) لائے گا۔ اور مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ تو نے (دنیا میں) کسی کو میرا شریک نہ کیا ہوگا تو بھی میں تجھے اس کے برابر مغفرت (بخشش) دوں گا۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے) اس کو ہم صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۲۔ شمارہ ۸۸۔ ۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کو بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو بخش دوں گا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

(ابن عباسؓ شرح السنہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمارہ ۲۲۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ سبحانہ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر نعم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ابن عباسؓ شرح السنہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳)

(ابن عباسؓ شرح السنہ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۳)

(شمارہ ۲۲۱۵)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے  
 دل پر ایک سیاہ نکتہ بنا دیا جاتا ہے جب وہ نکال لیتا ہے (یعنی اپنے دل سے گناہ کو نکال  
 پھیلتا ہے یا پاک کر لیتا ہے) اور معافی چاہتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اس کے دل کی  
 صفائی کر دی جاتی ہے اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس نکتہ کو بڑھا دیا جاتا ہے و  
 یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ اس کے تمام دل پر چھا جاتا ہے اور یہی دان (زنگ) ہے جس کا  
 اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ كَلَّا بَلْ دَانَ عَلَيَّا قُلُوبُهُمْ مَتَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ (ایسا ہرگز  
 نہیں بلکہ یہ لوگ جو اعمال بد کرتے ہیں وہ ان کے دلوں پر زنگ بن کر چھا جاتے ہیں)  
 (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ . ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۳ شمارہ ۱۱۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مغفرت مانگی اس نے اصرار نہیں  
 کیا اگرچہ اس گناہ کو اس نے دن میں ستر بار کیا (یہ حدیث غریب ہے) اس کی اسناد قوی  
 نہیں (صدیق اکبرؓ / ترمذیؒ . ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۶ شمارہ ۱۲۰۸ -)  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام آدمی گنہگار ہیں اور اچھے گنہگار  
 وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

(انسؓ / دارمیؒ . دارمی شریف صفحہ ۴۱۰ شمارہ ۲۶۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اس کی جس کے نابور میں  
 میری جان ہے کہ اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور  
 یاد الہی میں رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں  
 ولیکن اے حنظلہؓ ایک ساعت دینا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پڑو گار۔

صفحہ ۶۲ شمارہ ۱۹۴۱



(حنظلہؓ / مسلمؒ / مشرق الانوار)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا  
 قسم ہے تیری عزت کی اسے پروردگار میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک  
 ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و بزرگ نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت  
 اور اپنے جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے غشش مانگتے رہیں  
 گے۔ میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔

(ابو سعید / احمد - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴ شمارہ ۲۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ بندہ کی توبہ اس وقت تک  
 قبول کرتا ہے جب تک وہ (موت کے وقت) غرغره نہ کرے۔

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ابن عمر / ترمذی - ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۱ شمارہ ۱۳۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک  
 دروازہ بنایا ہے جس کا عرض ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا  
 جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے)، اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ  
 کے اس قول کے۔ یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفساً ایما نہم  
 لہم تکن امنة من قبل یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار  
 کی۔ نہیں نفع دے گا کسی جان کو ایمان لانا اس کا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا  
 ہو۔ (صفوان بن عسال / ترمذی ابن ماجہ - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴ شمارہ ۲۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ  
 بلند فرماتا ہے، تو وہ بندہ پوچھتا ہے۔

اسے اللہ مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا۔ اللہ سبحانہ

کی بدولت

فرماتا ہے۔ تیرے بیٹے کے استغفار

(جلد اول صفحہ ۳۹۵ شمارہ ۲۲۳)

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

(البرہرہ / احمد - مشکوٰۃ شریف)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 يَعْزِمُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُجِيبُ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ  
 ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے متفقین (ماں، باپ، بھائی یا دوست) کی  
 طرف دعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور  
 دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا  
 کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ، اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ  
 استغفار ہے۔

(عبدالبن عباس رضی اللہ عنہما مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جی ہے اس شخص کے لئے جس کے  
 نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے

(عبداللہ بن بسر / ابن ماجہ نسائی مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ اس مومن بندہ کو بہت دوست  
 رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوگا اور بہت توبہ کرتا ہے۔

(علی کرم اللہ وجہہ / احمد مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۵)

حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں اس  
 آیت کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا۔ یا عباد الذین اسرفوا علی انفسہم  
 لا تقنطوا۔ ایک شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا کیا وہ بھی اس آیت کے موافق  
 بخشا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے  
 بعد کہا خبردار ہر وہ شخص جس نے شرک کیا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ  
 فرماتے۔

(ثوبان / احمد مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۶)

(ثوبان / احمد مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۶)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہ سے اس حال میں ملے  
 کہ اس کے برابر کسی کو نہ ماننا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر  
 بھی گناہ ہوں گے اللہ سبحانہ ان کو بخش دے گا۔

(ابو ہریرہؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمارہ ۲۲۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہ بخشتا ہے اپنے بند سے کے  
 گناہوں کو جب تک بندہ کے اور رحمت حق کے درمیان پردہ حاصل نہ ہو۔ حضرات صحابہؓ نے  
 بوجھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کیا ہے فرمایا کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔

(ابو ذرؓ / احمدؒ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶/۹۷ شمارہ ۲۲۳۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک صاف  
 ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

(عبداللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمارہ ۲۲۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے  
 ننانوے آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ بنو اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا۔ کہ اس کی توبہ قبول  
 ہو سکتی ہے یا نہیں؟ وہ ایک عابد کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا، کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو  
 سکتی ہے؟ عابد نے کہا۔ نہیں! اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے  
 پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا۔ تو فلاں آبادی میں جا۔ اور نام و پتہ بتایا۔ (چنانچہ وہ  
 ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا۔ کہ موت قریب ہے۔ (وہ ادھر راستہ طے کر چکا تھا۔  
 موت کو قریب پا کر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا۔ (یعنی جب موت نے اس  
 کو آیا۔ تو وہ لیٹ گیا۔ اور سرک کر اپنے سینہ کو اس آبادی کی طرف بڑھا

لیا۔ گویا اس نے آدھے راستہ فرشتے اجن میں رحمت کے  
 سے زیادہ طے کر لیا۔ موت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بِعَدْوِكَ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

دونوں تھے۔ اس کی روح قبض کرنے آئے۔ اور دونوں میں جھگڑا ہوا۔ کہ کون اسکی روح  
 قبض کرے۔ (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) اللہ سبحانہ نے اس سبتی  
 کو جلد صرہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا۔ حکم دیا۔ کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کر لے یا میت  
 کے قریب ہو جائے۔ اور جن آبادی سے وہ چلا تھا۔ اس کو حکم دیا۔ کہ تو میت سے دور  
 ہو جا۔ پھر اللہ سبحانہ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا۔ کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ  
 وہ فاصلہ ناپا گیا)۔ ناپنے سے معلوم ہوا۔ کہ جلد صرہ جا رہا تھا۔ ادھر کا فاصلہ ایک باشت کم  
 ہے۔ پس اللہ سبحانہ نے اس کو بخش دیا۔

(ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما / بخاری و مسلم / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱ شمارہ ۲۲۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن گناہوں کو تم حقیر اور ناچیز خیال کرتے ہو۔ ان سے  
 بھی پرہیز کر دو۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا / ابن ماجہ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس قدر گناہ  
 کرے، کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ اور پھر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ سبحانہ ان کو معاف کر دیگا۔  
 (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ / ابن ماجہ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸)

حضرت ابن معقل کا بیان ہے، کہ ایک روز میں اپنے والد رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت عبداللہ کی خدمت  
 میں گیا۔ تو آپ فرما رہے تھے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گناہ سے) پشیمانی ہی گناہ  
 کی توبہ ہے۔ میرے والد رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا۔ کیا آپ نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انہوں نے کہا، کہ ہاں: میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۹)

وَرَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحُ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ بِرُحْمَتِهِ

○  
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
 سب ذکروں میں بہتر اور اچھا ذکر

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ہے  
 اور سب دُعاؤں سے اچھی دُعا

الْحَسْبُ اللَّهُ

ہے  
 (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ / رضی اللہ عنہ — رضی اللہ عنہ شریف جلد دوم، صفحہ ۲۸۸، شمارہ ۱۲۳۵)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 يَدُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِيمُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

الذِّكْرُ الَّذِي وَرَدَ فَضْلُهُ غَيْرُ  
 مَخْصُوصٍ بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ وَ  
 لَا مَكَانٍ

وہ ذکر جس کی فضیلت کسی وقت یا سبب یا مکان  
 کی خصوصیت کے بغیر وارد ہوئی ہے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

لَا إِلَهَ

کوئی معبود نہیں

إِلَّا اللَّهُ

مگر اللہ

ہے کہ یہی افضل الذکر ہے

جابر / ترمذی

حسن حصین صفحہ ۳۹۷

اور  
 یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔ بریدہ / احمد  
 حسن حصین صفحہ ۳۹۷

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ أَسْتَغْفِرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبَ إِلَيْهِ

## قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَخَازِنُ الْأَوْلَادِ

(۱)

كَيْسَ الْبِرِّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ  
 آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالسَّلْوَةِ وَالنَّكِيَّةِ وَالنَّبِيِّينَ ۗ وَآتَى الْمَالَ عَلَى  
 حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي  
 الرِّقَابِ ۗ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۗ (البقرہ، ۲۲۸)

ترجمہ: سارا کمال اسی میں نہیں ہے، کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو، یا مغرب کو، لیکن (صلی) کمال تو یہ ہے کہ  
 کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور  
 اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سائل  
 کرنے والوں کو اور (قیدیوں اور غلاموں کی) گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔

(۲)

وَأَنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۗ (البقرہ، ۲۲۸)

ترجمہ: اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔

(۳)

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۗ  
 قُلِ الْعَفْوَ ۗ (البقرہ، ۲۴۰)

ترجمہ: اور لوگ آپ سے دریافت  
 فرمادیں گے کہ جتنا (ضرورت سے) زیادہ ہو۔

کہتے ہیں کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں آپ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

(۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا  
 يَبْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ (البقرہ، ۲۳۷)

ترجمہ: اے ایمان والو، خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں، قبل اس کے کہ وہ دن آئے  
 جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی اور نہ کسی کی (اللہ کی اجازت کے بغیر) سفارش ہوگی۔

(۵)

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ  
 سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضِعُّ لِمَنْ يُشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ  
 (البقرہ، ۲۶۱)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کیے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے  
 جیسے ایک دانہ کی جس سے سات بالیں اُگیں (اور، ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا  
 ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۶)

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَتًّا وَ  
 لَا أَدَى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرہ، ۲۶۷)

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان  
 جلاتے ہیں اور نہ (بتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار  
 کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

(۷)

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً  
 وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ  
 فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

يُحْزَنُونَ (البقرہ ۳۸ ع)

ترجمہ: جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں (یعنی بلا تخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا  
 (یعنی بلا تخصیص حالات) سوان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ ان کو  
 کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

۸

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَاقَاتِ ط (البقرہ، ۳۸ ع)  
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا (بے برکت بناتا) ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

۹

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ط (آل عمران ۱۰ ع)  
 ترجمہ: تم خیرِ کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

۱۰

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (الانفال ۷ ع)  
 ترجمہ: اور جو کچھ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان  
 نہیں کیا جائے گا۔

۱۱

قُلْ لِّلْعِبَادِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَ  
 عَلٰنِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمَ لَا یَبِیْعُ فِیْهِ وَ لَا یَخْلٰهُ (ابراہیم، ۵ ع)

ترجمہ: جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں، ان سے کہ دیجیے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں اور  
 ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں ایسے دن کے آنے  
 سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ  
 اٰمِیْنُ اٰمِیْنُ یٰ اَرْبُّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

(۱۲)

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ  
 بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (التوبة، ۳۴)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو (زیادہ حرص سے) سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں  
 کرتے سو آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔

(۱۳)

وَمَا أَنْفَعْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا، ۵۶)  
 ترجمہ: اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے  
 بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۱۴)

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (الذَّٰرِيَةِ، ۱۷)  
 ترجمہ: یعنی ان (مالداروں) کے مالوں میں سوال کرنے والے اور (سوال نہ کرنے والے) مفلس کا حق ہے۔

(۱۵)

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفُهُ لَهُ ۗ وَ لَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ (الحديد، ۲۵)  
 ترجمہ: کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو اس کے لیے بڑھاتا  
 جائے اور اس کے لیے بہترین بدلہ دے۔

(۱۶)

إِنَّ الْمُصَدِّقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضْعِفُ لَهُمْ وَا لَهُمْ  
 أَجْرٌ كَرِيمٌ (الحديد، ۲۷)

والے اور صدقہ دینے والی عورتیں اللہ تعالیٰ

ترجمہ: بے شک صدقہ دینے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کو قرض حسندے رہے ہیں، ان کا ثواب بڑھایا جائے گا اور ان کے لیے نفیس اجر ہے۔

(۱۷)

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْهُ (والمغنی)

ترجمہ : اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک۔

(۱۸)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي وَجَلَّ لَهُ تَعَالَى  
 الْمَسْأَلَاتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا  
 مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضَى

○

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى فَضْلِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

## قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا لَسَرَفْتِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ  
 شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدِينٍ - (بخاری مشکوٰۃ شریف مترجم، جداول، صفحہ ۴۳، شمارہ ۱۷۶۵)  
 ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر میرے پاس اُحد  
 کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے  
 مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں۔

(۲)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَضَى  
 لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يُرِيدُ أَنْ يَسْرَهُ بِهَا فَقَدْ سَرَفِي وَ مَنْ سَرَفِي فَقَدْ سَرَّ  
 اللَّهُ وَ مَنْ سَرَّ اللَّهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَيَسْرَهُ شَرِيحَةً شَرِيحَةً - (بخاری مشکوٰۃ شریف مترجم، جداول، صفحہ ۵۱۴، شمارہ ۴۷۷۷)  
 ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری اُمت میں سے  
 کسی شخص کی (دینی یا دنیوی) حاجت کو پورا کرے اور اس سے اُس کا منشا اس کو خوش کرنا ہو تو اُس نے مجھ کو خوش  
 کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۳)

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَلُوفًا كَتَبَ اللَّهُ ثَلَاثًا وَ



عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَاثَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ

سَبْعِينَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةً فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ وَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ لَدْرَجَاتٍ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بہیقی ۴/ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص کسی منظلوم کی  
 فریاد رسی کرے اللہ اس کے لیے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے جس میں ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی  
 اصلاح کی ضامن ہے اور بہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔

(۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَاحْبَبْ الْخَلْقَ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ  
 (بہیقی ۴/ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، تو اللہ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے ساتھ احسان کرے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا  
 وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي (مسئ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۹ شمار ۴۷۸۶)  
 ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد  
 نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔

(۶)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِأَدْرُوْا بِالصَّدَقَاتِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا  
 يَمُخُّهَا (رزین/ مشکوٰۃ مترجم اول صفحہ ۱۷۴ شمار ۱۷۹۳)  
 ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے  
 فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اسلئے  
 ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ بلا صدقہ کو بچا نہ نہیں سکتی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

⑥

عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ  
 أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (بیقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۲۵۹ شمارہ ۱۸۵۰)  
 ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بہترین صدقہ دینے  
 کہ پیٹ بھر دے تو جھوکے جگر (یعنی پیٹ) کا۔

⑧

عَنْ أُمِّ مَجْدِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رُدُّوا السَّائِلَ وَ كَوِّبْطَلِيفٍ مُحَرِّقٍ (ماکن، سنائی، ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ اور ترجمہ صفحہ ۴۵۸ شمارہ ۱۸۲۶)  
 ترجمہ: حضرت ام مجدیب کہتی ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر  
 اگرچہ وہ جلا ہوا ستم ہی کیوں نہ ہو۔

⑨

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
 اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفَقْتُ عَلَيْكَ وَقَالَ يَسِينُ اللَّهُ مَلَائِي وَقَالَ ابْنُ نَيْمٍ مَلَأَنُ  
 سَحَاءً لَا يُغْنِيهَا شَيْءٌ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ (مسلم جلد سوم صفحہ ۲۵)  
 ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 اے بیٹے آدم کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کے خرچ  
 کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

⑩

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ  
 اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْقًا وَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا  
 يَقُولُ الْآخِرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ  
 رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَيُّهَا اللَّهُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ۝

مَسِيكًا تَلْفًا (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم، صفحہ ۴۳۷، شمارہ ۱۷۶۶)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر

(۱۱)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي  
 عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَأَلْتَأْتِمُ لَا  
 يَفْتَرُّ وَ كَأَلْمَسَاتِمُ لَا يَفْطِرُّ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴، شمارہ ۱۷۴۳۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بڑھ  
 عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اس کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا  
 ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو گمان پڑتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ کوشش کرنے والا  
 ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جس کی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جس کا کبھی روزہ  
 نہ ٹوٹے۔

(۱۲)

عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعِي وَلَا  
 تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُرْعِي فَيُرْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ إِرْضِي خِي مَا اسْتَطَعْتِ  
 (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷، شمارہ ۱۷۶۷۷)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر  
 اور شمار نہ کر اور (ایسا کرے گی) تو اللہ تجھ پر شمار کرے گا اور محفوظ کر کے نہ رکھے (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ بھی تجھ  
 پر محفوظ کر کے رکھے گا۔ عطا کر جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔

(۱۳)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ



عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ (ابوداؤد اول صفحہ ۳۶۷ شمارہ ۱۲۶۳)  
 ترجمہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 سائل کو حتیٰ ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے۔

(۱۲)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ  
 شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ - (ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶۴ شمارہ ۱۲۴۷)  
 ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کچھ کو  
 بدوں مانگے کچھ ملے تو اس کو کھا اور اللہ کی راہ میں دے۔

(۱۵)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا  
 لِعَنْدِهِ (ترمذی)  
 ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی چیز کُل کے  
 لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵ - شمارہ ۲۲۲)

(۱۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الْمَثَرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا  
 إِنْسَاهُ الْتَمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللَّحْمِ  
 (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۳۲۸ شمارہ ۴۰۰۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بعض مہینے ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں  
 آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی لایا جاتا۔  
 ہوتا تھا۔ مگر جب کہ ہمیں سے تھوڑا سا گوشت





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

⑭ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى  
 بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمَرٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا بِلَالُ،  
 قَالَ شَيْءٌ نَّادَحَرَّتُهُ لِعَنَدِي فَقَالَ أَمَا تَخْشَى أَنْ تَتْرَى لَهُ  
 غَدًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفِقَ بِلَالُ وَلَا  
 تَخْشَى مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْتِلَاحًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ایک چیز  
 ہے جس کو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے۔ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن بلال اس کو خرچ  
 کر دے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(سہیقی، مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اول، صفحہ ۴۴۵/۴۴۶، شمار ۱۷۹۱)

صَدَقَ اللَّهُ تَعَالَى وَصَدَقَ رَسُولُهُ الْكَرِيمُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَائِمًا أَبَدًا كَثِيرًا كَثِيرًا

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الرَّحْمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
يَعْدُو كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا لَيْ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَالْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا رَحِيمُ

## تَسْمِيَةٌ وَهَبِيَّةٌ

إِلَى مَذْكُورِينَ تَحْتَ هَذَا لِرِضَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَرَسُولِهِ الْكَرِيمِ الرَّحِيمِ  
 اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْ أُمَّتِ حَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَفْطَلَمِ تَحْتِ وَسَلَامٌ

- |  |   |                                    |
|--|---|------------------------------------|
| ۱) الْأَرْمَلَةُ (بیوہ)                | ۲) الْيَتِيمُ (یتیم)  | ۳) الْمَسْكِينُ (مسکین)            |
| ۴) الْمُحْتَاجُ (حاجمند)               | ۵) الْمَرِيضُ (مریض)  | ۶) الْأَيْسُرُ (قیس)               |
| ۷) غَيْرُ كَاسِبٍ (ناکارہ)             | ۸) الْأَعْمَى (انصا)  | ۹) الْأَعْرَجُ أَوْ مَا شَاكَلَهُ  |
| (لنگڑا، اولایا ان کے شاہنشاہ)          | ۱۰) الْمُهَاجِرُ (مہاجر)  | ۱۱) الْمَصَابُ بِالْفَتْحِ (تھپڑہ) |
| ۱۲) الْمَصَابُ بِالْوَاوِ (بازرہ)      | ۱۳) الْمَجْرُوحُ (زخمی)   | ۱۴) الْمَظْلُومُ (مظلوم)           |
| ۱۵) لَوَارِثٌ (لاوارث)                 | ۱۶) الْمَتَكُوبُ (مسمیت زدہ)  | ۱۷) الْمَسْكُورُ (بدمحال، بڑھا)    |
| ۱۸) ابْنُ السَّبِيلِ (مسافر)           | ۱۹) الْبَتَّاحُ لِلْيَتِيمَةِ أَوْ لِلْيَتِيمِ الَّذِي لَا مَعِينَ لَهُ (یتیم رکھی یا |                                    |
| یتیم رکھے کے کانٹاں جو لاوارث ہو)      | ۲۰) آدَا الْقَرْضِ (قرض کی ادائیگی)   | ۲۱) زَادَاءُ نَفَقَةِ التَّعْلِيمِ |
| (تعلیمی اخراجات کے لیے)                | ۲۲) لِاسْتِعَادَةِ الْجِهَادِ (جہاد کی تیاری کے لیے)                                  |                                    |
| ۲۳) عُدَّةُ الْجِهَادِ (جہاد کا سامان) | ۲۴) الرَّايبُ الشَّهْرِيُّ لِلْمَوْظِفِينَ (ماہرہ وظیفہ وظیفہ خواروں کے لیے)          |                                    |
| ۲۵) دَارُ الضِّيَافَةِ (مہمان خانہ)    | ۲۶) دَارُ الْإِقَامَةِ (رہائش گاہ)  |                                    |

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
يَا أَيُّهَا اللَّهُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

وَبِنَا  
تَقَاتِلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مُجِيبُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

اللَّهُمَّ اجْبِرْنِي وَاجْبِرْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ جوڑے مجھے اور جوڑے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ ارْقِنِي وَارْقِنِ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ بنڈ کر میرے اور بنڈ کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کا آمین

اللَّهُمَّ وَفِّقْنِي وَوَفِّقِ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ توفیق دے مجھے اور توفیق دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ انصُرْنِي وَانصُرْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ مدد کر میری اور مدد کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي وَافْتَحْ لِكُلِّ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ کھلا دے مجھے اور کھلا دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي وَبَارِكْ لِكُلِّ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ برکت دے مجھے اور برکت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ اشْفِنِي وَاشْفِ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ شفا دے مجھے اور شفا دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ ارشِدْنِي وَارشدْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ سیدھے راستے پر چلا مجھے اور چلا سیدھے راستے پر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ حفاظت کر میری اور حفاظت کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اللَّهُمَّ اخْتِمْ لِي بِالْخَيْرِ وَاخْتِمْ بِالْخَيْرِ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ خاتمہ بالخیر کر میرا اور خاتمہ بالخیر کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِي وَحَاجَاتِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اور ہمارے اللہ میری حاجتوں کو پورا کر اور پورا کر حاجتیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ أَنْفِ مَهْمَاتِي وَمَهْمَاتِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ کفایت کر میری مہمت کی اور کفایت کر مہمت تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ ارْفَعْ جَمِيعَ مُشْكَلاتِي وَمُشْكَلاتِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر میری مشکلات اور دور کر مشکلات تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ اكْشِفْ غَمَّوْمِي وَغَمَّوْمَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر غم میرے اور دور کر غم تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ فَرِّجْ هَمَّوْمِي وَهَمَّوْمَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر فکر میرے اور دور کر فکر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اللَّهُمَّ اذْفَعْ كُرُوبِي وَكُرُوبَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر کرب میرے اور دور کر کرب تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

اللَّهُمَّ اذْفَعْ بَلِيَّاتِي وَبَلِيَّاتِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر میری بلاؤں کو اور دور کر بلائیں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ اذْفَعْ وَسْوَاسِي وَوَسْوَاسِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دور کر وسوسے میرے اور دور کر وسوسے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے آمین

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومِكُمْ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اللَّهُمَّ ادْفَعْ أَهْوَالِي وَأَهْوَالَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دورِ کربوں میرے اور دورِ کربوں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الضَّرَّاءَ وَعَنْ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ دورِ کربوں میری اور دورِ کربوں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ اغْلِبْنِي وَأَغْلِبْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ غالب کر مجھے اور غالب کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ اذْهَبْ بِيْسَاتِي وَبِيْسَاتِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ بے جا میری برائیوں کو اور بے جا برائیاں تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اللَّهُمَّ اسْتَرْحِمْنِي وَعَيُوبَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ چھپا عیب میرے اور چھپا عیب تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَاعْفُ الدُّنُوبَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ بخش میرے گناہوں کو اور بخش گناہ تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اللَّهُمَّ اجْنِبْنِي وَأَجْنِبْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ ایک طرف کر دے مجھے (یعنی بچا) اور ایک طرف کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ اجْنِبْنِي وَأَجْنِبْ جَمِيعَ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ محبت کر مجھ سے اور محبت کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِي وَنَوِّرْ قُلُوبَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ روشن کر دل میرا اور روشن کر دل تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اللَّهُمَّ اعْفُفْ عَنَّا وَاعْفُ عَنِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ معاف کر ہمیں اور معاف کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ جَاوِزِ عَنَّا وَجَاوِزِ عَنِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ تجاوز کر ہم سے اور تجاوز کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم سے آمین

اللَّهُمَّ آمِنٌ عَلَيَّ وَآمِنٌ عَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

اللَّهُمَّ أَحْسِنِ إِلَيَّ وَأَحْسِنِ إِلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر (یعنی بہتر بنا) اور احسان کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

اللَّهُمَّ الطِّفْطِيفِ عَلَيَّ وَالطِّفْطِيفِ عَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ لطف (مہربانی) کر مجھ پر اور لطف کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

اللَّهُمَّ اَكْرَمْنِي وَاَكْرِمِ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ کرم کر مجھ پر اور کرم کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

اللَّهُمَّ تَفَضَّلْ عَلَيَّ وَتَفَضَّلْ عَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ فضیلت دے مجھے اور فضیلت دے تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اللَّهُمَّ أَنْزِلِ الرَّحْمَةَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ رحمت نازل کر مجھ پر اور رحمت نازل کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

اللَّهُمَّ أَنْزِلِ الْبَرَكَاتِ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے ہمارے اللہ برکت نازل کر مجھ پر اور برکت نازل کر تمام امت سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اللَّهُمَّ أَنْصُرْ دِينَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آمِينَ

اے اللہ مدد فرما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی۔ آمین

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ الْمُتَّقِينَ وَاجْعَلْنِي خَادِمَ جَمِيعِ أُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے اللہ مجھے متقیوں کے اماموں میں سے بنا دے اور مجھے سیدنا و مولانا

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ - آمِينَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے امتی کا خادم بنا دے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے پاک ہے آپ کا رب عزت والا

عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ آمِينَ

جس کے بارے میں باتیں بنتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور ساری تعریف ہے جہانوں کے رب کی آمین

احقر برکت علی لودی انوی عفی عنہ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

## مَجَالِسُ الذِّكْرِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں میں ان  
 لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے۔ جو ذکر الہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الہی کرنے والے  
 لوگوں کو پالیتے ہیں۔ تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں۔ اُو! اپنے مقصد کی طرف اُو  
 (یعنی ذکر الہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں۔ اور) اپنے پردوں سے ذکر الہی کرنے  
 والوں کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور آسمان سے دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (جب فرشتے واپس جاتے ہیں۔ تو) ان کا پروردگار ان سے  
 پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ میرے  
 بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ تیری عظمت و بزرگی  
 کا ذکر کر رہے تھے۔ تیری تعریف کر رہے تھے۔ اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔  
 پھر اللہ سبحانہ فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ کہ انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے  
 ہیں۔ قسم ہے اللہ کی۔ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ اللہ سبحانہ کہتا ہے۔ اگر  
 وہ مجھ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا  
 اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے۔ تو  
 حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔  
 تیری بہت زیادہ عبادت کرتے

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا بِمَا  
 أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترتهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دَخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے۔ اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے۔ پھر اللہ سبحانہ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ انہیں اللہ کی قسم۔ انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ کہتا ہے۔ اگر وہ جنت دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے۔ تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی۔ جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی۔ اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر اللہ پوچھتا ہے۔ اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ دوزخ کی آگ سے۔ اللہ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ کی قسم اسے پروردگار! اس کو انہوں نے نہیں دیکھا ہے۔ اللہ سبحانہ کہتا ہے۔ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں، اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے، تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے۔ اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ اللہ سبحانہ کہتا ہے۔ میں تم کو گواہ بنانا ہوں۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (یہ سن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا بھی شخص تھا۔ جو ان میں شامل نہ تھا۔ راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ وہ (یعنی ذکر الہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں۔ کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا (بخاری) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سبحانہ کے فرشتوں کی ایک جماعت زیادہ پھر نے اور گشت لگانے والی ہے۔ یہ جماعت ذکر الہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں۔ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ تو یہ فرشتے بھی اس مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ساری فضا جو فرشتوں سے بھر جاتی ہے پھر جب منتشر ہو جاتی ہے۔ تو یہ فرشتے

وَبِنَا  
 تَقَبَّلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبِّ الطَّيِّبِينَ

آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے۔  
 ذکر الہی کرنے والوں کی یہ مجلس  
 آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور ساتھیں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ تو ان سے اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ حالانکہ اللہ ان سے زیادہ ذکر الہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے۔ کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں۔ جو زمین میں ہیں، اور جو تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں۔ تیرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار نہیں۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ تیرے دوزخ کی آگ سے۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میرے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ اگر وہ میرے دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے۔ تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ تو اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ میں نے ان کو بخش دیا۔ اور وہ چیز بھی دی۔ جو انہوں نے مانگی۔ یعنی جنت۔ اور اس چیز سے پناہ بھی دی۔ جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ یعنی دوزخ سے۔ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا۔ جو بڑا گنہگار ہے۔ وہ کہیں جا رہا تھا۔ کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ سبجائے پوچھتا ہے۔ اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا

(مشکوٰۃ شریف جلد اول۔ صفحہ ۸۰۔ ۳۷۹۔ شمار ۲۱۴۵)

حضرت ابوہریرہ رض اور حضرت ابوسعید خدری رض (دونوں) کو اسی دیتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر فرشتے آگے گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت پر اطمینان قلب نازل ہوتا ہے اور ذکر کرتا ہے۔ (یہ حدیث



اللہ تعالیٰ ان کا ملائکہ مقرر ہیں  
 (صحن صحیح ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدْوِكَ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ اسْتَغْفِرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ترمذی (ترمذی شریف جلد دوم - صفحہ ۲۸۷ - شمارہ ۱۲۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے - کہ ہر وہ مجلس، جو کوئی قوم منعقد کرے - اور اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو - اور نہ اس کے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا جائے - تو ایسی مجلس اس قوم پر وبال اور باعث نقصان اور موجب حسرت و مذمت ہوگی - اب اگر اللہ تعالیٰ چاہے - تو اس کو عذاب دے - اور چاہے تو بخش دے -

(یہ حدیث حسن ہے - اور حضرت ابو ہریرہ رضی سے کسی طریقوں سے مروی ہے)

(ابو ہریرہ رضی / ترمذی - ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۸۸ / ۲۸۷ شمارہ ۱۲۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے - کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے - جب تک بندہ میرا ذکر نہ کرتا رہتا ہے - اور اس کے ہونٹ حرکت میں ہوتے ہیں - میں اس کے قریب ہوتا ہوں -

(ابو ہریرہ رضی / ابن ماجہ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## اسماء بدرين

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ  
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَالْمَلَائِكَةِ الْبَدْرِيِّينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

- |                 |  |                      |
|-----------------|--|----------------------|
| 1- وَسَيِّدِنَا | أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ       | بخارى وسيرة ابن هشام |
| 2- وَسَيِّدِنَا | عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ        | بخارى وسيرة ابن هشام |
| 3- وَسَيِّدِنَا | عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ        | بخارى وسيرة ابن هشام |
| 4- وَسَيِّدِنَا | عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ     | بخارى وسيرة ابن هشام |
| 5- وَسَيِّدِنَا | طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | سيرة ابن هشام        |
| 6- وَسَيِّدِنَا | زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ      | بخارى وسيرة ابن هشام |

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرَشِكَ وَوَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- ۷- وَسَيِّدِنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری و سیره ابن هشام  
 ۸- وَسَيِّدِنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۹- وَسَيِّدِنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری و سیره ابن هشام

## الف

- ۱۰- وَسَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۱- وَسَيِّدِنَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۲- وَسَيِّدِنَا الْأَخْنَسِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصحابه  
 ۱۳- وَسَيِّدِنَا أَبِي بِنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۴- وَسَيِّدِنَا الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۵- وَسَيِّدِنَا أُسَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصحابه  
 ۱۶- وَسَيِّدِنَا أَسْعَدَ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۷- وَسَيِّدِنَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ البسایه  
 ۱۸- وَسَيِّدِنَا أَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۱۹- وَسَيِّدِنَا أَنَسَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۲۰- وَسَيِّدِنَا أَنَسِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۲۱- وَسَيِّدِنَا أَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام  
 ۲۲- وَسَيِّدِنَا أَوْسِ بْنِ حُوَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سیره ابن هشام

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الرَّحْمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ

- ٢٣- وَسَيِّدِنَا أَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٢٤- وَسَيِّدِنَا إِيَّاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخارى وسيرة ابن هشام  
 ٢٥- وَسَيِّدِنَا إِيَّاسُ بْنُ وَرْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ استيعاب

## ب

- ٢٦- وَسَيِّدِنَا بُجَيْرُ بْنُ أَبِي بُجَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصحاب  
 ٢٧- وَسَيِّدِنَا بَحَاثُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٢٨- وَسَيِّدِنَا بَسْبَسَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصحاب  
 ٢٩- وَسَيِّدِنَا بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٣٠- وَسَيِّدِنَا بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٣١- وَسَيِّدِنَا بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخارى وسيرة ابن هشام

## ت

- ٣٢- وَسَيِّدِنَا تَمِيمُ مَوْلَى خَرَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٣٣- وَسَيِّدِنَا تَمِيمُ مَوْلَى بَنِي غَنَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٣٤- وَسَيِّدِنَا تَمِيمُ بْنُ يَعَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام

## ث

- ٣٥- وَسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ الْأَفْرَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام  
 ٣٦- وَسَيِّدِنَا ثَابِتُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَثَرَتِهِ  
يَعْدُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا لَيْحُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٣٤- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٣٨- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٣٩- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَابِتِ بْنِ الْهَزَالِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٠- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤١- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٢- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	ثَقْفِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٣- وَسَيِّدِنَا

## ج

سيرة ابن هشام	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَائٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٤- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٥- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٦- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	جَبَّارِ بْنِ صَخْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٧- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	جَبْرِ بْنِ عَتِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٨- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	جُبَيْرِ بْنِ إِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٤٩- وَسَيِّدِنَا
اصابه	جَبَلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٥٠- وَسَيِّدِنَا

## ح

سجاري وسيرة ابن هشام	حَمَنَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٥١- وَسَيِّدِنَا
----------------------	---	------------------

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٥٢	وَسَيِّدِنَا	٥٣
اصابه	وَسَيِّدِنَا	٥٣	وَسَيِّدِنَا	٥٤
سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٥٤	وَسَيِّدِنَا	٥٥
سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٥٥	وَسَيِّدِنَا	٥٦
سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٥٦	وَسَيِّدِنَا	٥٧
اصابه	وَسَيِّدِنَا	٥٧	وَسَيِّدِنَا	٥٨
سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٥٨	وَسَيِّدِنَا	٥٩
"	وَسَيِّدِنَا	٥٩	وَسَيِّدِنَا	٦٠
"	وَسَيِّدِنَا	٦٠	وَسَيِّدِنَا	٦١
"	وَسَيِّدِنَا	٦١	وَسَيِّدِنَا	٦٢
"	وَسَيِّدِنَا	٦٢	وَسَيِّدِنَا	٦٣
بخاری و	وَسَيِّدِنَا	٦٣	وَسَيِّدِنَا	٦٤
سيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٦٤	وَسَيِّدِنَا	٦٥
"	وَسَيِّدِنَا	٦٥	وَسَيِّدِنَا	٦٦
بخاری وسيرة ابن هشام	وَسَيِّدِنَا	٦٦	وَسَيِّدِنَا	٦٧
سيرة ابن هشام واصابه	وَسَيِّدِنَا	٦٧	وَسَيِّدِنَا	٦٨
اصابه	وَسَيِّدِنَا	٦٨	وَسَيِّدِنَا	٦٩

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ حَلْفِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اصابه	حُبَابِ بْنِ قَيْظِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٧٩- وَسَيِّدِنَا
سيره ابن هشام	حُبَابِ بْنِ السُّنْدِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٠- وَسَيِّدِنَا
"	حَبِيبِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨١- وَسَيِّدِنَا
"	حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٢- وَسَيِّدِنَا
"	حُرَيْثِ بْنِ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٣- وَسَيِّدِنَا
"	الْحَصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٤- وَسَيِّدِنَا
"	خ	
"	خَارِجَةَ بْنِ الْحَمِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٥- وَسَيِّدِنَا
"	خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٦- وَسَيِّدِنَا
"	خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٧- وَسَيِّدِنَا
"	خَالِدِ بْنِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٨- وَسَيِّدِنَا
"	خَبَابِ بْنِ الْأُرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٨٩- وَسَيِّدِنَا
"	خَبَابِ مَوْلَى عْتَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٩٠- وَسَيِّدِنَا
"	خُبَيْبِ بْنِ أُسَافِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٩١- وَسَيِّدِنَا
بخاري	خُبَيْبِ بْنِ عَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٩٢- وَسَيِّدِنَا
اصابه	خِدَاشِ بْنِ فَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٩٣- وَسَيِّدِنَا
سيره ابن هشام	خِرَاشِ بْنِ الصَّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٩٤- وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- |               |   |                  |
|---------------|---|------------------|
| اصحاب         | حُرَيْمِ بْنِ قَاتِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                             | ۸۵- وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | خَلَادِ بْنِ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                              | ۸۶- وَسَيِّدِنَا |
| "             | خَلَادِ بْنِ سُؤَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                             | ۸۷- وَسَيِّدِنَا |
| "             | خَلَادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                              | ۸۸- وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | خَلَادِ بْنِ قَتَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                             | ۸۹- وَسَيِّدِنَا |
| "             | خَلِيدَةَ بْنِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                             | ۹۰- وَسَيِّدِنَا |
| "             | خَلِيفَةَ بْنِ عَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                            | ۹۱- وَسَيِّدِنَا |
| بخاری         | خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                           | ۹۲- وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                             | ۹۳- وَسَيِّدِنَا |
| "             | خَوْلِيَّ بْنِ أَبِي خَوْلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                    | ۹۴- وَسَيِّدِنَا |
| <b>ذ</b>      |   |                  |
| "             | ذَكَوَانَ بْنِ عَبْدِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                      | ۹۵- وَسَيِّدِنَا |
| "             | ذِي الشِّمَالَيْنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | ۹۶- وَسَيِّدِنَا |
| <b>ر</b>      |   |                  |
| "             | رَاشِدِ بْنِ الْمَعْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                         | ۹۷- وَسَيِّدِنَا |
| "             | رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                           | ۹۸- وَسَيِّدِنَا |
| "             | رَافِعِ بْنِ عَنَجَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                           | ۹۹- وَسَيِّدِنَا |

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

- |                      |  |              |     |
|----------------------|--|--------------|-----|
| اصحاب                | رَافِعُ بْنُ الْمَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ              | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۰ |
| سيرة ابن هشام        | رَافِعُ بْنُ السُّعْلِيِّ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۱ |
| "                    | رَافِعُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                 | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۲ |
| "                    | رُبْعِيُّ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ               | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۳ |
| "                    | رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ            | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۴ |
| "                    | رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ              | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۵ |
| "                    | رُحَيْلَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ           | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۶ |
| اصحاب                | رِفَاعَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ            | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۷ |
| بخاری، سيرة ابن هشام | رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ               | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۸ |
| البدایہ              | رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ    | وَسَيِّدِنَا | ۱۰۹ |
| سيرة ابن هشام        | رِفَاعَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ               | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۰ |
| من                   |  |              |     |
| سيرة ابن هشام        | زِيَادُ بْنُ السَّكَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ               | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۱ |
| "                    | زِيَادُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                 | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۲ |
| "                    | زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                 | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۳ |
| "                    | زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                 | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۴ |
| "                    | زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                | وَسَيِّدِنَا | ۱۱۵ |

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنْكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 يَوْمَ لَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا  
 يَوْمَ لَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا وَلَا يَلْبَسُ كِلَابًا

- |               |  |       |              |
|---------------|--|-------|--------------|
| سيرة ابن هشام | زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                  | 114 - | وَسَيِّدِنَا |
| اصابه         | زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْمَعْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ   | 115 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | زَيْدِ بْنِ الْمَعْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                 | 118 - | وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | زَيْدِ بْنِ وَدِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                    | 119 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | زَيْدِ بْنِ الْمَزِينِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                   | 120 - | وَسَيِّدِنَا |
| <b>س</b>      |  |       |              |
| سيرة ابن هشام | سَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ         | 121 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                    | 122 - | وَسَيِّدِنَا |
| البدلي        | سَالِمِ بْنِ عُنَمِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ          | 123 - | وَسَيِّدِنَا |
| اصابه         | السَّائِبِ بْنِ خَلَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                   | 124 - | وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ | 125 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                | 126 - | وَسَيِّدِنَا |
| اصابه         | السَّائِبِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ              | 127 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | السَّائِبِ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                | 128 - | وَسَيِّدِنَا |
|               | سَبْرَةَ بِنْتِ قَاتِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                  | 129 - | وَسَيِّدِنَا |
| سيرة ابن هشام | سُبَيْعِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                     | 130 - | وَسَيِّدِنَا |
| اصابه         | سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ                      | 131 - | وَسَيِّدِنَا |

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنْكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	سَعْدِ بْنِ الْفَاكِهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٢-	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	مَوْلَى حَاطِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٣-	وَسَيِّدِنَا
بخاری و سيرة ابن هشام	بْنِ خَوْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٤-	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	بْنِ خَيْثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٥-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٦-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٧-	وَسَيِّدِنَا
اصابه	بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٨-	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	بْنِ سَهِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٣٩-	وَسَيِّدِنَا
استيعاب	بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٠-	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤١-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٢-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٣-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٤-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٥-	وَسَيِّدِنَا
"	بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٦-	وَسَيِّدِنَا
اصابه	بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٧-	وَسَيِّدِنَا
استيعاب	بْنِ سَهِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٤٨-	وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 قَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ

سیرت ابن ہشام	سُفْيَانَ بْنِ نَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۴۹- وَسَيِّدِنَا
"	سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۰- وَسَيِّدِنَا
"	ثَابِتِ بْنِ ثَابِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۱- وَسَيِّدِنَا
"	سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۲- وَسَيِّدِنَا
"	سُلَيْطِ بْنِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۳- وَسَيِّدِنَا
"	سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۴- وَسَيِّدِنَا
"	سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۵- وَسَيِّدِنَا
"	سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۶- وَسَيِّدِنَا
"	سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۷- وَسَيِّدِنَا
"	سَمَاكِ بْنِ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۸- وَسَيِّدِنَا
"	سِنَانَ بْنِ أَبِي سِنَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۵۹- وَسَيِّدِنَا
"	سِنَانَ بْنِ صَيْفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۰- وَسَيِّدِنَا
بخاری و سیرت ابن ہشام	سَهْلِ بْنِ حَنِيفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۱- وَسَيِّدِنَا
استیعاب	سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۲- وَسَيِّدِنَا
سیرت ابن ہشام	سَهْلِ بْنِ عَتِيكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۳- وَسَيِّدِنَا
"	سَهْلِ بْنِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۴- وَسَيِّدِنَا
"	سُهَيْلِ بْنِ رَافِعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۱۶۵- وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَيُّهَا اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سيرة ابن هشام	سُهَيْلُ بْنُ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٦	وَسَيِّدِنَا
"	سَوَادُ بْنُ رِزِّينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٧	وَسَيِّدِنَا
"	سَوَادُ بْنُ غَزِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٨	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	سُوَيْبُطُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٩	وَسَيِّدِنَا

## ش

سيرة ابن هشام	شُجَاعُ بْنُ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٠	وَسَيِّدِنَا
اصحاب	شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦١	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	شَّمَّاسُ بْنُ عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٢	وَسَيِّدِنَا

## ص

سيرة ابن هشام	صَبِيحُ مَوْلَى أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٣	وَسَيِّدِنَا
البدايه	صَخْرُ بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٤	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	صَفْوَانُ بْنُ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٥	وَسَيِّدِنَا
"	صَفْوَانُ بْنُ وَهَبِ بْنِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٦	وَسَيِّدِنَا
"	صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٧	وَسَيِّدِنَا
اصحاب	صَيْفِيُّ بْنُ سَوَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٨	وَسَيِّدِنَا

## ض

سيرة ابن هشام	الضَّحَّاكُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	١٦٩	وَسَيِّدِنَا
---------------	--	-----	--------------

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُمْ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سیق بن ہشام	۱۸۰	وَسَيِّدِنَا	الصُّحَّاحُ بْنُ عَبْدِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۸۱	وَسَيِّدِنَا	ضَمْرَةَ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
<b>ط</b>			
"	۱۸۲	وَسَيِّدِنَا	الطُّفَيْلُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۸۳	وَسَيِّدِنَا	الطُّفَيْلُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۸۴	وَسَيِّدِنَا	الطُّفَيْلُ بْنُ الثَّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
استیعاب	۱۸۵	وَسَيِّدِنَا	طُيَيْبُ بْنُ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
<b>ظ</b>			
مُجَاهِدُ	۱۸۶	وَسَيِّدِنَا	ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
<b>ع</b>			
مُجَاهِدُ وَتِيرَانُ بْنُ شَامٍ	۱۸۷	وَسَيِّدِنَا	عَاصِمُ بْنُ تَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سیق بن ہشام	۱۸۸	وَسَيِّدِنَا	عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۸۹	وَسَيِّدِنَا	عَاصِمُ بْنُ الْعُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۹۰	وَسَيِّدِنَا	عَاصِمُ بْنُ فَتَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۹۱	وَسَيِّدِنَا	عَاقِلُ بْنُ الْمُبَكِّرِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۹۲	وَسَيِّدِنَا	عَامِرُ بْنُ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
"	۱۹۳	وَسَيِّدِنَا	عَامِرُ بْنُ الْبُكَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لِحُجْرَةِ اسْتِغْفَرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ ثَابِتٍ	وَسَيِّدِنَا	١٩٢-
بخارى وسيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ	وَسَيِّدِنَا	١٩٥-
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ	وَسَيِّدِنَا	١٩٦-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ سَلَمَةَ	وَسَيِّدِنَا	١٩٤-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ فَهْرَةَ	وَسَيِّدِنَا	١٩٨-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِرِ بْنِ مُخَلِّدٍ	وَسَيِّدِنَا	١٩٩-
فتح الباري	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَامِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٠-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠١-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبَادِ بْنِ إِسْرٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٢-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبَادِ بْنِ قَيْسٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٣-
البداية	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبَادَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَعْبٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٢-
بخارى وسيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٥-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٦-
البداية	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسَةَ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٤-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٨-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْرٍ	وَسَيِّدِنَا	٢٠٩-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ	وَسَيِّدِنَا	٢١٠-

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشِكَ وَوَدَّادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا رَبِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَبِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۱- وَسَيِّدِنَا
روض الافئدة	عَبَادِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۲- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَمِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۳- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۴- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۵- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۶- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۷- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۸- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۱۹- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۰- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۱- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ طَارِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۲- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۳- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۴- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۵- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۶- وَسَيِّدِنَا
“	عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَرْفَطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۷- وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقَةِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

- ۲۲۸ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام
- ۲۲۹ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۰ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۱ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ صَخْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۲ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۳ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۴ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۵ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری و سيرة ابن هشام
- ۲۳۶ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام
- ۲۳۷ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۸ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ حَقِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۳۹ - وَسَيِّدِنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۴۰ - وَسَيِّدِنَا عَبَادَةُ بْنُ الْخَشْخَاشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۴۱ - وَسَيِّدِنَا عَبَسُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۴۲ - وَسَيِّدِنَا عَبِيدُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۴۳ - وَسَيِّدِنَا عَبِيدُ بْنُ الشَّيْهَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ۲۴۴ - وَسَيِّدِنَا عَبِيدُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 يَدْخُلُونَ كُلٌّ مَعْلُومٌ لَكَ وَيَعْدُ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

الهداية	عَبِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٣٥- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَبِيدُ بْنُ أَبِي عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٣٦- وَسَيِّدِنَا
بخاري وسيرة ابن هشام	عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٣٧- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٣٨- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٣٩- وَسَيِّدِنَا
"	عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٠- وَسَيِّدِنَا
"	عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤١- وَسَيِّدِنَا
بخاري	عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٢- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٣- وَسَيِّدِنَا
"	عَدِيَّ بْنَ الرَّعْبَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٤- وَسَيِّدِنَا
"	عِصْمَةَ بْنَ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٥- وَسَيِّدِنَا
اصابه	عِصْمَةَ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٦- وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عِصْمَةَ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٧- وَسَيِّدِنَا
"	عَطِيَّةَ بْنَ نُؤَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٨- وَسَيِّدِنَا
"	عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٩- وَسَيِّدِنَا
"	عُقْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٥٠- وَسَيِّدِنَا
بخاري	عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٥١- وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 قَدْ سَأَلْنَاكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدِمُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	عُقْبَةُ بْنُ وَهَبٍ بْنِ كَلْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٢ - وَسَيِّدِنَا
"	عُقْبَةُ بْنُ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٣ - وَسَيِّدِنَا
"	عُكَّاشَةُ بْنُ مَحْصِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٣ - وَسَيِّدِنَا
"	عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٥ - وَسَيِّدِنَا
"	عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٦ - وَسَيِّدِنَا
اصابه	عُمَارَةَ بْنِ زِيَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٦ - وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَمْرُو بْنُ إِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٨ - وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٩ - وَسَيِّدِنَا
استيعاب	عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٠ - وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الْمُهَلَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤١ - وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ سُرَّاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٢ - وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ طَلْقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٣ - وَسَيِّدِنَا
بخاري	عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٧ - وَسَيِّدِنَا
البدايه	عَمْرُو بْنُ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٥ - وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ قَيْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٧ - وَسَيِّدِنَا
استيعاب	عَمْرُو بْنُ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٤ - وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَمْرُو بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	٢٤٨ - وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ

سيرة ابن هشام	عَمْرُو بْنُ أَبِي سَرْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۷۹	وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۰	وَسَيِّدِنَا
"	عَمْرُو بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۱	وَسَيِّدِنَا
"	عُمَيْرُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۲	وَسَيِّدِنَا
"	عُمَيْرُ بْنُ الْحَرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۳	وَسَيِّدِنَا
"	عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۳	وَسَيِّدِنَا
اصابه	عُمَيْرُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۵	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عُمَيْرُ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۶	وَسَيِّدِنَا
"	عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۷	وَسَيِّدِنَا
"	عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۸	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عَنْتَرَةُ مَوْلَى سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۸۹	وَسَيِّدِنَا
بخاری و سيرة ابن هشام	عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۹۰	وَسَيِّدِنَا
"	عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۹۱	وَسَيِّدِنَا
سيرة ابن هشام	عِيَاضُ بْنُ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۹۲	وَسَيِّدِنَا
اصابه	عَنَامُ بْنُ الْأَوْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۹۳	وَسَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا بِكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَرِمَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَالِيُّ الْقَيُّومُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ

ف

- ۲۶۳- وَسَيِّدِنَا الْفَاكِهَ بْنَ بِشْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام
- ۲۶۵- وَسَيِّدِنَا فَرُورَةَ بْنَ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ق

- ۲۶۶- وَسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنَ التُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بخاری و سيرة ابن هشام
- ۲۶۷- وَسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنَ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۲۶۸- وَسَيِّدِنَا قُطَيْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سيرة ابن هشام
- ۲۶۹- وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۰- وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۱- وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۲- وَسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مُخَلِّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "

ك

- ۳۰۳- وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۴- وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۵- وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " "
- ۳۰۶- وَسَيِّدِنَا كَلْفَةَ بْنَ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ البداية



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

م

سیره ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ أَبِي حَوَالِي	وَسَيِّدِنَا	۳۰۶
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ الدُّخَشِيمِ	وَسَيِّدِنَا	۳۰۸
بخاری	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۰۹
اصحاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ دَافِعِ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۰
سیره ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو	وَسَيِّدِنَا	۳۱۱
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ تَدَامَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۲
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ مَسْعُودِ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۳
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۴
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُبَشَّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّهِيدِ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۵
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُجَدَّرِ بْنِ زِيَادِ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۶
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُحَرِّزِ بْنِ عَامِرِ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۷
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُحَرِّزِ بْنِ نَضْلَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۸
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۱۹
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مِذْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو	وَسَيِّدِنَا	۳۲۰
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدِ	وَسَيِّدِنَا	۳۲۱
بخاری	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيعِ	وَسَيِّدِنَا	۳۲۲



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضِي نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سیرة ابن ہشام	سُجَارَى وَسِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مُسَطَّحِ بْنِ أَنَشَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۳- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مَسْعُودِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۴- وَ سَيِّدِنَا
"	"	مَسْعُودِ بْنِ خَلْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۵- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مَسْعُودِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۶- وَ سَيِّدِنَا
اصحابہ	اصَابَهُ	مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۷- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۸- وَ سَيِّدِنَا
اصحابہ	اصَابَهُ	مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۲۹- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۰- وَ سَيِّدِنَا
سُجَارَى	سُجَارَى	مُظْهِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۱- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۲- وَ سَيِّدِنَا
"	"	مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۳- وَ سَيِّدِنَا
اصحابہ	اصَابَهُ	مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۴- وَ سَيِّدِنَا
سُجَارَى وَسِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	سُجَارَى وَسِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۵- وَ سَيِّدِنَا
سیرة ابن ہشام	سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ	مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۶- وَ سَيِّدِنَا
"	"	مَعْبِدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۷- وَ سَيِّدِنَا
"	"	مَعْبِدِ بْنِ فَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۸- وَ سَيِّدِنَا
سُجَارَى	سُجَارَى	مَعْتَبِ بْنِ عَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	۲۳۹- وَ سَيِّدِنَا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَوْفِ بْنِ	مُعْتَبِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۰
اصحاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	قَشِيرِ بْنِ	مُعْتَبِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۱
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	السُّنْدِرِ بْنِ	مَعْقِلِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۲
۴	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	الْحَارِثِ بْنِ	مَعْمَرِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۳
بخاری و سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَدِيِّ بْنِ	مَعْنِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۴
اصحاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدَ بْنِ	مَعْنِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۵
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	الْحَارِثِ الشَّهِيدِ بْنِ	مَعُوذِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۶
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَمْرٍو بْنِ	مَعُوذِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۷
استیعاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَمْرٍو بْنِ	الْمِقْدَادِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۸
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَبَرَةَ بْنِ	مُلَيْلِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۴۹
۵	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	عَمْرٍو بْنِ	السُّنْدِرِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۰
۵	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	فُتْدَامَةَ بْنِ	السُّنْدِرِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۱
۵	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مُحَمَّدِ بْنِ	السُّنْدِرِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۲
بخاری و سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	حَبِيبِ بْنِ	مُنَافِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۳
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	مَوْلَى عُمَرَ بْنِ	مُهَجِّجِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۴
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	الْحَارِثِ بْنِ	النَّضْرِ بْنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۵

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْرِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ وَالْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ الْأَعْرَجِ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۶
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ أَبِي خَزْمَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۷
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۵۸
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو	وَسَيِّدِنَا	۳۵۹
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ عَجْلَانٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۰
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ عَصْرِ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۱
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو	وَسَيِّدِنَا	۳۶۲
استيعاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	التُّعْمَانِ بْنِ مَالِكٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۳
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	نُعَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو	وَسَيِّدِنَا	۳۶۴
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	نُوفَلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۵
و				
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۶
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۷
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَرَقَةَ بْنِ إِيَّاسٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۸
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَدُوَيْعَةَ بْنِ عَمْرِو	وَسَيِّدِنَا	۳۶۹
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَهَبِ بْنِ أَبِي سَنَحٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۷۰
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	وَهَبِ بْنِ سَعْدِ	وَسَيِّدِنَا	۳۷۱

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 يَوْمَئِذٍ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَتَوْبُ إِلَيْهِ

## ۵

سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	هَانِيءُ بْنُ نِيَّارٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۲
استیعاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	هُبَيْلُ بْنُ وَبَرَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۳
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	هِلَالُ بْنُ الْمُعَلَّى	وَسَيِّدِنَا	۳۶۴
بخاری	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۵
استیعاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	هِلَالُ بْنُ أَبِي حَرْوَلٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۶

## ۷

استیعاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدُ بْنُ الْأَخْضَنِ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۷
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدُ بْنُ الْحَارِثِ الشَّهِيدِ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۸
اصحاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدُ بْنُ حِذَامٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۶۹
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدُ بْنُ رُقَيْشٍ	وَسَيِّدِنَا	۳۷۰
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	يَزِيدُ بْنُ الْمُنْذِرِ	وَسَيِّدِنَا	۳۸۱

البدایہ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي عَرْفَجَةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۸۲
سیرة ابن ہشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي الْأَعْوَرِ	وَسَيِّدِنَا	۳۸۳
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي أَيُّوبَ	وَسَيِّدِنَا	۳۸۴
اصحاب	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حَبَّةَ	وَسَيِّدِنَا	۳۸۵

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِيْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حَبِيْبٍ	وَسَيِّدِنَا	٣٨٧-
بخارى وسيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حُدَيْفَةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٨٤-
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حَسَنِ	وَسَيِّدِنَا	٣٨٨-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حَتَّةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٨٩-
بخارى وسيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي الْحَمْرَاءِ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٠-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي خَزِيْمَةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٩١-
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي خَلْدٍ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٢-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي دَاوُدَ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٣-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي دُجَانَةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٣-
بخارى وسيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي زَيْدٍ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٥-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي سَبْرَةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٤-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي سَلْمَةَ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٤-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي سَلِيْطٍ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٨-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي سِنَانٍ	وَسَيِّدِنَا	٣٩٩-
"	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي شَيْخٍ	وَسَيِّدِنَا	٤٠٠-
اصابه	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي حِرْمَةَ	وَسَيِّدِنَا	٤٠١-
سيرة ابن هشام	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	أَبِي ضَيَّاحٍ	وَسَيِّدِنَا	٤٠٢-

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَرِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضِي نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِيْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ بِرُحْمَتِهِ

٢٠٣-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي طَلْحَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	بخاری وسيرة ابن هشام
٢٠٤-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي عَقِيلٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	سيرة ابن هشام
٢٠٥-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي قَتَادَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	اصابه
٢٠٦-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي قَيْسٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	"
٢٠٧-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي كَبْشَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	سيرة ابن هشام
٢٠٨-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي لُبَابَةَ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	بخاری وسيرة ابن هشام
٢٠٩-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي مَخْشِي	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	سيرة ابن هشام
٢١٠-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي مَرْثَدٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	"
٢١١-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي مَسْعُودٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	بخاری
٢١٢-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي مُلَيْلٍ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	سيرة ابن هشام
٢١٣-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي الْمُنْذِرِ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	"
٢١٤-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي الْمَهَيْثَمِ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	"
٢١٥-	وَسَيِّدِنَا	أَبِي الْيَسْرِ	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ	"

وَرِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ وَعَلَى سَائِرِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا رَبِّي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

أَنْ تَجْعَلَنِي فِي جَمَاكَ الَّذِي لَا يُرَامُ وَجَوَارِكَ الَّذِي لَا يُخْفَرُ وَلَا

تو کرے مجھے اپنی اس حمایت میں جو نہیں زائل کی جاتی اور اس پر توں میں جس کو نہیں خراب کیا جاتا اور نہ

يُضَامُ وَوَقَائِكَ الْكَافِيَةِ الَّتِي لَا تُدْرَكُ وَسِتْرِكَ الضَّافِي

ظلم کیا جاتا ہے اور اپنی اس کافی حفاظت میں جس کا اور ک نہیں کیا جاسکتا اور اپنے اس کامل پردے میں

الَّذِي لَا يُهْتَكُ وَحَصْنِكَ الشَّامِخِ الْمَسِيْعِ وَوَدَائِعِكَ الْمَصُونَةِ

جس کو نہیں جاک کیا جاتا اور اپنی اس بلند حفاظت میں جو روکنے والی ہے اور اپنی ان محفوظ امانتوں میں

الَّتِي لَا تُضَيْعُ وَأَنْ تَضْرِبَ عَلَيَّ سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ

جو کہ نہیں ضائع ہوتیں اور تو میرے اوپر اپنی حفاظت اور عنایت کے پردے لٹکائے

وَسُرْدِيْنِي بِكَفْنِكَ وَكِلَايَتِكَ وَرِعَايَتِكَ وَأَنْ تَحْسِنَ عَنِّي شَرًّا

اور رکھ تو مجھے اپنے سایہ اور اپنی حفاظت میں اور تو روک لے مجھ سے

الْأَشْرَارَ وَتُحَجِّبَنِي بِنُورِ عَظَمَتِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ وَالْفَجَارِ وَ

برائیوں کو اور اپنی عظمت کے نور کے صدقے سے مجھے محبوب رکھ ظلمت اور بدکاری سے اور

أَنْ تَعْقِدَ عَنِّي كُلَّ لِسَانٍ نَاطِقٍ بِشَرِّ وَتُرَدَّ عَنِّي كُلُّ سَهْمٍ

ہر بُرائی کی زبان کو گڑھ لگا دے اور ہر نقصان پہنچانے والے تیر کو

رَامٍ بِضِرِّ وَأَنْ تُعْمِي كُلَّ بَصَرٍ إِلَيَّ بِالْحَسَدِ رَامِقٍ وَكُلَّ

مجھ سے پھیرنے اور ہر حد سے میری طرف دیکھنے والی آنکھ کو اندھا کرے اور ہر

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ

بَعْدُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

قَلْبِي بِالْعَدَاوَةِ خَافِقٍ وَأَنْ تَقَهَّرَ مِنْ يَرِيدٍ قَهْرِي قَهْرًا

مجھ سے دشمنی رکھنے والے دل کو بے چین کرنے اور مجھ پر قہر کرنے والے کو مقہور کر دے

وَتَمْنَعُهُ الرَّاحَةَ وَتُضَيِّقَ عَلَيْهِ فَيْسِدِخَ الْأَرْضِ وَوَأَسِعَ

اور تنگ کر دے اس کو راحت اور تنگ ہو جائے اس کے اوپر فراخی زمین کی اور وسعت

الْأَقْطَارِ وَأَنْ تُخْرِجَ كُلَّ مُؤْذِيٍّ لِي عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاللُّطْفِ وَ

اطراف کی اور نکالا جائے ہر مؤذی میرے لئے حلم اور لطف اور

الْمَهْلِ وَتَغْلَّ أَيِّدِي أَعْدَائِي وَتَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَا

آہستگی کے اترے سے اور میرے دشمنوں کے ہاتھوں میں طوق باندھے جائیں اور ان کے دلوں کو جکڑا جائے اور

تُبَلِّغَهُمُ الْأَمَلَ وَأَنْ تُكْفِيَنِي كُلَّ بَاغٍ وَشَامِتٍ وَتَكُونُ لِي

ان کی امیدیں نہ پوری ہوں اور تو کافی ہو مجھے میرے ہر باغی اور دشمن سے اور ہو جائے تو میرے لئے

عِوَضًا عَنْ كُلِّ هَالِكٍ وَقَائِتٍ وَأَنْ تَعْصِمَنِي مِنْ شُرُورِ الْفِتَنِ

عوض ہر ہلاکت اور فوت سے اور تو حفاظت کر میری فتنوں اور برائیوں

وَالْإِنْكَادِ - وَأَنْ تُتَقِيَّ قَلْبِي مِنَ الْحَسَدِ وَالْأَحْقَادِ وَالْأَحْنِ وَأَنْ

کے شر سے اور صاف کر میرے دل کو حسد اور کینوں سے اور لے جا تو برائیوں

تُدْهِبَ مِنَ السُّوِّءِ مَا خَلَفِي وَأَمَامِي وَتُبَلِّغَنِي فِي الدَّارِ السَّنِ

کو اور یہ کر لے جا تو مجھ سے برائی میرے آگے اور میرے پیچھے سے اور مجھے پہنچا دے میرے دونوں جہانوں

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
الْأَمِينُ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا قُدُّوسُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اقصا مراہی وَاَنْ تُخْفِي بِالطَّافِكِ الْخَفِيَّةِ فِي قَوَاسِرِ الْاَقْصِيَّةِ

کے انتہائی مقصود تک اور چھپا دے مجھے اپنے الطاف خفیہ میں اور قضا و قدر کے تمام

وَنَوَازِلِ الْاَقْدَارِ تَصْحَبْنِي بِسَعِيَّتِكَ الْخَفِيَّةِ فِي سَائِرِ

مخفی امور میں اور میرا صاحب ہو جا

التَّقْلِبَاتِ وَالْاَطْوَارِ فِي لَيْلِي وَنَهَارِي وَطَعْنِي وَاسْفَارِي وَ

اور دن رات کے اختلاف میں اور سفر و حضر میں اور

نَوْمِي وَقَرَارِي وَعَلَانِيَّتِي وَاسْرَارِي - اللَّهُمَّ وَاسْأَلُكَ بِهِمْ

نیند میں اور قراریں اور خلوت و جلوت میں اے اللہ اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے سبب

أَنْ تُجَوِّزَ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ الشَّامِلِ لِكُلِّ جَانٍ وَعُقُوقٍ وَسِرِّكَ

اپنے عموں کے کہ تو میرے اوپر درگزر فرما سبب اپنے اس عفو کے جو شامل ہے واسطے تمام حد سے بڑھنے والوں اور نافرمانی

الْمُتَنَاوِلِ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَلَا حَقَّ عَلَيْكَ لِخَلْقِكَ وَأَنْ تُغْنِيَنِي

کرنے والوں کو اور سبب اپنے اس کرم کے جو شامل ہے ہر نیک فاجر کو اور نہیں واجب ہے کسی مخلوق کا کوئی حق اور میں ال کرنا ہوں

عَمَّنْ سِوَاكَ وَتَمُدَّ عَيْشِي مَدًّا وَتَهْدِلِي فِي قُلُوبِ عِبَادِكَ

کہ تو مجھے بے پروا کر دے اپنے ماسول سے اور میری گدازان کو دراز کر دے اور پیدا کر دے اپنے مومن بندوں کے دلوں میں

الْمُؤْمِنِينَ وَدَاوَانَ تَقْضِي عَنِّي الْحُقُوقَ وَالذِّينَ وَلَا تَكْلِبْنِي

میرے لئے محبت اور ادا کر دے میری طرف سے تمام حقوق اور قرضہ جات کو اور مجھے میرے

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

حُسْنَ الْيَقِينِ وَتَرْبِيَةِ الدُّنْيَا كَمَا أَرَيْتَهَا عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

رجوع عطا فرما اور مجھے دنیا اس طرح دکھا جیسا تو نے اس دنیا کو سامنے اپنے نیک بندوں کو دکھایا

وَأَنْ تُوَصَّلَ بِفَضْلِكَ حَبْلَ انْقِطَاعِي وَتَطِيلَ بِطَوْلِكَ قِصَرَ

اور تو پہنچا اپنے فضل سے میرے انقطاع کے وقت میں اور لمبا کر دے میرے طول کی کوتاہی کو

بَاعِي وَتُزِيلَ طَبَاعِي وَأَنْ تُوقِظَ مِنِّي فَوَاتِرَ اللَّهْمِ وَأَنْ

اپنے طول کے سبب اور فنا کر دے میری طبیعت کو اور دو کر دے مجھ سے افکار کی پریشانیوں کو اور جاری

تُرْسِلَ فِي خَشِيَّتِكَ مِنْ عِبْرَاتِي لَوَاقِحَ الدِّيسِمِ وَأَنْ تُدِيحِرَ لِي

کر دے اپنے خوف سے میرے آنسو متواتر بارش جیسے اور میرے لئے

جَلِيلَ الْمَطَالِبِ وَتُحَسِّنَ لِي الْخَوَاتِيمَ وَالْعَوَاقِبَ وَهَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ

مشکل معاملات کو مباح کر دے اور میرے خاتمہ اور میری عاقبت کو بہتر بنا دے اور رحمت نازل فرمائے اللہ اپنے

خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ

جیب پاک پر اور ان کی آل پر اور صحابہ پر ہم تجھ سے رحمت مانگتے

يَا رَحِمَ الرَّحِيمِينَ - اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ يَا ذَا النُّورِ الْمُبِينِ

ہیں اے ارجمند الرحیمین اے اللہ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے صاحب نور مبین

أَنْ تُسَدِّدَنِي وَوَالِدِي وَذُرِّيَّتِي وَمَشَائِخِي وَالْمُحِبِّينَ

تو مدد فرما میری اور میرے والدین کی اور میری اولاد کی اور میرے استادوں کی اور دوستوں کی

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِأَمْدَادِ السَّادَةِ الْبَدْرِيِّينَ أَيُّهَا السَّادَةُ الْكِرَامُ أَمِدُّونِي

ساتھ بڑے بزرگوں کی امداد کے اے سادات کرام میری مدد کیجئے

بِنَفْحَةٍ وَأَسْعِدُونِي بِسَلْحَةٍ وَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ وَأَيِّدُونِي

ایک سانس میں اور میری موافقت کیجئے ایک لمحہ میں اور میری مدد کیجئے ساتھ قوت کے اور مجھے طاقت دیجئے

وَاعِشُونِي بِنَظْرَةٍ تَدْفَعُ عَنِّي كُلَّ بَغْيٍ وَكَيْدٍ فَإِنْ لَمْ أَكُنْ

اور میری فریاد سنی کیجئے ساتھ اپنی نظر کے جو مجھ سے دُور کر دے ہر بغاوت اور کر کو

أَيُّهَا السَّادَةُ أَهْلًا لِذَلِكَ فَجَنَابِكُمْ لِلْأَعْضَادِ وَالسَّمَاخِ

اور اے سادات کرام اگر میں اس مدد کا اہل نہ ہوں پس ہم حاضر ہوئے ہیں آپ کے پاس طاقت حاصل کرنے کیلئے

أَهْلٌ وَإِنْ كَانَتْ أَعْمَالِي وَعِرَّةُ السَّالِكِ فَحِمَاكُمْ

آپ کی سخاوت کی بنا پر اور اگر میرے اعمال اس قابل نہیں ہیں مگر آپ کی حفاظت میں

لِلْقَاصِدِينَ رَحْبٌ وَسَهْلٌ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَفَاعَتَهُمْ وَ

قاصدین کے لئے وسعت اور سہولت ہے۔ اے اللہ مجھے ان بزرگوں کی شفاعت عطا فرما اور

أَوْصِلْ إِلَيَّ مِنْ فَيُوضَاتِهِمْ وَفُتُوحَاتِهِمْ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحِيمٌ

مجھ تک ان کے فیوضات اور فتوحات پہنچا دے۔ ہم تجھ سے رحمت مانگتے ہیں اے

الرَّحِيمِينَ

رحم کرنے والے

احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## وَضِيءُ اسْمَاءِ اصْحَابِ كَهْفِهِمْ

إِلٰهِي بِحُرْمَتِي يَمْلِيخًا

اے اللہ یملیخ

مَكْسَلِمِينَا كَشْفُوطًا

مکسلیمینا کشفوط

كَشَا فَطْيُونَسُ تَبْيُونَسُ

کشا فطیونس تبیونس

أَذَرُ فَطْيُونَسُ يُوَانَسُ

آذر فطیونس یوانس

بُوسُ وَكَلْبُهُمْ قَطِيرُ

یوس کی حرمت سے اور ان کا کتا (جس کا نام) قطیر ہے

وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ

اور اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ

وَمِنْهَا جَائِدٌ وَلَوْ شَاءَ

اور بعض راستے بڑے ہیں اور اگر وہ (اللہ) چاہے

لَهْدِكُمْ أَجْمَعِينَ

تو تم سب کو ہدایت دیدے

سوال از پیران نبوی  
 نورانی از حضرت  
 الشافعی ۲۰  
 صفحہ ۳۰

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## شجرہ طیبہ

قَادِرِيَّة ○ مُجَدِّدِيَّة ○ غَفُورِيَّة  
 رَحِيمِيَّة ○ كَرِيمِيَّة ○ امِيرِيَّة

یا حسینا رحم کر مجھ پر زحرمت مصطفیٰ ﷺ

ہم زحرمت شہ مردان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اور حن بصری خیر التالبعین کے فیض سے

اور حبیب عجمی کی برکت سے خدا یا دلکش!

خواجہ داؤد طائی، حضرت معروف کرخی

ہردوشاہ دین کی برکت سے غفور اغفر خطا!

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نواجہ عبداللہ سہری سقظی اور حضرت جنید  
 بندہ حق شیخ شبلی کی دعا سے یا خدا  
 حُبِّ اِمْنَانِ عطا کر اور راہ توحید نیز  
 عبد واحد کے سبب سے یا احد و کھلا سدا  
 بوالفرح طرطوسی کی برکت سے دے فرحت قدیم  
 بوالحسن ہنکاری کی حرمت سے دے حسنہ مرا  
 دو جہاں کی دے سعادت از طفیل بوسعیہ  
 محی دین محبوب سبحانی کی حرمت سے حیا!  
 از طفیل بندہ رزاق دے روزی حلال  
 شرف دے برکت سے شرف الدین کی اے مالک مرا  
 عبد وہاب اور بہاؤ الدین اور سید عقیل  
 ان کی عزت سے کر بیا، عصمت کامل کر عطا!

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں !  
 از طفیل شمس دین صحرائی با صدق و صفا !  
 دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز  
 از سعی شاہ گدار حماں امام اتقیا !  
 بوالحسن اور شمس دین عارف کی برکت سے الہ  
 اہل عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تو روز جزا  
 فضل کر مجھ پر طفیل شاہ گدار رحمان کے  
 و از طفیل آل فضیل صاحب جود و سخا  
 دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے  
 از طفیل شاہ کمال و شاہ سکنڈریا و ف  
 خواجہ احمد مجتہد کے لئے اے ذی الکرم  
 ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُّوبُ إِلَيْهِ

آدمیت مجھ کو دے از برکتِ آدم شریف !  
 اور محبت دے نبی کی از حبیبِ کبریا  
 از طفیلِ شاہ باز و مومنین لکری ولی  
 مجھ کو بھی ایماں عطا کر بچو ایماں اولیاء  
 دے مجھے صدیقیت کا مرتبہ اے اصداقا!  
 از کرم بشوانری صدیق آں صاحبِ ولا  
 حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظ!  
 از سعی حافظِ محمد با کمال و مقتدا  
 مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیب  
 و از کرم عبد الغفور قطبِ عالم رہنما!  
 خادمی عبد الرحیم اہل حکومت میں رحیم!  
 کر دے اس اخضر جہاں کو انقیاء کا پیشوا

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا إِلَهَ الْإِلَهِاتِ يَا إِلَهَ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَا قَيُّوْمُ يَا قَيُّوْمُ يَا قَيُّوْمُ يَا قَيُّوْمُ

خادمی عبد الکریم اہل حکومت میں کریم  
 کر دے اس احقر جہاں کو اتقیا کا پیشوا  
 یا کریم از طفیل سید میا الحسن  
 ہو عطا عین الفقر کا جامہ صدق و صفا  
 و از طفیل جسمہ متان مئے عرفاں بدہ  
 من کیس نہ را یکے جرعہ جام دل کشا

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 هذه السلسلة المباركة

القادرية الجنيدية الغفورية الرحيمية الكريمة

فيض يافت بحر بركت على لوديانوى عفى عنه

از

حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن

صاحب سہارنپوری

قدس اللہ سرہ العزیز

قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری

و اوشان از حضرت عارف مدقق و ماہر محقق معدن اسرار و مخزن انوار

قدس اللہ سرہ العزیز

مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاہ السراسوی السہارنپوری

و اوشان از حضرت کثیر البرکة قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ

عبد الغفور صاحب صواتی سلمہ اللہ الشکور قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قدوہ عارفان افتاب سپہر علم الیقین

قدس اللہ سرہ العزیز

شیخ کریم الدین محمد شعیب صاحب تورڈھیری

قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ حافظ محمد صاحب رشغری

قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت شیخ محمد صدیق بشواتزی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

- واوشان از حضرت شیخ جنید صاحب پشاورى  
 و اوشان از حضرت شیخ احمد ملتانی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ شاه عالم صاحب دهلوی  
 و اوشان از حضرت شیخ شاه منور صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ شاه دولہ صاحب  
 و اوشان از حضرت سید السادات قطب ربانی محبوب سبحانی  
 غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد  
 عبد القادر صاحب جیلانی  
 و اوشان از حضرت شیخ ابوسعید مبارک صاحب مخزومی  
 و اوشان از حضرت شیخ ابوالحسن علی صاحب الہنکاری  
 و اوشان از حضرت شیخ ابوالفرح صاحب طرطوسی  
 و اوشان از حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز  
 تمیمی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ شبلی (ابوبکر عبد اللہ شبلی) صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ عبد اللہ سرری سقطی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ المشائخ معروف کونجی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ داؤد طائی صاحب

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بَعْدَهُمْ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْبَعِي الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

و اوشان از حضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس المدرسه العزیز  
 و اوشان از حضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس المدرسه العزیز  
 و اوشان از حضرت شاه نجف امیر المومنین اسد الله الغالب  
 علی المرتضیٰ ابن ابی طالب کرم الله وجهه  
 و اوشان از حضرت سید الکونین رسول الثقلین احمد مجتبیٰ محمد  
 مصطفیٰ صلوات الله و سلامه علیه و علی آله و  
 اصحابه و اتباعه اجمعین الی یوم الدین



نیز نسبت حضرت معروف کرخی رحمة الله علیه به علی موسیٰ رضاً  
 از امام موسیٰ کاظم از امام جعفر صادق از امام قاسم بن محمد  
 از سلمان فارسی از ابوبکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین  
 میرسد

نیز نسبت حضرت حسن بصری از حضرت انس خادم رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم می رسد -

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْتَ لِي اسْتَغْفِرَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هذه السلسلة المباركة

القادرية المعصومية الغفورية الرحيمية الكريمة

- فیض یافت از حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت عارف مدقق و ماہر محقق معدن اسرار و مخزن انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب السرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت کثیر البرکة قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ عبد الغفور صاحب شرف اللہ بفیضہ اہل الدہور بطول بمتائہ قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت شیخ محمد شعیب صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت شیخ حافظ محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- اوشان از حضرت شیخ محمد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَّادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرت شیخ جنید پشاورى صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ محمد معصوم صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ حاجی سید صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ خیر الله صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ غیاث الدین صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ عبد الرزاق صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ سید زین الدین صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ سید مستان صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ یسین صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ سید جلال صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ بهاء الدین صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ عبد الله صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ احمد صاحب ملتانی  
 و اوشان از حضرت شیخ احمد مستان صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ المشائخ سید عبد القادر جیلانی  
 و اوشان از حضرت شیخ ابوسعید مبارک صاحب مخزومی  
 و اوشان از حضرت شیخ ابو الحسن علی صاحب هنکاری  
 و اوشان از حضرت شیخ ابو الفرح صاحب طرطوسی

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 يَعْدُ كُلُّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ رَبِّي

و اوشان از حضرت شيخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزيز

تيمى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ شبلى ( ابو بكر عبد الله شبلى ) صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ سيد الطائفه ابو القاسم جنيد

بغدادى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ عبد الله سرى سقطى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ المشائخ معروف كرخى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ داود طائى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شيخ جيب عجمى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت خير التابعين شيخ حسن بصرى صاحب قدس الله سره العزيز

و اوشان از حضرت شاه نجف امير المومنين اسد الله العناب

على المرتضى بن ابى طالب كرم الله وجهه

و اوشان از حضرت سيد الكونين رسول الثققلين احمد مجتبى

محمد مصطفى صلوات الله وسلامه عليه وعلى

آله واصحابه واتباعه اجمعين الى يوم الدين



رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا بِكَ  
 إِنَّكَ أَنْتَ التَّمِيمُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هذه السلسلة المباركة

القادرية السجدية الموضية الغفورية الرحيمية الكريمة

فیض یافت احقر برکت علی لودی انوی عفی عنہ

از حضرة سرکار پیر و مرشد شاه ولایت شاه حکیم امیر الحسن

صاحب سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة قاری شاه عبد الکریم صاحب نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة عارف مدقق و ماہر محقق معدن اسرار و مخزن انوار

مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاه صاحب السراسوی

السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین شیخ

عبد الغفور صاحب سلمہ الشکور قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ محمد شعیب صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ حافظ محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ محمد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرة شیخ مومن ککری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرة شيخ شاه باز پشاورى صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ حبيب پشاورى صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد آدم شريف الحسينى بنورى صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ احمد كالى سرهندي فاروقى مجدد الف ثانى قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ شاه سكندر ابن عماد صاحب كيهتملى قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة جد خويش شيخ شاه كمال صاحب كيهتملى قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ شاه فضيل صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد شمس الدين صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شاه گدار حمن بن محبوب على صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة خواجہ شمس الدين عارف صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ خواجہ ابوالحسن صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة شيخ سيد گدار حمن ابن ابى الحسن قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد شمس الدين صحرائى صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد عقيل صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد بهاء الدين صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرت سيد شرف الدين قتال صاحب قدس الله سره العزيز  
 و اوشان از حضرة سيد السادات سيد عبد الرزاق صاحب قدس الله سره العزيز

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرة پدير خود اعظم جيلاني  
 و اوشان از حضرة شيخ ابوسعيد مبارك مخزومي صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ ابو الحسن على الهنكارى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ ابو الفرح طرطوسى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ ابو الفضل صاحب  
 و اوشان از حضرة عبد الواحد ابن عبد العزيز تميمى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ ابوبكر عبد الله شبلى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ سيد الطائفه ابو القاسم جنيد صاحب بغدادى  
 و اوشان از حضرة شيخ عبد الله سرى سقطى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ المشائخ معروف كرخى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ داؤد طائى صاحب  
 و اوشان از حضرة شيخ حبيب عجبى صاحب  
 و اوشان از حضرة خير التابعين شيخ حسن بصرى صاحب  
 و اوشان از حضرة شاه نجف امير المومنين اسد الله الغالب  
 على المرتضى ابن ابى طالب كرم الله وجهه  
 و اوشان از حضرة سيد الكونين رسول الثقلين احمد مجتبه محمد مصطفى  
 صلوات الله وسلامه عليه وعلى آله واصحابه واتباعه اجمعين  
 الى يوم الدين

وَبِنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هذه السلسلة المباركة

القادرية المجددية الغفورية الرحيمية الكريمة

فیض یافت احقر برکت علی لودی انوی عفی عنه

از حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن

قدس سرہ العزیز

صاحب سہارنپوری

قدس سرہ العزیز

حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری

حضرت عارف مدقق و ماہر محقق معدن اسرار و مخزن

انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب السراوی

قدس سرہ العزیز

السہارنپوری

حضرت کثیر البرکت قطب الخافقین ہادی الثقلین

قدس سرہ العزیز

عبد الغفور افاض علی رؤسنا الشکور الفضل والرحمة

قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ محمد شعیب صاحب

قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ حافظ محمد صاحب

قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ محمد صدیق صاحب

قدس سرہ العزیز

حضرت شیخ اخوند محمد شاہ سدومی صاحب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرت شیخ محمد نعیم صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ مامون یوسف زئی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ بہادر کوهائی صاحب  
 و اوشان از حضرت سید آدم بنوری صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ احمد کابلی سرہندی فاروقی  
 مجہد الف ثانی صاحب  
 و اوشان از حضرت شاہ سکندر ابن عماد صاحب  
 و اوشان از حضرت جد خویس شیخ شاہ کمال صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ شاہ فضیل صاحب  
 و اوشان از حضرت سید شمس الدین صاحب  
 و اوشان از حضرت گدا رحمن بن محبوب علی صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ خواجہ شمس الدین عارف صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ خواجہ ابو الحسن صاحب  
 و اوشان از حضرت شیخ سید گدا رحمن ابن ابی الحسن صاحب  
 و اوشان از حضرت سید شمس الدین صحرانی صاحب  
 و اوشان از حضرت سید عقیل صاحب  
 و اوشان از حضرت سید بہاء الدین صاحب  
 و اوشان از حضرت سید شرف الدین قتال صاحب

قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز  
 قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِّيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرت سید السادات سید عبد الرزاق صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت عوث الاعظم عبد القادر جیلانی صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید السادات سید ابوصالح صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید موسی جنگی دوست صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید عبد الله صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید یحیی زاهد صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید موسی مورث صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید داؤد مورث صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید موسی جون صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید عبد الله المحض صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود سید السادات جامع البرکات حسن مشقی صاحب قدس المدرسه العزیز
- و اوشان از حضرت پدر خود امام المومنین قدوة المتقین امام حسن رضی الله تعالی عنه
- و اوشان از حضرت پدر خود امام الہدی امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم الله وجهه
- و از حضرت مادر خود سیدة النساء فاطمة الزهراء رضی الله تعالی عنها -



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

و اوشان از شیخ خود و پدر خود سید المرسلین خاتم النبیین  
 شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات  
 الله وسلامه ورحمة و محبته و اسباع اکمل انعامه  
 علیه و علی اصحابه و اهل بیتہ و اتباعہ و مشائخنا  
 اجمعین الی یوم الدین آمین یا رب العلمین



رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اوراد طریقہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ

زاد الله لنا الى يوم القيام

سبق اول : نفی و اثبات لا اله الا الله ذکر ناسوتی را گویند، مقام ناسوت شریعت موجودات عالم حسنی را گویند۔

سبق دوم : اثبات الا الله ذکر ملکوتی را گویند مقام ملکوت طریقت موجودات معنوی را گویند۔  
 سبق سوم : مراقبہ تصور مرشد کرده با جس نفس دل را نگاه کرده اسم ذات الله را بخواند که در مراقبہ کشایش باطنی بسیار می باشد

سبق چهارم : اسم ذات الله جبروتی را گویند۔ مقام جبروت حقیقت بالقوة را گویند۔

سبق پنجم : هو ذکر ناسوتی را گویند۔ مقام لاهوت معرفت ذات را گویند۔

سبق ششم : الله هو ذکر عروج را گویند

سبق ہفتم : هو الله ذکر نزول را گویند

سبق ہشتم : انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا هو ذکر عجز و انکساری را گویند،  
 زیرا کہ خدائے تعالیٰ ہادی مطلق می باشد۔

سبق نهم : درود شریف اللهم صل علی محمد و آلہ و عدتہ بعدد کل معلوم لک۔

بعد اتمام سبقتا ہر روز ہر سبق ہزار ہزار بار بخواند و دیگر ہر قدر کہ تواند نفی اثبات بخواند، نفی و اثبات را طالب علم دوازده ہزار بار بخواند و متوسط سی ہزار بار بخواند و شیخ کامل ہفتاد ہزار بار بخواند۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اور اور طریقہ قاری حیدر غفور یہ

سبق اول : نفی و اثبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو ذکر ناسوتی کہتے ہیں۔ مقام ناسوت شریعت موجودات عالم حسی کو کہتے ہیں۔

سبق دوم : اثبات إِلَّا اللَّهُ کو ذکر ملکوتی کہتے ہیں۔ مقام لاہوت طریقت موجودات معنوی کو کہتے ہیں۔  
 سبق سوم : مراقبہ تصور مرشد کر کے جس دم کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو کر اسم ذات اللہ کا ذکر کریں  
 کہ مراقبہ میں کشائش باطنی زیادہ ہوتی ہے۔

سبق چہارم : اسم ذات اللہ کو ذکر جبروتی کہتے ہیں۔ مقام جبروت حقیقت بالقوہ کو کہتے ہیں۔

سبق پنجم : هُوَ کو ذکر ناسوتی کہتے ہیں۔ مقام لاہوت، معرفت ذات کو کہتے ہیں۔

سبق ششم : ”اللَّهُ هُوَ“ کو ذکر عروج کہتے ہیں۔

سبق ہفتم : ”هُوَ اللَّهُ“ کو ذکر نزول کہتے ہیں۔

سبق ہشتم : أَنْتَ الْهَادِي أَنْتَ الْحَقُّ لَيْسَ الْهَادِي إِلَّا هُوَ کو ذکر عجز و انکساری کہتے ہیں۔  
 کیونکہ خدا تعالیٰ مادی مطلق ہے۔

سبق نہم : دُرُودِ شَرِيفِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَتَرَتِهِ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ  
 تمام اسباق کے اختتام کے بعد ہر روز ہر سبق ہزار ہزار مرتبہ پڑھے اور دیگر جس قدر ہو سکے، ذکر نفی و  
 اثبات کرے۔ نفی و اثبات کو طالب علم بارہ ہزار بار پڑھے اور متوسط تیس ہزار بار اور شیخ کامل  
 ستر ہزار مرتبہ پڑھے۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هذه السلسلة المباركة

نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ کریمیہ امیریہ

فیض یافت احقر برکت علی لودی انوی عفی عنه

از - سرکار پیرو مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن

صاحب سہارنپوری

قدس اللہ سرہ العزیز

قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری

حضرت عارف مدقق و ماهر محقق معدن اسرار و

مخزن انوار مقبول بارگاہ الہ حاجی عبد الرحیم شاہ

صاحب السرساوی السہارنپوری

قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت شاہباز بلند پرواز روح ملکوت سرور سرفراز

بارگاہ والا جبروت فانی رضا و محو لقاء خالق حی و بما

قطب العالم الغوث المکرم الشیخ عبد الغفور صوت

بنیری مد اللہ ظلل جلال - السرمدی

قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت قطب الاقطاب وغوث الاعنات شیخ

کریم الدین محمد شعیب نوڈیری

قدس اللہ سرہ العزیز

قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت شیخ حافظ محمد صاحب اشغری

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا مُجِيبُ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرت شیخ مُحمَّد صدیق بشواتری صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت شیخ مُحمَّد شاه صاحب سدومی قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت شیخ مُحمَّد مامون شاه صاحب یوسف زئی قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت شیخ بہادر صاحب کوهائی قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت شیخ سیّد ادم بنوری صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی کابلی سرھندی صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت خواجه مُحمَّد باقی بالله صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت مولانا خواجه خواجگی مُحمَّد امکنگی صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت پدرخود خواجه درویش مُحمَّد صاحب قدس الله سره العزیز
- و اوشان از حضرت خال خود مولانا خواجه مُحمَّد زاہد ولی صاحب قدس الله سره العزیز

له حضرت شیخ مُحمَّد صدیق بشواتری صاحب را نیز خلافت از حضرت شیخ مومن لگروی صاحب است و اوشان را از حضرت شیخ شاہباز صاحب و اوشان را از حضرت شیخ حبیب صاحب پشاورمی و اوشان را از حضرت شیخ فریدالدین ابن بنیو صاحب و اوشان را از حضرت شیخ آدم الحسینی بنوری صاحب۔

له حضرت مُجدد الف ثانی را خلافت نیز از حضرت شیخ عبد الرحمن صاحب و اوشان از حضرت شیخ حافظ سلطان صاحب و اوشان از حضرت شیخ محمود صاحب و اوشان را از حضرت شیخ سید حبیب و اوشان از حضرت ابوبکر الصدیق امام الصدیقین رضی اللہ عنہ۔

له حضرت خواجه باقی بالله بطریق اویسیہ فیض از روح حضرت خواجه بہار الدین نقشبندیانند

له حضرت خواجه محمد امکنگی نیز از حضرت شیخ محمد رضی صاحب و اوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخنی صاحب





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت مولانا یعقوب چرخى صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ علاء الدین عطار صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت سیّد بہاء الدین محمد نقشبند بخاری صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت سیّد میر کلال صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتى صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ محمود انجیر فغوی صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ محمد عارف صاحب ریوگری	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ عبد الخالق عجمدانی صاحب	و اوشان از
قدس الشدره العزيز	حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی صاحب	و اوشان از

- ۱۰ ایضاً حضرت خواجہ علاء الدین عطار از حضرت خواجہ محمد پار صاحب و اوشان از حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند صاحب و اوشان از حضرت خواجہ محمد بابا سماسی صاحب۔
- ۱۱ حضرت خواجہ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ بطریق اویسیہ فیض از روح مطہر خواجہ عبدالخالق عجمدانی یافتند
- ۱۲ حضرت خواجہ نقشبند نیز از حضرت بابا سماسی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَعْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت خولجہ ابو علی فارمدی صاحب<sup>له</sup>
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت امام ابوالقاسم قشیری صاحب
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت شیخ ابو علی دقاق صاحب
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرات شیخین ابوالقاسم صاحب نصرآبادی و ابو الحسن صاحب حضرمی
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت شیخ ابوبکر شبلی
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی
- قدس الله سره العزيز و اوشان از حضرت خال خود عبد الله سری ابن مغلس سقطی

له حضرت خواجه ابوعلی فارمدی نیز از حضرت خواجه ابوالحسن نرقانی و اوشان از حضرت خواجه بایزید بسطامی  
 و اوشان از حضرت امام جعفر صادق صاحب و اوشان از حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر و اوشان از  
 حضرت سلمان فارسی و اوشان از حضرت سیدنا ابوبکر و اوشان از حضرت ختم المرسلین صلی الله علیه وسلم  
 له حضرت خواجه ابوعلی فارمدی نیز از حضرت ابوالقاسم گرگانی صاحب و اوشان نیز از عثمان  
 مغربی صاحب و اوشان از حضرت شیخ ابوعلی کاتب صاحب و اوشان از حضرت  
 ابوعلی رودباری صاحب و اوشان از حضرت سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِي كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

و اوشان از حضرت شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس الله سره العزیز  
 و اوشان از حضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس الله سره العزیز  
 و اوشان از حضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس الله سره العزیز  
 و اوشان از حضرت خیر التابیین شیخ حسن بصری صاحب قدس الله سره العزیز  
 و اوشان از حضرت شهسوار صفدر کرار اسد الله علی المرتضی رضی الله تعالی عنه  
 و اوشان از سرور کائنات افضل مخلوقات رسالت پناه حضرت محمد رسول الله  
 صلی الله علیه و آله وسلم الف الف مرآت و علی جمیع الانبیاء  
 والمرسلین و من تابعهم و تبع تا بجم الی یوم الدین و آخر دعوانا  
 ان الحمد لله رب العلمین -

له حضرت معروف کرخی صاحب نیز از حضرت امام بهام علی ابن موسی رضا رضی الله عنه و اوشان از حضرت امام  
 موسی کاظم رضی الله عنه و اوشان از حضرت امام محمد باقر رضی الله عنه و اوشان از حضرت امام  
 زین العابدین و اوشان از حضرت سید الشهدا رئاس الاولیاء امام حسین رضی الله عنه و اوشان  
 از حضرت امیر المومنین سید الأشجعین علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه -

ایضاً

حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه از حضرت جدّ مادری خود امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی الله عنه  
 و اوشان از حضرت سلمان فارسی صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم و اوشان از حضرت  
 امیر المومنین افضل المسلمین بعد النبیین والمرسلین حضرت ابوبکر الصدیق رضی الله تعالی عنه و اوشان از خضره  
 خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم -

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 يَعْدُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَيَعْدُ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِيْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرّحمة

سبق اول :

لطیفہ قلب ، زیر پستان چپ

سبق دوم :

لطیفہ رُوح زیر پستان راست

سبق سوم :

لطیفہ نفس زیر ناف

سبق چہارم :

لطیفہ سر در میان سینہ

سبق پنجم :

مصفا در میان پیشانی

سبق ششم :

خفا منہائے ناصیہ

سبق ہفتم :

اخفا بر کارخ دماغ منہائے دماغ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَى اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سبق نفی و اثبات :

نامش وقوف عدوی

ذکر معدومہ :

ذکر سلطان و باز آخرش درود شریف کہ در او را دقادر یہ نوشتہ شدہ و باید کہ  
 سبقمائے قادریہ را چہار زانو نوشتہ رو بقبلہ ادا کند و سبقمائے نقشبندیہ  
 بدو زانو نوشتہ رو بقبلہ خواندہ باشد۔

کیفیت کلمات مصطلحات حضرات عالیہ نقشبندیہ

ہوش در دم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن ، خلوت در نجھ  
 یاد کرد ، باز گشت ، نگہداشت ، یادداشت  
 وقوف عدوی ، وقوف زمانی ، وقوف قلبی کہ یازدہ کلمہ معمولی باشد

ہوش در دم :

آنست کہ ہر نفسی کہ از درون بر آید باید کہ از سر حضور و آگاہی باشد و غفلت بآن راہ نیابد،  
 حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ فرمودہ اند کہ ہوش در دم یعنی انتقال از نفسی بنفسی می باید کہ از  
 غفلت نباشد و از سر حضور باشد و ہر نفسی کہ می زند از حق سبحانہ و تعالی خالی و خائل نباشد۔

نظر بر قدم :

آنست کہ سالک را در راہ رفتن و آمدن در شہر و صحرا و ہمہ جا نظر او بر پشت پائے او باشد تا  
 نظر او پراگندہ نشود و بجائی کہ می باشد نیفتد، کریم : وَلَا تَمْسُ فِي الْأَرْضِ مَرَجًا، ناظر

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا مِنْهَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

باین معنی است و می‌شاید که نظر بر قدم اشارت بر سرعت سیر ساک بود و در قطع مسافت هستی و طی عفت  
 خود پرستی یعنی نظرش بر جاکه نمیشود فی الحال قدم بر آن بند  
**سفر در وطن :**

آنست که ساک از طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفات بشری بصفات ملکی و از صفات زمینی  
 بصفات حمیده بجزم تخلُّقوا باخلاق الله انتقال فرماید- حضرت مولانا سعدالدین کاشغری قدس الله سره  
 فرموده اند شخصی خبیث هر جا نیکه انتقال کند خباثت او زایل نشود تا انتقال نکند از صفات خبیثه-  
**خلوت در انجمن :**

از حضرت خواجه بهار الدین قدس سره پرسیدند که بنا بر طریقه شما بر چیست ؟ فرمودند که خلوت در انجمن بقاء  
 باخلق و باطن باحق سبحانه و تعالی، کریمه و اذکر اسم ذبک و بئتل الیه بتبیلاد (۳۱ : ۸) رجال لا  
 تلهمهم تجارة و لا بیع عن ذکر الله اشارت باین مقام است خواجه اولیاء کلال قدس الله سره  
 فرموده اند که خلوت در انجمن آنست که اشتغال و استغراق در ذکر بر تیر رسد که اگر بیازار در آمد هیچ  
 سخن و آواز نشنود بسبب استیلا که ذکر لسان بر حقیقت دل-

یا دکرد :

عبارت از طرد غفلت بذكر لسانی یا ذکر قلبی است بجزم قوله عز وجل تعالى شانه و اذکر ربک فی نفسک  
 تفترعا و خیفه و دون الجهم بالقول بالقدو و الاصل و لا تکن من الغضیلین (۴) ه ه حضرت  
 مولانا سعدالدین کاشغری قدس الله سره فرموده اند که طریقه تعلم ذکر آنست که اول بدل گوید لا اله الا الله  
 مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ مُرِيدُ دَلِّ خُودِ رَا حَاضِرُ كُنْدُ و در مقابل شیخ دل بدارد و چشم فراز کند و دهان را استوار  
 و زبان بجام چسپاند و دندان بر هم بندد و نفس را بگسیرد و با تعظیم و قوت تمام در ذکر شروع کند بر موقت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَهُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ

شیخ و بدل گوید نه بزبان و درجلس صبرکنند دریک نفس ۳ بار گوید چنانچه اثر ملاقات ذکر بدل برسد و طبعش آنتست و کلمه لا را بطرف بالا کشد و اله را بطرف دست راست حرکت کرده کلمه الا الله راست بر دل منور بری زند چنانچه حرارت او بتمام اعضا برسد و در طرف نفی وجود جمع محشرات انبظر فنا و ناخواستن مطالعه باید کرد و در طرف اثبات وجود حق سبحانه را بنظر بقا و مقصودی مطالعه باید کرد

بازگشت :

آنتست که باریکه بزبان دل کلمه طیبیه را گوید و عقب همان زبان گوید که خداوند مقصود من تویی و رضای تو تا از وعید افرایت من اتخذ الهه هوله بیرون آید -

نگاهداشت :

عبارت از مراقبه مخاطرات است و چنانچه در یکم چند بار کلمه طیبیه را گوید که خاطر او بغیر تردد حضرت مولانا کاشغری قدس الله سره در معنی این کلمه فرموده اند که باید که در یک ساعت و دو ساعت و زیاده از دو ساعت آن، آن دو مقدار یکدیگر بیشتر شود خاطر خود را نگاه دارد و بخاطر وی غیره نگذرد و حتی که از اسرار و صفات هم غافل شده احدیت مجوده و داء الوداء منظور داشته باشد بحکم اللیس الله بجان عبده

یادداشت :

که مقصود از این همه همینست عبارت از دوام آگاهست بحق سبحانه و تعالی بر سبیل ذوق و بعضی این عبارت گفته که حضور بے غیبت است و نزد اهل تحقیق مشاهده استیلا شود حق است بر دل توسط محبت ذاتی که ناهش مشاهده است حضرت ایشان در این چهار کلمه مذکور شده این عبارت فرموده اند که یاد کرده عبارات از تکلف است در ذکر و بازگشت عبارت از رجوع است بحق سبحانه و تعالی بر آن وجه که هر بار که کلمه طیبیه را گوید از عقب آن بدل گوید که خداوند مقصود من تویی و نگاهداشت عبارت از محافظت این رجوع است



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

بے گفت زبان و یادداشت عبارت از رجوع است و زنگاهداشت بدانکه دوام آگاهی اگر چنان  
 مستولی است که کثرت گویند مزاجم آن نشود بلکه شعور با وجود خود نماند آن راقنا مندا اگر شعور باین بے شعوری  
 دارد و اگر شعور بے شعوری هم نماند آن راقنا مندا و این را جمع الجمع و عین الیقین نیز گویند۔

### وقوف زبانی :

آنست که سالک واقف احوال خود باشد که هر زمان صفت و حال او چیست موجب شکر است  
 یا موجب عذر، در حال قبض استغفار کند و در حال بسط بشکر گراید۔ دیگر آنست که سالک در آینده نفس  
 شود که بحضور می گزرد و یا بغفلت و نزدیک صوفیه قدس الله اسرارهم وقوف زبانی عبارت از محاسبه  
 است و الیه اشاره فی قول عمر رضی الله عنه، حاسبوا قبل ان تحاسبوا، و فی قوله تعالی،  
 وَانصِبُوا إِلَيَّ رِبِّكُمْ وَاسْلَمُوا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ ○ خواجه بهار الدین قدس الله  
 سره فرمودند آنکه محاسبه آنست که هر ساعتی آنچه بر ما شتم محاسبی کنم که غفلت چیست و حضور چیست  
 می بینیم که به نقصان است بازگشت می کنم و عمل از سر می گیرم۔

### وقوف عدوی :

عبارت از رعایت عدو است؛ در ذکر حضرت خواجه بهار الدین قدس الله سره فرموده اند که رعایت  
 عدد در ذکر قلبی برائے جمع خواطر متفرقه است۔ ذاکر را باید که در یک نفس سه کت یا پنج کت یا هفت  
 کت یا سب کت گوید و عدد طاق را لازم نبرد۔

### وقوف قلبی :

بر دو معنی محمول است یکی آنکه در ذکر واقف و آگاه باشد تجلی سجد و آن مقوله یادداشت است،  
 حضرت خواجه عبید الله حسد الله سره فرموده اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و حاضر بودن





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا رَبِّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

دل است، بختی سبب است - بران وجب که دل با بیخ شے غیر از حق سبحان نباشد و جای فرموده اند که در حین  
 ذکر ارتباط و آگاهی مذکور شرط است و این آگاهی را شنود و وصول و وجود و وقت قلبی می گویند و دم است  
 که ذکر از دل واقف بود یعنی در آثار ذکر متوجربا پس قطع لحم صندبری شکل شود که آنرا مجاز دل می گویند و در  
 جانب ایر مجازی پستان چپ واقع است و او را مشغول بذكر کند و نگذارد که از ذکر مفهموم ذکر غافل و  
 زایل گردد زیرا که خلاصه مقصود ذکر همین است ۵

مانند مرغ با شش پاں بر بینه دل پاسبان کز بینه دل زایدت مستی و ذوق قهقهها  
 و الی الوقوف القلبی اشاره فی قوله تعالی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا  
 فان ذکر اللسان قلیل باعتبار العورد فاته اللسان فحسبه و الذکر الكثير موده اللسان  
 و القلب و سائر البدن عند سلطان الذکر و باعتبار الزمان لا بد فی ذکر اللسان من  
 الفرق کان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم الذکرى باعتبار القلب -



رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرحمۃ

سبق اول :

لطیفہ قلب ، بائیں پستان کے نیچے

سبق دوم :

لطیفہ رُوح ، دائیں پستان کے نیچے

سبق سوم :

لطیفہ نفس ، ناف کے نیچے

سبق چہارم :

لطیفہ سر ، سینہ کے درمیان

سبق پنجم :

مُصَفَّاء ، پیشانی کے درمیان

سبق ششم :

خفا ، پیشانی کی آخری حد

سبق ہفتم :

اخفا ، کھوپڑی پر دماغ کی آخری حد

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

لہی تبات کہ اسے وقت عددی کہتے ہیں۔

ذکر معدومہ :

پہلے ذکر سلطان اور اس کے آخر میں درود شریف جو اورادِ قادر میں منقول ہے اور چاہیے  
 کہ سلسلہِ قادریہ کے اسباق کو چار زانو قبلہ رو بیٹھ کر ادا کرے اور نقشبندیہ سلسلہ کے اسباق  
 کو دو زانو قبلہ رو بیٹھ کر پڑھا جائے۔

کیفیت کلماتِ مصطلحاتِ حضراتِ عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

ہوشِ دروم ، نظر بر قدم ، سفر و وطن ، خلوت در انجمن ، یاد کرد ، بازگشت ، تکجداشت ،  
 یادداشت ، وقتِ عددی ، وقتِ زمانی ، وقتِ قلبی کہ یہ سب گیارہ کلمے معمول ہوتے ہیں۔  
 ہوشِ دروم :

یہ ہے کہ ہر سانس جو کہ اندر سے باہر آئے چاہیے کہ حضور اور آگاہی کے ساتھ ہو اور اس میں غفلت  
 راہ نہ پائے۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ہوشِ دروم یعنی ایک سانس سے  
 دوسری سانس کے وقفہ میں غفلت نہ ہو اور حضورِ معلیٰ ہو اور جو سانس بھی لے ، حق سبحانہ و تعالیٰ  
 کی یاد سے غافل نہ ہو۔

نظر بر قدم :

یہ ہے کہ سالک راہ میں چلتے پھرتے خواہ شہر ہو یا جنگل تمام جگہ اپنی نظر لپٹت پاپر رکھے تاکہ اس کی  
 نظر نہ بھٹکے اور جس جگہ کہ یہ ہونہ ہٹے۔ حسبِ آیتِ کریمہ "اور مت چلو زمین پر اکڑ کر" اور ناظر اس  
 معنی میں ہے کہ نظر بر قدم اشارہ ہے سالک کی سرعتِ رفتار کی طرف جس سے وہ ہستی کی مسافت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ حَلْفِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور خود پرستی کی دشوار گھاٹی طے کرتا ہے، یعنی نظر کی انتہا (منزل مقصود) پر اس کا قدم پڑتا ہے  
 سفر و وطن :

یہ ہے کہ سالک بشری حالت سے سفر کرے یعنی صفات بشری سے ملکوتی صفات اور صفات زمینیہ  
 سے صفات حمیدہ کی طرف آئے بحکم اللہ اللہ کے اخلاق پیدا کرو۔ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری  
 قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ غیبت شخص جہاں کہیں بھی جائے اس کی خباثت زائل نہیں ہوتی جب  
 تک کہ اپنی خباثت کو چھوڑ نہ دے۔

خلوت در انجمن :

حضرت خواجہ بہار الدین قدس اللہ سرہ سے لوگوں نے پوچھا، آپ کے طریقے کی مہل کس چیز پر ہے  
 فرمایا، خلوت در انجمن پر۔ بطور خلوت کے ساتھ ہو مگر باطن حق سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ ہو۔  
 آیات: اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرو، اسی کی طرف کنارہ کش ہو کر اور "لوگ ہیں کہ انھیں  
 غافل نہیں کرتے تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے" میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ خواجہ  
 اولیاء کلاں قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ خلوت در انجمن یہ ہے کہ ذکر میں ایسا مشغول اور منہمک ہو کہ  
 اگر بازار میں آجائے تو کوئی بات یا آواز زبانی ذکر کے دل پر حاوی ہونے کی وجہ سے سنائی دے۔

یاد کرو :

اس سے مراد زبانی یا قلبی ذکر سے غفلت کا دور کرنا ہے، بموجب حکم اللہ عزوجل "اپنے پروردگار کو  
 یاد کرو گڑ گڑا کر اور ڈر سے نہ کہ ہیکار کر صبح و شام، اور غافلوں میں نہ ہو۔"

حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ذکر کے سکھانے کا طریقہ یہ ہے  
 کہ اول شیخ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ دل سے کہے۔ مرید اپنے دل کو متوجہ کرے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اور شیخ کے مقابل رکھے اور آنکھیں بند کر لے، وہاں استوار کرے (لب بند رکھے) اور زبان تالو سے چسپان  
 کرے اور دانتوں کو بٹھالے اور سانس کو روک کر نہایت تعظیم اور پوری قوت سے ذکر شروع کرے۔ شیخ کی  
 موافقت کے ساتھ دل سے ذکر کرے نہ کہ زبان سے اور سانس کے روکنے میں صبر سے کام لے کہ ایک  
 سانس میں تین بار کہے۔ چنانچہ ذکر کا اثر دل پر پہنچتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کلمہ لا کو اوپر کی طرف  
 کھینچے اور الہ پر دہنہ ہاتھ کی طرف حرکت کرتے ہوئے کلمہ اِلا اللہ کو زور سے دل صنوبری پر مارے  
 چنانچہ اس کی گرمی تمام اعضا میں پہنچ جاتی ہے اور (کلمات) نفی ادا کرتے وقت تمام محدثات کے وجود  
 کو فنا اور ناپسندیدگی کی نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے اور (کلمات) اثبات کی طرف وجود حق سبحانہ کو بقا  
 اور مقصود ہونے کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

بازگشت :

اس سے مراد یہ ہے کہ ایک بار دل سے کلمہ طیبہ پڑھے اور اس کے پیچھے زبان سے کہے کہ اے اللہ  
 میرا مقصود تیری ذات اور تیری رضا ہے، تاکہ آیر "کیا تو نے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود کپڑا"  
 کی وعید کی زد میں آئے۔

نگاہداشت :

اس سے مراد دل کے مراقبہ سے ہے چنانچہ چند بار کلمہ طیبہ ایک سانس میں پڑھے، تاکہ اس کا دل  
 مترو نہ ہو۔ حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ اس کلمہ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی  
 یا دو گھڑی اور ان دو گھڑیوں سے جو بھی میسر ہو اپنے دل کی حفاظت کرے اور اس کے دل میں بول  
 (ماسوا اللہ) داخل نہ ہو یہاں تک کہ اس کے اسما و صفات سے غافل ہو کہ صرف احدیت ہی نظر میں  
 رکھے بحکم آیر "کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔"

وَبِنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبُّ الصّٰلِحِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِّیِّ وَعَلِیْ اَوْلِیِّهِ وَاصْحَابِهِ وَعِیْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبَعْدِ وَاخْلُقْ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ کَلِمَاتِكَ  
 بِاَمْرِیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

### یادداشت :

اس سے مقصود یہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے ذوق کی وجہ سے ہمیشگی ہو اور بعضوں نے اس کو مکمل حضوری سے تعبیر کیا ہے جس میں پردہ نہ ہو اور محققوں کے نزدیک مشاہدہ استیلا دل پر ذاتی محبت کے توسط سے حق کا ظہور ہے کہ اس کا نام مشاہدہ ہے اور حضرت موصوف نے مذکورہ بالا چار کلمات کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ "یاد کر دے مراد ذکر میں تکلف ہے اور بازگشت سے مراد حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے اس وجہ سے کہ ہر بار جب کلمہ طیبہ لیتا ہے تو اس کے بعد دل سے کتا ہے کہ اے اللہ میرا مقصود تو ہے اور نگاہداشت سے مراد اس رجوع کی محافظت ہے بغیر زبان ادا کیے ہوئے اور یادداشت سے مراد رجوع ہے نگہداشت کی طرف اس لیے کہ دوام آگاہی اتنی غالب آجائے کہ کثرت ذکر مزاحم اس میں نہ ہو بلکہ اپنے وجود کا شعور (احساس) رہ جائے اس کو فنا کہتے ہیں۔ اگر اس شعور میں بے شعوری کا شعور بھی نہ ہو اس کو فنائے فنا کہتے ہیں اور اس کو جمع الجمع اور عین یقین بھی کہتے ہیں۔

### وقف زمانی :

یہ ہے کہ سالک اپنے احوال سے واقف ہوتا ہے کہ ہر وقت اس کی صفت اور حالت کیا ہے ، موجب شکر ہے یا موجب عذر۔ قبض کی حالت میں استغفار کرتا ہے اور لبط کی حالت میں شکر کرتا ہے۔ دیگر یہ ہے کہ سالک اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے کہ حضور ہی میں ہے یا غفلت میں ہے اور صوفیاء کرام تہن اللہ اسرار ہم کے نزدیک وقف زمانی سے مراد محاسبہ ہے اور اس کی طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں اشارہ ہے کہ "اپنے نفس کا محاسبہ کرو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے" اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ "اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ ،



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

اس سے قبل کہ تم پر عذاب نازل ہو" میں اشارہ ہے۔ خواجہ بہار الدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ  
 محاسبہ یہ ہے کہ ہر ساعت جو مجھ پر گزری ہے محاسبہ کریں کہ کون سی غفلت کی تھی اور کون سی  
 حضوری کی۔ جب دیکھتے ہیں کہ ضائع گئی اس کا اعادہ کرتے ہیں اور عمل کو اور توجہ سے کرتے ہیں۔

وقوف عدوی :

اس سے مراد ذکر میں عدد کا لحاظ رکھنا ہے۔ حضرت خواجہ بہار الدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ ذکر  
 قلبی میں عدد کا لحاظ منتشر خیالات کو جمع کرنے کے لیے ہے۔ ذاکر کو چاہیے کہ ایک سانس میں تین یا  
 پانچ یا سات یا اکیس کرت کے اور طاق عدد کو لازم قرار دے۔

وقوف قلبی :

یہ دو معنی پر مشتمل ہے، ایک یہ ہے کہ ذکر میں حق سبحانہ سے واقف و آگاہ ہو اور مقولہ یادداشت  
 ہے۔ حضرت عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں، وقوف قلبی حق سبحانہ کے ساتھ آگاہی اور  
 حضور ہی قلب سے مراد ہے۔ اس وجہ سے کہ دل حق سبحانہ کے علاوہ کسی اور دیگر چیز کے ساتھ  
 نہیں ہوتا، اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ ذکر کے وقت مذکور (اللہ) کے ساتھ ربط اور آگاہی شرط ہے  
 اور اس آگاہی کو شہود، وصول، وجود اور وقوف قلبی کہتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ ذاکر دل سے  
 واقف ہو یعنی ذکر کے دوران گوشت کے اس ٹکڑے کی طرف متوجہ ہو جو صنوبری شکل کا ہوتا ہے  
 کہ اس کو مجاز دل کہتے ہیں اور بائیں پستان کی جانب واقع ہے اور اس کو ذکر میں مشغول کرتا ہے  
 اور اس کو نہیں چھوڑتا ہے کہ ذکر اور مفہوم ذکر سے غافل ہو جائے اور زائل ہو جائے۔ اس لیے کہ  
 ذکر کے مقصود کا خلاصہ یہی ہے۔

تو دل کی اس طرح نگہبانی کر جس طرح پرندہ انڈے کی نگہبانی کرتا ہے کیونکہ بیضہ دل



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کی نگہداشت سے ذکر میں تیزی اور ذوق دستی زیادہ ہوتی ہے۔

اور وقوف قلبی کی طرف اشارہ ہے؛ اللہ کے قول:

”اے ایمان والو، اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔“

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ السَّالِمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هذه السلسلة المباركة

### چشتیه شریفه صابریه غفوریه رحیمیه کریمیه امیریہ

فیض یافت احقر برکت علی لودیانونی عفی عنہ

- از سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت شاہ حکیم امیر الحسن صاحب زینپوری قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة قارى شاه عبد الكريم صاحب نصير پوری قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة موشکاف اسرار توحید یک-سوار بادیه تفرد مقبول  
 الہ حاجی عبد الرحیم شاہ صاحب دامت فیضہ قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة بحر ذخار معارف صمدی عاقول طهطام علوم زلی و  
 ابدی صاحب خشوع و حضور شیخ عبد الغفور عز برکتہ قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة مقبول بارگاہ صمدیت عارف بلا ریب شیخ محمد شعیب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة عالم کامل و سالک امجد شیخ حافظ محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة هادی طریق شیخ محمد صديق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة حامل انکسار و مظهری اخوند محمد شاه صاحب سدوی قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة مصدره بنو شکیبائی حضرة هامون صاحب یوسف زائی قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة محترز معاصی و ترهاتی شیخ بہادر صاحب کوهاتی قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرة منبع غیبوت و حضوری سیدہ ادم بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَوَدَّادَ كَلِمَاتِكَ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرة مورد کمال و کاملی شیخ احمد کابلی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة مستاصل حقد و حسد شیخ عبد الاحد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة حامی دین متین شیخ رکن الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة قاتل نفس و سوس خواجه قطب العالم شیخ عبد القدوس صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة معدن علوم و معارف شیخ محمد عارف صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة مرئیل غش و وق خواجه عبد الحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة حامل صدمہ مصیبتی شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة مخدوم حوران ہشتی خواجه شمس الدین ترک پانی پتی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة مقبول اصغر و اکابر سیدی مخدوم علاء الدین علی احمد صابر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة تابع قضا و قدر شیخ فرید الدین گنج شکر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة بنوع عجز و سینہ خاکی قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار اوشی کاکی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة قانع بناء و بدعت و زشتی خواجه معین الدین حسن سجزی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة قاتل نفس طاحونی خواجه عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ العزیز
- و اوشان از حضرة جلیس آرامگہ امن و امانی خواجه حاجی شریف زندی قدس اللہ سرہ العزیز

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ الْقِيَوْمَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

- و اوشان از حضرتہ محبوب حق و دود خواجہ مودود صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ مقبول سبحان خواجہ ابویوسف بن سمعان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ راہبہ ہشتی خواجہ ابو محمد ہشتی قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ سالک باکمال خواجہ ابو احمد ابدال قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ ستودہ افاق خواجہ ابواسحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ مورد حلیم و صبوری خواجہ ممشاد علوی دینوری قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ مصدر انکسار و کسری خواجہ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ مزیل خداع و غشی خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ متحمل اقبال غنوم و ہم خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ سالک ریاض خواجہ فضیل بن عیاض صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ قانع مکر و شید خواجہ عبد الواحد بن زید صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ زبده اہل عصری خواجہ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز  
 و اوشان از حضرتہ ہادی مقتدار حضرتہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ  
 و اوشان از حضرتہ رسول الثقلین صاحب قاب قوسین محبوب اللہ محمد رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اذکار مشائخ چشتیه

که می رسیده هر دو جهریه است

سبق اول :

ذکر دوازده تسبیح است که اول کلمه طیبه تمام صد بار بعد کلمه شهادت یکبار بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 صد بار بعد ازان کلمه طیبه و شهادت هکذا بعد اَللَّهِ اَللَّهِ اَللَّهِ چهار صد بار بعد ازان کلمه طیبه  
 و شهادت و هکذا بعد اَللَّهِ اَللَّهِ اَللَّهِ شش صد بار بعد ازان کلمه طیبه و شهادت هکذا بعد  
 اَللَّهِ یک صد بار با جمس و دم بعد ازان کلمه طیبه و درود و اول و آخر و شهادت هکذا لازم است -

سبق دوم :

هو الاول ، هو الاول ، هو الاول ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو  
 الظاهر ، هو الظاهر ، هو الظاهر ، هو الباطن ، هو الباطن ، هو الباطن ، هو  
 در سه نفس کما حرر مع المخطوط یک صد بار یا قدریکه ممکن باشد و رو کند و اذکار باقیه حواله  
 ارشاد الطالبین است مجرعه سلاسل قادریه و نقشبندیه منظومه منقحه برائے یادداشت شائقین حفظ  
 و ضبط تحریر کرده شد برین طریق که هر سلسله را جداگانه نیز می تواند نوشت -



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 يَعْذَرُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## اذکارِ مشائخِ چشتیہ

ہر دو بھری ہیں :

سبق اول :

ذکر بارہ تسبیحات ہیں، اول پورا کلمہ طیبہ تین مرتبہ، اس کے بعد کلمہ شہادت ایک بار، اس کے بعد  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سو بار اس کے بعد کلمہ طیب و شہادت اسی طرح اس کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
 چار سو بار، اس کے بعد کلمہ طیب و شہادت اسی طرح اس کے بعد اللَّهُ اللَّهُ چھ سو بار، اس کے  
 بعد کلمہ طیب و شہادت اسی طرح اس کے بعد اللَّهُ ایک سو بار سانس روک کر، اس کے بعد کلمہ  
 طیب اور درود، اول و آخر اور کلمہ شہادت اسی طرح لازم ہے۔

سبق دوم :

هو الاول ، هو الاول ، هو الاول ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو الآخر ، هو  
 الظاهر ، هو الظاهر ، هو الظاهر ، هو الباطن ، هو الباطن ، هو الباطن ، هو الباطن  
 تین سانس میں ایک سو بار جیسا کہ لکھا گیا ہے یا جتنا ممکن ہو سکے آنا ورد کرے۔

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
يَعْدِدُ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا لَيْسَ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَبِهِ  
 يَعْزِدُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا رَبِّي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## الحزب الراجب المحسنات

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَمَّ نَوَالَهُ وَعَزَّ بَرَهَانُهُ :-  
 ① رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ  
 فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

(سورة حشر ایہ ۱۰)

اے ہمارے رب ہمیں مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی (مغفرت فرما) جو ہم  
 سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ بننے  
 دیجیے۔ اے رب آپ بڑے شفیق اور رحیم ہیں۔

② رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَاللَّهُمَّ مَنِّينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ ط

(سورة نوح ایہ ۲۸)

یعنی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو مومن ہونے کی حالت میں  
 میرے گھر میں داخل ہیں۔ ان کو (یعنی اہل و عیال) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان  
 عورتوں کو بخش دیجئے۔

③ وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَ  
 لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (حشر: ۹)

کے لیے بخشش کرتے ہیں۔ یعنی اپنے  
 بخشش کے طور پر مقدم رکھتے ہیں  
 خود بھی ضرورت ہو اور ایثار

یعنی دوسروں کی حاجت براری  
 نفسوں پر دوسروں کو  
 اگرچہ انہیں اس کی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلَىٰ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

کرتے ہیں۔ اگرچہ خود اس کے حاجت مند ہوں۔

③ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝ (ال عمران: ۹۲)

اے لوگو! تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک اللہ کی راہ میں اپنی  
 پیاری محبوب چیزیں خرچ نہ کرو۔

ف:۔ بے شک نیکیاں انسان کا محبوب ترین مال اور باقیات الصالحات ہیں۔

⑤ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا لذنوبِكُمْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَ  
 الْمُؤْمِنَاتِ ۝ (سورہ محمد آیت: ۱۹)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور  
 آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے لئے بخشش مانگتے رہیے اور دوسرے سب مسلمان  
 مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی بخشش مانگتے رہیں۔

⑥ بحوالہ بیہقی شعب الایمان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 بیان فرماتے ہیں کہ میت قبر میں غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور وہ اپنے  
 ماں باپ، بیٹا، دوست مخلص کی دعا کی منتظر ہوتی ہے جو اس کے لئے ساری دنیا و باقیما  
 سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اور اللہ سبحانہ اس دعا کے اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل  
 فرماتے ہیں اور زندوں کا ہدیہ مردوں کے لئے ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے۔  
 (شرح الصدور صفحہ ۲۰۶)

④ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ  
 کہیں گے۔ دنیا میں تو ہم  
 اس قدر ثواب کہاں  
 نے اس قدر نیکیاں نہیں کی تھیں۔  
 سے آیا۔ آواز آئے گی کہ

رَبَّنَا  
 تَقَاتَلْنَا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دَخْلِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار کیا تھا۔ یہ وہی نیکیاں ہیں۔ (نور الصدور فی شرح

القبور صفحہ ۱۹۷)

۸) حجاج ابن دینار سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔  
 نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان (مردوں) کے واسطے بھی پڑھو اور جب  
 روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب صدقہ دو تو ان کے واسطے بھی دو۔ مطلب  
 یہ کہ ان نفل نماز، روزہ، صدقہ کا ثواب ان کو بھی بخش دو تو ان کو بھی ثواب مل جائے گا اور  
 تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔ (نور الصدور فی شرح الصدور صفحہ ۱۹۸)

۹) فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں  
 کے لئے ستائیں یا پچیس بار مغفرت کی دعا مانگے گا یعنی اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ تُوهِدُهُمْ سُبُلَ الْجَنَّةِ لَوْ كَانَتْ فِيهَا مِثْرَةٌ لَوْ كَانَتْ فِيهَا مِثْرَةٌ  
 كُوْرزِقَ دِيَا جَاتَا هِي۔ (ابی الدرداء - حصن حصین صفحہ ۱۲۷)

۱۰) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت  
 میں سے بعض ایک گروہ کے لئے سفارش کریں گے۔ بعض قبیلہ کے لئے۔ بعض عصبہ  
 (یعنی دس سے چالیس کی جماعت) کے لئے اور بعض صرف ایک ہی شخص کی شفاعت  
 کریں گے۔ آخر یہ سب کے سب جنت میں داخل ہوں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے)۔  
 (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۶۲ - شمارہ ۳۰۳)

۱۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری  
 امتؓ نمونہ ہے۔ وہ قبر میں گنہگار داخل ہوگی اور قبروں سے بغیر گناہوں کے  
 اُٹھے گی۔ ان کے لئے نمونوں کے بخشش مانگنے کی وجہ سے (طبرانی فی الاوسط)

۱۲) بشار بن غالب سے روایت ہے کہ میں حضرت راویہ کے لئے  
 بہت دعا کرتا تھا۔  
 آمِنِ آمِنِ آمِنِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَرِمَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْوَالِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

انھوں نے کہا۔ اے بشار! تمہارا تحفہ نور کے طبق میں رکھ کر ہمارے پاس بھیجا جاتا ہے۔  
 جس پر حریر کا رومال ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ اس شان سے مہینچا یا جاتا ہے؟ فرمایا۔  
 ہاں۔ مومن کی دعا جب مردہ کے لیے قبول ہوتی ہے تو اسی طرح نور کے طبق میں  
 رکھ کر حریر کے رومال میں ڈھانپتے ہیں اور میت کے پاس لے جا کر کہتے ہیں۔ کہ  
 فلاں شخص نے تم کو یہ تحفہ بھیجا ہے۔ (نور الصدور فی شرح الصدور)

۱۳) حضرت ابن سبیر نے مالک ابن دینار سے روایت کی ہے کہ میں جمعہ کی رات کو  
 قبرستان میں گیا۔ دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان  
 والوں بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ اے مالک! ابن دینار، یہ مسلمانوں کا تحفہ  
 ہے جس کو قبر والے بھائیوں کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا۔ بخدا تم مجھے بتاؤ۔ یہ کیا  
 تحفہ ہے۔ کہا۔ ایک مومن نے وضو کیا اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ پہلی رکعت میں بعد  
 فاتحہ کے سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص پڑھی اور کہا اے  
 اللہ اس کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان بھائیوں کو میں نے بخش دیا۔ اس کی وجہ سے  
 اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا اور ہماری قبروں کو کشادہ کیا۔ مالک! ابن دینار  
 کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ جمعہ کی رات کو اسی طرح سے دو رکعت نماز پڑھ کر  
 مردوں کو بخشا رہا۔ پس میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مالک! ابن دینار! جس قدر تم نے میری  
 اُمت کے لیے نور کا تحفہ بھیجا ہے۔ اس کی گنتی کے موافق اللہ تعالیٰ نے تمہاری  
 مغفرت کی اور اسی قدر تم کو ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنت  
 نام نہیف ہے۔ (شرح الصدور ص ۲۰۵)  
 ایصالِ ثواب کے لیے یہ نماز  
 ہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے  
 میں ایک مکان تیار کیا ہے جس کا  
 ف: اس کا یہ مطلب نہیں کہ  
 اور یہ سورتیں مخصوص

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

کہ یہ ایک اللہ کے بندے کا ایک عمل ہے جو اس نے اپنے بھائیوں کی مغفرت کے لئے  
 اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اس طرح ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی ہر شے پڑھ کر بخش  
 سکتا ہے، نماز ہو یا قرآن، تسبیحات ہوں یا دعوات۔

(۱۴) حضرت جنید بغدادیؒ کے کسی مرید کا رنگ بجا یک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب پوچھا تو از  
 روئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادیؒ  
 نے ایک لاکھ ۲۵ ہزار کھچی کلمہ طیبہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے  
 ثواب پر وعدہ مغفرت ہے، آپ نے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو  
 اطلاع نہ کی مگر بخشے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر  
 سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں، سو آپ نے  
 اس پر یہ فرمایا کہ مجھے نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوتی اور  
 حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تخذیر الناس صفحہ ۳۴)

(۱۵) انسان کو اپنے اعمال کا ثواب دوسرے کو پہنچانا درست ہے۔ نماز ہو یا روزہ  
 حج ہو یا صدقہ یا قرآن کریم کی تلاوت یا اس کے سوا ہر قسم کے نیک اعمال ہوں اور  
 اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے  
 (شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۸ و شرح کنز وغیرہ)

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْقِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

المغرب	سورة الكوثر
نبرشار	چهار قل شريف
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ	يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
نوافل	اللَّهُ الصَّمَدُ
آية الكرسي	يَا عَزِيزُ
سورة البقرة - آخري درآيات	يَا مُبْدِي وَح
آل عمران - آخر كورس	يَا لَطِيفُ يَا لَيْسَ يَا وَاحِدُ يَا مُجِدُّ
سورة مَسِيحَات	يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا اللَّهُ
سورة زُمر	يَا نُورُ يَا حَقُّ يَا مُبِينُ
سورة يس	اللَّهُمَّ يَا تَاضِي السَّحَابَاتِ
سورة دخان	اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
سورة ملك	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
= الح السجدة	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ
= الواقعة	
= الافشراح	
= القدر	
= الزلزال	

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا قُدُّوسُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

العشاء		نمبر شمار
سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ	اذكار الجميل	مرتبه
سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ	
سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ	النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ	
سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلِكِ	نوافل	
وَالرُّوحِ -	صَلَاةُ الْاَوْسِيَةِ وَالاسْتِغْفَارِ	
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	إِنَّ رَبِّيَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ	
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	إِنَّ رَبِّيَ رَحِيمٌ وَدُوْدٌ	
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ	إِنَّ رَبِّيَ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ	
الرُّمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ	سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ	
التَّهَجُّدُ	سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعِظْمَةِ	
اذكار الجميل	سُبْحَانَ ذِي الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ	نمبر شمار
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ	سُبْحَانَ ذِي الْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ	
الرُّمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ	سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ	
نوافل	سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ	
ال عمران - آخر ركوع	اللَّهُمَّ رَفِيقُ الْأَعْلَى	
سورة العلق	اللَّهُمَّ رَفِيقُ الْأَعْلَى يَا	
سورة المزمل	عَزِيْزٌ	

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ		يَا غَفُورًا يَا رَحِيمًا
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ		سورة طه يس
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ		سورة الفتح سورة الرحمن سورة النصر
الفجر		اية كريمه
اذكار الجميل	من شهر	سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ		سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
سورة الفاتحة		سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
سورة الاخلاص		اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
أَعُوذُ بِاللَّهِ الْمَسِيحِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
سورة الحشر آخرة آيات		رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ		رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ		

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ	الْبَاطِنُ بِيَدِ الْخَيْرِ مَحْيٍ وَ بِيَدِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ	اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا حَقُّ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ
نُصْرَتِنَا اللَّهُ وَقِتْمَانِ قَرِيبٍ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ	الاشراق
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ	اذكار الجميل مرتبه
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْيَقِينُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	نوافل سورة يس
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٌ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهُ الْعَظِيمِ	سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ سُبْحَانَ اللَّهُ الْعَظِيمِ
اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ	اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ	يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ	
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ	يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ	
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ	يَا أَحْكَمَ الْحَكِيمِينَ	
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ	اللَّهُ حَافِظِي اللَّهُ نَاصِرِي اللَّهُ حَاضِرِي اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مُجِي فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا	
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقُ	اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَى نَفْسِهِ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ	
سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ		
سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ		
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ		
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ	مُرْتَبَةً	اذكار الجليل
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ		اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ		نوافل
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ		سُبْحَانَ اللَّهِ
		سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ

وَمَا  
تَقْبَلُ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبُّ الطَّالِبِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

الذِّكْرُ	الزَّوَالُ	اِذْكَارُ الْجَمِيلِ	رَتَبَةٌ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ			
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ			
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ			
الظهر	صلوة التسبيح يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ		
مرتبہ	ایمان مُفَضَّل	ایمان مُجْمَل	مرتبہ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ		کلمه طیب	
نوافل	کلمه شهادت		
سورة يس	کلمه تمجید		
درود تاج	کلمه توحید		
درود لکھی	کلمه استغفار		
عهد نامه	کلمه رد کفر		
دلایل الخیرات	حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ		
درود هزاره	اسماء الله الحسنى		
درود خضری	بروز جمعه سورة كهف		
قرآن کریم	بروز جمعه سورة هود		

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَمِّيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

سورة البقرة	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
حَقُّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
حَقُّ سُبْحَانَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَدْرِ التَّمَامِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الظَّلَامِ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ الْإِحْسَانِ
العصر	
نمبر شمار	اذكار الجميل مرتبه
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الشَّافِعِ فِي جَمِيعِ الْأَنَامِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ	أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ	سورة النبا
أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ	اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ
سورة الحشر - آخره آيات	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يَجِبُ رَبَّنَا وَرِضَى	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَزَّتْهُ وَجَلَّالَهُ تَسْمُ الصَّالِحَاتُ	اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ تَبَارَكْتَ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ -	رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَوٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ ○	

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَوَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَتَوْبٌ إِلَيْهِ ۝

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے

الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

بے نیاز ہے جس نے نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ أَنْ

یا حی یا قیوم میں خدائے عظیم رب عرش کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ

يَغْفِرَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دے اے تمام جہانوں کے معبود

يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْمَجِيدِ

اے رحمن یا رحیم اے رب عرش کریم اے رب عرش مجید

يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اجْعَلْ ثَوَابَ هَذَا

اے رب عرش عظیم اے صاحب جلال و عظمت! میں اس ذکر کا ثواب

الذِّكْرِ الِى رَسُوْلِكَ وَجِبِّيكَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَاحْمَدٍ الْمُجْتَبَى

تیرے رسول اور تیرے حبیب محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لِغَفْرَةِ أُمَّتِهِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ يَا حَىُّ يَا

کی امت کی مغفرت کے لئے پیش کرتا ہوں اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے قبول فرما بیٹے تیرے والا جاننے والا ہے یا حی

قَيُّوْمُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ

یا قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم آمین ثم آمین

رَبَّنَا آعْطِ ثَوَابَ هَذَا

اے ہمارے رب اس ذکر جمیل کا

ثَوَابَ ان لَو كُوْن كُوْعَطَا فَرَا جُوْعَجْه ۝

۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ النَّبِيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اٰمَنُوۤا بِكَ وَبِحَبِيۢبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۤا

اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تجھے

بِكَ يَاۤنَاكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رحمن و رحیم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ سَيِّدَهُمْ وَمَوْلَاهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَمْ يَرْضَوْكَ وَلَمْ يَتَمَسَّكُوۤا

اپنا آقا و مولا تسلیم کیا مگر نہ تو وہ تجھے راضی کر سکے اور نہ ہی تیرے حبیب

بِسْمَةِ جَبِيۢبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَصُوۡرِهِمْ وَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پابندی کر سکے جو اپنی کوتاہیوں اور

وَعَجَبِيۢرِهِمْ وَلَمْ يَزَالُوۡا فِي الدُّنْيَا يَعْطَلُوۡنَ السِّيَّاتِ وَلَمْ يَتَزَوَّدُوۡا

عجز کے اور دنیا میں ہمیشہ برائیاں ہی کرتے رہے اور سوائے حسرت

لِقَبُوۡرِهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةَ وَالتَّدَامَةَ وَيَعْدُوۡنَ فِي قَبُوۡرِهِمُ لِلْاَعْمَالِ

اور ندامت کے اپنی برزخ کی زندگی کے لئے کوئی بھی زاد راہ نہ تیار کر سکے اور اپنے برے اعمالوں کی وجہ سے جہان سے

السِّيۡئَةِ الَّتِيۡ اَرْتَكِبُوۡهَا يَا رَبِّ فَاغْفِرْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّةٍ سَيِّدِنَا

سرزد ہوتے اپنی قبروں میں عذاب پار ہے ہیں یا رب العزت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْدِبْهُمْ يَا حَيُّ يَا

کے ہر فرد کو بخش دے اور تو ان کو عذاب نہ دے یا حی یا

قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَاِنَّ كَرَمَكَ الْجَسْرُ وَ

قیوم یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم کیونکہ تیرا کرم مکمل اور

يُدْرِكُكَ اَحَدِيۡا اَرْحَمَ

نہیں آسکتا ہے سب کم کرنے والوں سے

لَطْفِكَ الَّذِيۡ عَمَّ لَا

لطف نام کسی کے بھی احاطہ علم میں

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

نہیں آسکتا ہے سب کم کرنے والوں سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

الرُّحْمَيْنِ يَا أَرْحَمَ الرَّحْمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّحْمِينَ آمِينَ ثُمَّ آمِينَ ط

زیادہ رحم کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے آمین ثم آمین

وَهَذَا هَيِّئْ لَكَ وَمَا عَلَيْكَ بَعِزٌّ فَاتَكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ

اے میرے مولایہ تجھ پر آسان ہے اور تجھے کوئی مشکل نہیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور

بِالْإِجَابَةِ جَدِيدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط

ہر التجا قبول کرنے کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے صلح جلال و عظمت

اللَّهُمَّ أَنْتَ مَوْلَايَ وَأَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيفُ وَالْمَسْكِينُ وَأَنْتَ

اے اللہ تو مولایہ اور میں تیرا ضعیف و ناتوان بندہ اور تو

الْمَالِكُ الْأَحَدُ وَأَنَا الْمَسْلُوكُ وَأَنْتَ الْقَادِرُ الصَّمَدُ وَأَنَا الْمُحْتَاجُ وَ

مالک ہے احد اور میں مملوک اور تو قادر ہے بے نیاز اور میں محتاج اور

أَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَأَنْ لَسْتُ بِشَيْءٍ يَا سَمِيعُ اسْمِعْ لِي

تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کچھ بھی نہیں اے سنے والے تو میری

اسْتِغَاثَتِي وَتَقَبَّلْ دُعَائِي فَاعْفِرْ أُمَّةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ

فریادوں لے اور میری دعا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت کے لئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

قبول فرما یا حئی یا قیوم یا ذالجلال و الاکرام

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ

وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَ

يَا أَرْحَمَ

أَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ

الرُّحْمَيْنِ ط

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأُمِّيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

## فہرست کتب

جن سے استفادہ حاصل کیا گیا

مطبوعات اصح المطابع ، نور محمد کراچی	جلد ۱ تا ۳	بخاری شریف
مطبوعات سعید کراچی	جلد ۱ تا ۶	مسلم شریف
مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی	جلد ۱ تا ۳	ابوداؤد شریف
مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی	جلد ۱ تا ۲	ترمذی شریف
مطبوعات مکتبہ الیومیہ اے ایم کراچی	جلد ۱ تا ۳	نسائی شریف
مطبوعات مطبع سعودیہ کراچی		ابن ماجہ شریف
مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی		موطا امام مالک
" " " " "		مشارق الانوار
" " " " "		حصن حصین
مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی	جلد ۱ تا ۳	مشکوٰۃ شریف
مطبوعات اصح المطابع نور محمد کراچی		بلوغ المرام
مطبوعات مطبع النظامیہ حیدرآباد دکن		کنز العمال
" " " " "	لابن سنن	عمل الیوم واللیلۃ
مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی		سنن دارمی شریف



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

شرح و قایہ نور الہدایہ مطبع نظامی واقع کانپور

الاذکار امام نووی مطبوعہ مصر

جامع صغیر مصری

مسند امام اعظم مطبوعات محمد سعید انڈسٹریز کراچی

غنیۃ الطالبین

مکتبہ صدیقی لاہور ، ۱۳۲۳ھ

مروج الذهب

مطبع السعادة مصر

معاون الجواهر

حزب الاعظم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

المنجد

مکتبہ الکاتولیکیہ بیروت

ملفوظات سلسلہ قادریہ مجددیہ غفوریر رحیمیہ قلمی نسخہ ۱۱۹۱ ہجری

اسماء بدریین

قلمی نسخہ

اسماء بدریین

مطبعہ حاجی وجیہ الدین ٹرسٹ کراچی

ان مجلد مطالع کے ارباب اختیار و کارکنان کا میں ولی مومن ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل و ذوالجلال

والاکرام ان کے تمام گناہ معاف کرے، آمین، اور دنیا و آخرت میں عزت، ایمان، صحت اور عافیت

سے رکھے۔ آمین

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمْرِیِّ وَعَلِیْ اَوْلِیِّهِ وَاصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَرِزْقَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 بِیَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	<b>السَّفَر</b>	
۱۱۳۷	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	۱۰۲۳
۱۱۳۸	جب سفر میں تین شخص ہوں، تو ایک کو سردار بنا لیں	"
۱۱۳۹	اچھا ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے حق میں اچھا ہو	"
۱۱۴۰	جہرات کو سفر کرنے کا بیان	"
۱۱۴۱	تہنا سفر کرنے میں خرابی ہے	"
۱۱۴۲	ایک سوار ایک شیطان اور دو سردار دو شیطان، تین سواروں کی جماعت ہے	"
۱۱۴۳	رات کی سیاہی آنے پر اپنے جانوروں کو سفر میں چھوڑ دو	۱۰۲۴
۱۱۴۴	سفر میں رات کو چلنا کیسا ہے	"
۱۱۴۵	سفر میں مسافر کی عبادتیں اسی طرح لکھی جاتی ہیں جس طرح وہ بحالت قیام کرتا ہے	"
۱۱۴۶	دشمن کے ملک میں قرآن کریم لے جانے کی ممانعت	"
۱۱۴۷	جس نافرمانی میں کتا یا گھنٹھی ہو، ان کے ہمراہ فرشتے نہیں رہتے	"
۱۱۴۸	گھنٹہ شیطان کا باجر ہے	"
۱۱۴۹	ارزانی میں سفر کر دو تو جانوروں کو ان کا حق دو اور قحط سالی میں جلدی سفر کر دو۔ رات کو راستہ چھوڑ کر اترو	۱۰۲۵
۱۱۵۰	اونٹ کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے مالک کی شکایت کرنا	"
۱۱۵۱	پیاسے کتے کو پانی پلانے	"
۱۱۵۲	جانوروں کی پشت کو منبر	۱۰۲۶

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دَخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا أَيُّهَا اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۱۵۳	جانور کے منہ پر داغ دینے اور منہ پر مارنے والا ملعون ہے	۱۰۲۶
۱۱۵۴	جانوروں کو آپس میں لڑانا اور لڑنے کیلئے ایک دوسرے پر ابھارنا ممنوع ہے	"
۱۱۵۵	مسافری میں مالک کی اجازت لے کر جانوروں کا دودھ دوہنا	"
۱۱۵۶	گھوڑے کی برکت سرخ رنگ میں ہے	"
۱۱۵۷	کوئے گھوڑے برے ہے	۱۰۲۷
۱۱۵۸	گھوڑ دوڑ کا بیان	"
۱۱۵۹	جس جانور پر لعنت کی گئی ہو۔ اسے سفر میں لے جانا منع ہے	"
۱۱۶۰	سفر میں تانفہ کا اکتھا اترنا	"
۱۱۶۱	جہاد میں اترنے کے وقت حاجت سے زیادہ جگہ گھیرنے اور ڈکیتی کرینولے کر جہاد کا ثواب نہ ہوگا	"
۱۱۶۲	سفر میں کھیلے حصے کے ساتھ رہنا اور ضعیف کو ساتھ لے جانا اور ان کیلئے دعا کرنا	۱۰۲۸
۱۱۶۳	جس کے پاس ایک سواری سے زیادہ سواری اور ضرورت سے زیادہ سامان ہو۔ وہ دوسرے کو دے دے	"
۱۱۶۴	اہل کتاب کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت	"
۱۱۶۵	مسافر کو رات کے وقت گھر میں نہ آنا چاہیے	"
۱۱۶۶	سفر سے گھر میں سرشام آنا افضل ہے	۱۰۲۹
۱۱۶۷	سفر سے واپسی پر شہر کے باہر ٹھہر کر رات پڑ جانے کا انتظار کرنا	"
۱۱۶۸	شروع دن میں شکر کا روانہ کرنا	"
۱۱۶۹	جس شکر میں پیتے کا چڑا ہے	"
۱۱۷۰	قوم کا سردار (سفر میں) خادم کی طرف سے	"

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے

باعث برکت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
	<b>سفر میں پڑھی جانے والی دعائیں</b>	
۱۰۳۰	جب کسی کو رخصت کر دتو یہ دعائیں پڑھو	۱۱۷۱
۱۰۳۱	مسافر رخصت کرنے والے سے یوں کے	۱۱۷۲
۱۰۳۱	جب کسی کو رخصت کر دتو یوں نصیحت کر د	۱۱۷۳
۱۰۳۱	جب کسی کو رخصت کر دتو کہو	۱۱۷۴
۱۰۳۲	جب کسی چھوٹے یا بڑے شکر کا کسی کو سردار بناؤ. تو اسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان	۱۱۷۵
۱۰۳۳	ساتھیوں سے بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت کر د۔ اور کہو	۱۱۷۶
۱۰۳۳	پھر ان کے ساتھ چلو اور کہو	۱۱۷۷
۱۰۳۴	جب سفر کا ارادہ کر دتو کہو	۱۱۷۸
۱۰۳۵	سفر پر روانگی کے وقت یہ پڑھو	۱۱۷۹
۱۰۳۵	سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو تو کہو	۱۱۸۰
۱۰۳۶	سواری پر بیٹھ جاؤ تو کہو	۱۱۸۱
۱۰۳۶	سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو تو کہو (دیگر)	۱۱۸۲
۱۰۳۷	سواری پر سوار ہو تو کہو	۱۱۸۳
۱۰۳۸	سفر سے واپس گھر لوٹو تو کہو	۱۱۸۴
۱۰۳۹	سواری پر سوار ہونے لگو تو	۱۱۸۵
۱۰۳۹	جب سفر کر دتو کہو	۱۱۸۶

وَبِنَا  
 تَقْبَلُ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِنٌ آمِنٌ آمِنٌ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

انگلی سے اشارہ کر د اور کہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ وَخَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَلِمَةَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۱۸۷	جب بلندی پر چڑھو تو کہو	۱۰۴۱
۱۱۸۸	جب نیچے اترو تو کہو	"
۱۱۸۹	جب کسی ادبچی جگہ پر چڑھو تو کہو	۱۰۴۲
۱۱۹۰	جب کسی وادی پر چڑھو تو کہو	"
۱۱۹۱	ادر پھر کہو	"
۱۱۹۲	اگر جانور پھسلے یا ادنھا ہو تو کہو	"
۱۱۹۳	جب دریا کا سفر کرو تو کہو	"
۱۱۹۴	جب کوئی جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے	۱۰۴۳
۱۱۹۵	جب کسی سے کوئی مدد درکار ہو تو کہو	"
۱۱۹۶	جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو۔ نظر پڑے تو کہو	۱۰۴۴
۱۱۹۷	" " " " " "	"
۱۱۹۸	جب اس شہر میں داخل ہونے لگو تو کہو	۱۰۴۵
۱۱۹۹	پھر یہ دعا پڑھو	"
۱۲۰۰	جب کسی منزل پر ٹھہرو	"
۱۲۰۱	کسی مقام یا بستی میں داخل ہوتے وقت پڑھو	۱۰۴۶
۱۲۰۲	جب شام ہو تو کہے	۱۰۴۷
۱۲۰۳	رات کے آخری حصہ میں کہو	"
۱۲۰۴	سفر میں یہ سورتیں پڑھو	۱۰۴۸
۱۲۰۵	جب کسی منزل پر ٹھہرو تو کوچ کر کے سے پہلے دو لعل مانا پڑھو	۱۰۴۹

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نمبر شمار	عنوان مطالب	صفحہ
۱۲۰۶	جب سفر سے واپس لوٹو تو دو نفل نماز پڑھو	۱۰۵۰
	<b>السَّيْرُ وَالْمَغَازِي</b>	۱۰۵۱
۱۲۰۷	ہر قتل کو دعوت اسلام	"
۱۲۰۸	جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے	۱۰۵۲
۱۲۰۹	دشمن کے درخت جلانے اور ٹماریں ڈھانے کے بیان	"
۱۲۱۰	امیر شکر کے لئے ہدایات	۱۰۵۳
۱۲۱۱	حاکم بے عمل کا بیان	۱۰۵۴
۱۲۱۲	دیگر خاص ہدایات	۱۰۵۵
۱۲۱۳	کس وقت جنگ کرنا بہتر ہے	"
۱۲۱۴	جہاد کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت	"
۱۲۱۵	صبح ہو جانے پر حملہ کرنے کا حکم	۱۰۵۶
۱۲۱۶	فتح مکہ کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر پر خود پہننا	"
	<b>الْجِهَاد</b>	۱۰۵۷
۱۲۱۷	جہاد کا حکم	"
۱۲۱۸	سب سے پہلے کفار سے لڑنے کا حکم	ملنے پر صحابہ کی ہچکچاہٹ پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد
۱۲۱۹	مشروکوں سے اپنے مال جان	اور زبان سے جہاد کا حکم
۱۲۲۰	جہاد کے لئے فوراً نکلنے کا حکم	۱۰۵۸





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الرَّحْمٰنِ وَعَلِیِّ اَوْلِیِّهِ وَاصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 یَعْدُوْكَ كُلُّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَیَعْدُوْ خَلْقِكَ وَرِضٰی نَفْسِكَ وَرِزْنَةُ عَرْشِكَ وَرِیْدَادُ كَلِمَاتِكَ  
 یَا حَسْبُیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاتُوْبُ اِلَیْهِ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
۱۰۶۳	مجاہد کی مثال صائم الدہر اور قائم اللیل کی سی ہے	۱۲۴۰
"	مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے جنت و درجات و مراتب کا بیان	۱۲۴۱
"	دنیا میں بہترین زندگی مجاہد کی ہے	۱۲۴۲
۱۰۶۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار اللہ کی راہ میں جان قربان کر دینے اور پھر زندہ ہونے کا دوست رکھنا	۱۲۴۳
"	جنتی دنیا میں لوٹنا پسند نہیں کرتے سوائے شہید کے	۱۲۴۴
"	شہید کی روح دنیا میں واپس آکر جہاد کرنے کو جنت پر ترجیح دیتی ہے	۱۲۴۵
۱۰۶۵	افضل جہاد کونسا ہے ؟	۱۲۴۶
"	قفلہ (جہاد سے واپس آنا) بھی مش جہاد ہے	۱۲۴۷
"	امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر و سیاحت جہاد کہنا ہے	۱۲۴۸
"	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے	۱۲۴۹
۱۰۶۶	جس نیت سے جہاد کیا جائے ویسا ہی ثواب ملتا ہے	۱۲۵۰
"	جو شخص دنیا کے مال و اسباب کے لوٹنے کی غرض سے جہاد کرے، اسے جہاد کا کوئی ثواب نہ ملے گا	۱۲۵۱
"	جو ملک اور دنیا کے لئے لڑتا ہے اس کا جہاد نہیں ہے	۱۲۵۲
۱۰۶۷	جس شخص کی جہاد میں نیت رسی بیٹے کی ہوگی، اسے وہی ملے گی	۱۲۵۳
"	اللہ کی راہ میں صبح و شام کو	۱۲۵۴
"	جہاد فی سبیل اللہ میں	۱۲۵۵
"	جس نے کافر کو قتل کیا، دوزخ میں لے جائے گا	۱۲۵۶



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْسَ بِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
۱۰۶۸	اللہ کی راہ میں بوڑھا ہونے کی فضیلت	۱۲۵۷
۱۰۶۹	جہاد کیلئے مورچہ میں مارے جانے اور پہرہ دینے کی فضیلت اور مرتبہ	۱۲۵۸
۱۰۷۰	جہاد میں پاسبانی موجب نجات ہے۔ اللہ کی راہ میں خدمت کرنے کی فضیلت	۱۲۵۹
۱۰۷۱	جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت و مراتب کا بیان	۱۲۶۰
۱۰۷۲	اللہ کی راہ میں نماز روزہ اور ذکر الہی کی فضیلت	۱۲۶۱
۱۰۷۳	جہاد میں عورتوں کا مرتبہ	۱۲۶۲
۱۰۷۴	جہاد کے سامان درست کرنے، اسکے ٹھہر کی خبر گیری کرنے اور جہاد کو سامان مہیا کرنے کی فضیلت	۱۲۶۳
۱۰۷۵	جہاد میں شریک نہ ہونے پر وعید	۱۲۶۴
۱۰۷۶	جس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی جہاد کی نیت کی وہ منافق کے دھیرے پر مرے گا	۱۲۶۵
۱۰۷۷	اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے اور گھوڑا رکھنے کی فضیلت	۱۲۶۶
۱۰۷۸	کون سے گھوڑے بہتر ہیں، بحری جہاد کی پیشگوئی	۱۲۶۷
۱۰۷۹	والدین کو چھوڑ کر جہاد کے لئے نکلنا	۱۲۶۸
۱۰۸۰	معذور لوگوں کا جہاد - مورچہ میں رہنے اور ناکوں کی حفاظت کرنے کی فضیلت	۱۲۶۹
۱۰۸۱	اللہ کے راستہ میں تیر پھینکنے کی فضیلت	۱۲۷۰
<b>جہاد میں پڑھی جانے والی دعائیں</b>		
۱۰۸۲	جب جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو	۱۲۷۱
۱۰۸۳	جب مجاہدین دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو امیر لشکر سورج دھل جانے	۱۲۷۲
۱۰۸۴	انتظام کرے۔ پھر بھڑے	۱۲۷۳
۱۰۸۵	جب ان (کفار) کے شہر کے قریب پہنچیں	۱۲۷۴

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۲۷۲	جب کسی گروہ سے ڈرو	۱۰۷۸
۱۲۷۵	جب دشمن رات کو اچانک حملہ کرے تو پڑھو — جب دشمن سامنے آجائے تو کہو	"
۱۲۷۶	جب دشمن گھبرے تو پڑھو	"
۱۲۷۷	اگر زخم لگے تو کہے	۱۰۷۹
۱۲۷۸	جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر اپنے پیچھے لشکر کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے	"
۱۲۷۹	جو شخص اسلام لائے اس کو یہ دعا سکھلائیں	۱۰۸۱
۱۲۸۰	جب جہاد سے لوٹو تو ہر اونچی جگہ پر کہو	"
۱۲۸۱	جب جہاد سے واپس اپنے شہر کے قریب پہنچو — جب اپنے گھروالوں سے ملو	۱۰۸۲
۱۲۸۲	جب جہاد میں خندق و بنیرہ کھودو تو یہ کلمات پڑھو	"
۱۰۸۳	<b>البیعت</b>	
۱۲۸۳	بیعت جہاد کا بیان — موت پر بیعت کرنا — حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد موت پر بیعت منج	"
۱۲۸۴	عورتوں کی بیعت کا بیان	۱۰۸۵
۱۲۸۵	قیامت کے روز اللہ سبحانہ تین شخصوں سے کلام نہ فرمائے گا	"
۱۰۸۶	<b>غزوة للنساء</b>	
۱۲۸۶	عورتوں کا جہاد حج ہے — جہاد میں عورتوں کا مجاہدین کو پانی پلانا — عورتوں کا زنجیوں	"
	اور مقتولوں کو میدان جہاد سے لانا	"
۱۲۸۷	<b>الاسیر</b>	
۱۲۸۷	یہودی قیدیوں کے لئے	"
۱۲۸۸	مشرک قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے	"

فیصلہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدْوِكُمْ مَعْلُومَتِكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَوَدَّادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمارہ
۱۰۸۷	قیدیوں میں ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت	۱۲۸۹
"	حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کر نیکی ممانعت	۱۲۹۰
۱۰۸۸	قیدی کو کپڑا پہنانا	۱۲۹۱
"	ان لوگوں پر اللہ سبحانہ کے تعجب کا بیان جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں جاتے ہیں	۱۲۹۲
۱۰۸۹	<b>المخبر</b>	
"	دشمن کی جاسوسی کرنے کی فضیلت — جاسوس (دشمن) کو قتل کرنے کا حکم	۱۲۹۳
"	" " " " والے کے لئے بشارت	۱۲۹۴
۱۰۹۱	<b>الغنیمت</b>	
"	مال غنیمت حلال ہے — مسلمانوں کے لئے یہ حلال کیا گیا ہے۔	۱۲۹۵
"	مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا	۱۲۹۶
"	جماد میں شہد اور انکھور کھانے کی اجازت	۱۲۹۷
۱۰۹۲	مال غنیمت کا حکم — لشکر میں بعض کو زیادہ دینا	۱۲۹۸
"	تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے کی ممانعت	۱۲۹۹
"	مال غنیمت میں گھوڑوں کے حصے	۱۳۰۰
۱۰۹۳	" " " " غلام و لونڈی کا حصہ نہیں	۱۳۰۱
"	" " " " اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے۔	۱۳۰۲
۱۰۹۴	خانہ کے لئے دوزخ کی وعید	۱۳۰۳
"	پہلے اس میں سے کچھ لے لینے کی ممانعت	۱۳۰۴
"	خیانت کرنا۔	



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	الفنی (وہ مال جو بغیر جنگ و جدل سے حاصل ہو)	۱۰۹۵
۱۳۰۵	مال فنی کا بیان	۱۰۹۵
	المجزیہ	
۱۳۰۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذؓ کو اہل یمن سے مجزیہ لینے کا حکم	۱۰۹۶
۱۳۰۷	مجوسیوں سے مجزیہ لینے کا حکم — یہود سے مجزیہ لینے کا حکم	۱۰۹۶
۱۳۰۸	مشرکین کے ساتھ رہنے کی ممانعت	۱۰۹۷
	الامان (امن دینے کا بیان)	
۱۳۰۹	عہد دالے کو قتل کرنے کی ممانعت — بروز قیامت ہر عہد شکن کا ایک جہنم ہواگا	۱۰۹۸
۱۳۱۰	امن کے بعد بد عہدی نہ کرو — پیا مبر کو نہ مارو	۱۰۹۸
۱۳۱۱	عودت اور غلام کا کسی کو پتہ نہ دینا	۱۰۹۹-۱۰۹۸
۱۳۱۲	عہد شکنی	۱۰۹۹
	الشہداء	
۱۳۱۳	اللہ کی راہ میں نہ زخمی ہونے والے کی فضیلت	۱۱۰۰
۱۳۱۴	شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے — شہید کو انہی کپڑوں میں دفن کرنے کا بیان	۱۱۰۱-۱۱۰۰
۱۳۱۵	شہید کو اس کی جائے شہادت پر ہی دفن کرنے کا بیان	۱۱۰۱
۱۳۱۶	شہید کی فضیلت — حصول شہادت کیلئے دُعا مانگت	۱۱۰۱
۱۳۱۷	جنت میں داخل ہونے والوں	۱۱۰۲-۱۱۰۱
۱۳۱۸	شہید کو قتل ہونے	۱۱۰۲
۱۳۱۹	قاتل اور مقتول کا جنت میں	۱۱۰۲

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 قَاتِلْ أَوْلِيَاءَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
۱۱۰۲	کافر اور اس کا قاتل یکجا جمع نہ ہوں گے۔	۱۳۲۰
۱۱۰۲	اللہ کی محبوب ترین چیزیں	۱۳۲۱
۱۱۰۳-۱۱۰۲	شہید کی فضیلت کا بیان — شہیدوں کی روحوں کے درجات جنت میں	۱۳۲۲
۱۱۰۳-۱۱۰۳	شہید تین قسم کے ہوتے ہیں۔	۱۳۲۳
۱۱۰۴-۱۱۰۴	اللہ کے نزدیک شہیدوں کی فضیلت اور ثواب و مراتب	۱۳۲۴
۱۱۰۵	بدر کے شہداء کی فضیلت	۱۳۲۵
۱۱۰۵	جنت میں شہداء کے مکان کا بیان	۱۳۲۶
۱۱۰۶	اگر قلعی سے مجاہد اپنے ہی ہتھیار سے مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔	۱۳۲۷
۱۱۰۶	کن کن بیماریوں سے مرنا شہادت ہے؟	۱۳۲۸
۱۱۰۶-۱۱۰۶	شہید کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں	۱۳۲۹
۱۱۰۷	بحری جہاد کے شہید کو دو ہزار ثواب — دریا کا ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے	۱۳۳۰
۱۱۰۷	دریا میں بغیر حج عمرے یا جہاد کی نیت سے سوار ہونے کی ممانعت	۱۳۳۱
۱۱۰۷	دریا میں حج یا جہاد کے لئے سوار ہونے کی فضیلت	۱۳۳۲
۱۱۰۹	<b>صلوٰۃ الخوف</b>	
۱۱۰۹	جنگ میں نماز خوف پڑھنے کا طریقہ	۱۳۳۳
۱۱۱۳	<b>العبادت</b>	
۱۱۱۳	<b>الجنائز</b>	
۱۱۱۳	بیماری مصیبت اور تکلیف سے مومن کے درجے بلند ہوتے اور گناہ معاف ہوتے ہیں	۱۳۳۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۳۳۵	بیماری کی حالت میں بھی عمل منقطع نہیں ہوتا	۱۱۱۴
۱۳۳۶	جب اللہ سبحانہ کسی سے گناہوں کا کفارہ کرنا چاہتے ہیں تو اسے غم و الم میں مبتلا کرتے ہیں	۱۱۱۷
۱۳۳۷	مریض کی عیادت کرنے کا طریقہ اور اس کا ثواب	۱۱۱۵-۱۱۱۴
<b>الجنات</b>		
۱۳۳۸	جو اس حالت میں مرے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوگا۔ وہ جنت میں جائیگا	۱۱۱۶
۱۳۳۹	مومن کا تحفہ موت ہے	۱۱۱۶
۱۳۴۰	مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینہ سے ہوتا ہے۔	۱۱۱۶
۱۳۴۱	میت کی منادی کرنے کی ممانعت	۱۱۱۶
۱۳۴۲	وبا یا طاعون سے بھاگنے کی کراہیت	۱۱۱۶-۱۱۱۷
۱۳۴۳	شہید کون لوگ ہیں ؟	۱۱۱۷
۱۳۴۴	جو بیٹ کی بیماری سے مرے، اسے قبر کا عذاب نہ ہوگا	۱۱۱۷
۱۳۴۵	سفر میں مرنا شہادت ہے	۱۱۱۷
<b>الغسل</b>		
۱۳۴۶	میت کو بری کے پانی سے طاق بار غسل دینے کا بیان	۱۱۱۸
۱۳۴۷	میت کی داہنی جانب اور اعضائے وضو سے غسل کی ابتدا کرنا	۱۱۱۸
۱۳۴۸	محرم کو غسل دے کر دو کپڑوں میں ہی دفن کرنا خوشبودار لگانا۔ اور نہ ہی اس کا سر نہ کرنا	۱۱۱۸
۱۳۴۹	میت کو غسل دینے والے کیلئے	۱۱۱۸-۱۱۱۹
۱۳۵۰	حضور اقدس صلی اللہ	۱۱۱۹

وَتَنَا  
 تَقَاتِلْ مَنَا  
 اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اٰمِنْ اٰمِنْ اٰمِنْ يَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَعَقْرَتِهِ  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوهُ اللَّهُ جَزَائِي

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	<b>الکفن (کفن کا بیان)</b>	
۱۳۵۱	میت کو اچھا کفن دینا چاہیے — قیمتی کپڑے کا کفن دینے کی ممانعت	۱۱۲۰
۱۳۵۲	مالدار وارث میت کو اچھا کفن دیں — سفید کپڑوں میں میت کو کفن دینا چاہیے	۱۱۲۰
۱۳۵۳	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کا بیان	۱۱۲۰
	<b>البکاء</b>	
۱۳۵۴	قبر پر رونے کی ممانعت — بوقت مصیبت منہ پٹینے اور گریبان چاک کرنے کی ممانعت	۱۱۲۱
۱۳۵۵	نوحہ کرنے اور سنانے والی عورت ملعون ہے۔	۱۱۲۱
۱۳۵۶	آہ و بکا نہ کرنے کی بیعت کرنا — نوحہ کی وجہ سے مردہ کو قبر میں عذاب مہوتا ہے	۱۱۲۱
۱۳۵۷	مردے پر رونے کی کراہیت	۱۱۲۲
۱۳۵۸	میت پر رونے کی اجازت لیکن آہ و بکا، منہ ٹوچنے اور گریبان چاک کرنے کی ممانعت	۱۱۲۲
۱۳۵۹	جس جنازہ کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو، اس کے ساتھ جاتے کی ممانعت	۱۱۲۲
۱۳۶۰	اپنے لڑکے کی موت پر صبر کرنے والے کیلئے بہشت میں "بیت الحمد" تیار کیا جاتا ہے۔	۱۱۲۲
۱۳۶۱	جس کے تین لڑکے مرجائیں اور صبر کرے تو وہ ان کی سفارش پر، جہنم سے بچ جائے گا	۱۱۲۳
۱۳۶۲	میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا کراہیت — مگر شوہر پر چار مہینے دس دن کی اجازت	۱۱۲۳
	<b>التعزیه</b>	
۱۳۶۳	میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرنا	۱۱۲۴
۱۳۶۴	تعزیت کی فضیلت — دوسری طرف والا اسکے ساتھ شامل کر لیں۔	
۱۳۶۵	مسلمان بھائی کی تعزیت کو سنی دینے کی فضیلت	۱۱۲۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضِيَ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
	<b>الجنائزہ</b>	
۱۱۲۵	جب میت کو چارپائی پر رکھو یا اسے اٹھاؤ تو بسم اللہ کہو	۱۳۶۶
۱۱۲۵	جنائزہ کے پیچھے آگ اور رونے چلانے کی ممانعت	۱۳۶۷
۱۱۲۵	جنائزہ کے ساتھ سوار ہو کر جانے کی کراہیت	۱۳۶۸
۱۱۲۶	عورتوں کے لئے جنائزہ کے ہمراہ جانے کی کراہیت	۱۳۶۹
۱۱۲۶	سات چیز کا حکم اور سات چیزوں سے ممانعت	۱۳۷۰
۱۱۲۶	جنائزہ کے احترام میں کھڑا ہونا	۱۳۷۱
۱۱۲۶	جب تک جنائزہ زمین پر نہ رکھا جائے۔ بیٹھنے کی ممانعت	۱۳۷۲
۱۱۲۶	جنائزہ کی نماز پڑھنے کا ثواب	۱۳۷۳
۱۱۲۷	حس نے جنائزہ کو تین بار اٹھایا اس نے جنائزہ کا حق ادا کر دیا۔	۱۳۷۴
۱۱۲۷	مسجد میں نماز جنائزہ پڑھنا	۱۳۷۵
۱۱۲۷	جنائزہ کو تیزی سے لے چلنا	۱۳۷۶
۱۱۲۷	سوار جنائزہ کے پیچھے چلے۔ جو جنائزہ کے آگے چلے وہ جنائزہ میں شمار نہیں	۱۳۷۷
۱۱۲۸	صالح مرد اور بدکار کے جنائزے کی کیفیت	۱۳۷۸
۱۱۲۸	مردوں کی خوبیاں بیان کرنا۔ مردہ کا ذکر بڑائی سے مت کرو۔ مردہ کو بڑا مت کہو	۱۳۷۹
۱۱۲۹	<b>الصلوات علی الجنائز</b>	
۱۱۲۹	مرد اور عورت کی نماز	۱۳۸۰
۱۱۲۹	عورت کے جنائزہ کے	۱۳۸۱
۱۱۲۹	لڑکے کے جنائزہ کو لوگوں کے قریب رکھنا اور عورت کو اس کے پیچھے	۱۳۸۲

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۳۸۳	مردوں کے جنازہ کو امام کے نزدیک اور عورتوں کے جنازہ کو قبلہ کے نزدیک رکھنا	۱۱۳۰
۱۳۸۴	بغیر وضو نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے	"
۱۳۸۵	جنازہ میں جو تکبیریں نہ ملیں ان کی قضا کر دو	"
۱۳۸۶	جب تک بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	"
۱۳۸۷	خودکشی کر نیولے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ خودکشی کر نیولے کے لئے دوزخ کی سزا	۱۱۳۱
۱۳۸۸	مقروض کی نماز جنازہ کا بیان	"
۱۳۸۹	مومن کی جان تا ادائیگی قرض معلق رہتی ہے	۱۱۳۲
۱۳۹۰	گفن چور ملعون ہے	"
۱۳۹۱	میت کی ہڈی توڑنا مثل زندہ کی ہڈی توڑنا ہے	"
۱۳۹۲	غنیمت کے مال کے چور کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	"
۱۳۹۳	قبر کا سہارا لے کر بیٹھنے سے قبر واسے کو اذیت ہوتی ہے	"
۱۳۹۴	تین ساتلوں میں نماز جنازہ اور مردہ کو دفن کرنا ممنوع ہے	۱۱۳۳
۱۳۹۵	چالیس آدمی نماز جنازہ میں شریک ہوں تو انکی دعائیت کے حق میں قبول ہوتی ہے	"
۱۳۹۶	نماز جنازہ میں تین صفیں بہتر ہیں	"
۱۳۹۷	سو آدمیوں کا نماز جنازہ میں شریک ہونا	۱۱۳۴
۱۳۹۸	نماز جنازہ میں تکبیر کہنا —	"
۱۳۹۹	نماز جنازہ کا طریقہ	۱۱۳۵
۱۴۰۰	نماز جنازہ کی مختلف دعائیں	۱۱۳۷
۱۴۰۱	ناخالص میت کے جنازہ کی دعا	۱۱۳۸





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَدِيدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَعْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۴۰۲	میت ماہالخذرت کی کی نماز جنازہ کی دعا	۱۱۴۱
	<b>الدفن</b>	
۱۴۰۳	میت کو قبر میں داخل کرتے اور رکھتے وقت پڑھا جائے	۱۱۴۲
۱۴۰۴	دفن میت کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر یوں کہو	۱۱۴۳
۱۴۰۵	قبر میں منگہ نکیر کے سوال جواب کا بیان	۱۱۴۴
۱۴۰۶	پیشاب اور چغیل خورسی کی بنا پر عذابِ قبر	۱۱۴۴
۱۴۰۷	بر کے مشرکین مقتولین سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب	۱۱۴۵
۱۴۰۸	قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	۱۱۴۵
۱۴۰۹	رات کو دفن کرنے کی کراہت	۱۱۴۶
۱۴۱۰	قبر پر تین لپس ڈالنا، پانی چھڑکنا اور پتھر کے ٹکڑے رکھنا مسنون ہے	۱۱۴۶
۱۴۱۱	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تمہارے لئے اور شوق غیروں کے لئے ہے	۱۱۴۷
۱۴۱۲	” ” ” ” کی قبر اونٹ کے کومان کے مشابہ ہے	۱۱۴۷
۱۴۱۳	قبر کے سرمانے مٹی کی تین لپس ڈالنا	۱۱۴۷
	<b>زیارات القبور</b>	
۱۴۱۴	ماں باپ کی قبر کی زیارت — قبروں کی زیارت دنیا سے بیزار اور آخرت یاد دلاتا ہے	۱۱۴۷
۱۴۱۵	قبروں پر بیٹھنے اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی کراہت	۱۱۴۸
۱۴۱۶	پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں	۱۱۴۸
۱۴۱۷	قبروں کو گچ (پلستر)	۱۱۴۸
۱۴۱۸	قبرستان میں جاؤ تو یہ دعائیں پڑھو	۱۱۴۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	<b>التوبة والاستغفار</b>	
۱۴۱۹	صلوٰۃ لرفع عذاب القبر (قبر کا مذاب دور کرنے والی نماز کا بیان)	۱۱۵۱
۱۴۲۰	صلوٰۃ التوبہ (نماز توبہ کے نوازل و اذکار)	۱۱۵۲
۱۴۲۱	گناہ سرزد ہو جائے تو طہارت کر کے نماز نفل پڑھو اور بخشش مانگو	۱۱۵۳
۱۴۲۲	” ” ” تو اس طرح دعا مانگیں مانگو	۱۱۵۴
۱۴۲۳	استغفار فرمودہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۱۱۵۶
۱۴۲۴	استغفار سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اسکی فضیلت نیز دیگر کلمات استغفار	۱۱۶۰
۱۴۲۵	شرک خفی سے بچنے کے لئے یہ کہو	۱۱۶۱
۱۴۲۶	گناہ نہ کرنے پر دوسری قوم کو پیدا کرنے کا بیان	۱۱۶۲
۱۴۲۷	اللہ سبحانہ اپنا ناخدا دراز کرنا ہے تاکہ گناہ نہ کرے نیا توبہ کرے	”
۱۴۲۸	گناہ کے اقرار کرنے پر توبہ کی قبولیت	”
۱۴۲۹	قیامت آنے سے پہلے پہلے توبہ کے قبول ہونے کا بیان	”
۱۴۳۰	بندہ کی توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بیان — عمل کے ضائع ہو جانے کا بیان	۱۱۶۳
۱۴۳۱	آسمان و زمین کے برابر گناہوں کی بخشش کا بیان — اللہ کی قدرت پر یقین رکھنے کی فضیلت	۱۱۶۴
۱۴۳۲	استغفار کو لازم قرار دینے کی فضیلت	”
۱۴۳۳	گناہ سے دل پر سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے	۱۱۶۵
۱۴۳۴	معفرت مانگنے کی فضیلت —	”
۱۴۳۵	شیطان کا بندوں کو ہمیشہ گمراہ	
	کا قبول ہونا	
۱۴۳۶	توبہ کے ہر وقت کا بیان	۱۱۶۶



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
۱۱۶۶	بیٹے کا والدین کے حق میں استغفار کرنے کی فضیلت	۱۴۳۷
۱۱۶۷	قبر میں مردہ کی حالت ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ اور وہ امیاء کی دُعا مغفرت کا منتظر رہتا ہے۔	۱۴۳۸
۱۱۶۷	جس کے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت ہوگی اسکے لئے خوشخبری	۱۴۳۹
۱۱۶۷	اللہ تعالیٰ بہت گناہ گار ہونے کے ساتھ بہت توبہ کرنے والے شخص کو دوست رکھتا ہے۔	۱۴۴۰
۱۱۶۷	گنہگاروں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔	۱۴۴۱
۱۱۶۸	آدمی کے اگر شرک کے علاوہ پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے تو بخش دیئے جائیں گے۔	۱۴۴۲
۱۱۶۸	جب بندہ شرک کی حالت میں نہ مرے اسکے لئے بخشش ہے۔	۱۴۴۳
۱۱۶۸	گناہ سے توبہ کرنی والا ایسا ہے، گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔	۱۴۴۴
۱۱۶۹-۱۱۶۸	بنی اسرائیل کے تانوس آدمیوں کے ایک تاقق کی توبہ کا قصہ	۱۴۴۵
۱۱۶۹	جن گناہوں کو حقیر سمجھتے ہو، ان سے بچو۔	۱۴۴۶
۱۱۶۹	اگر کسی گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں تو توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ اسکو بخش دے گا۔	۱۴۴۷
۱۱۶۹	گناہ سے پشیمان ہونا ہی توبہ ہے۔	۱۴۴۸
۱۱۷۰	سب ذکروں سے بہتر ذکر اور سب دعاؤں سے اچھی دُعا	۱۴۴۹
۱۱۷۰-۱۱۷۱	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی فضیلت	۱۴۵۰

## الاتفاق فی سبیل اللہ

۱۱۷۳

ایمانیات کا بیان اور اقربا	۱۴۵۱
اللہ کے راستے میں خرچ	۱۴۵۲
اللہ کے راستے میں خرچ کر کے احسان نہ جلائے دلے اور اپنا نہ دینے والے کا اجر	۱۴۵۳

رَبَّنَا  
 تَقَاتِلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ  
 الْعَلِيمُ  
 الْحَكِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
۱۴۵۴	رات اوردن میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرنے کی فضیلت	۱۱۴۴
۱۴۵۵	انفاق فی سبیل اللہ کے متعلق مزید آیات و تفسیر	۱۱۴۵
۱۴۵۶	سونا، چاندی جمع کر کے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرنے والوں کو عذاب الیم کی نجات	۱۱۴۶
۱۴۵۷	مالداروں کے مال میں سوال کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت	۱۱۴۶
۱۴۵۸	سائل کو بھڑکنے کی ممانعت۔	۱۱۴۷
۱۴۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئندہ کے برابر سونا تین دنوں کے اندر خرچ کر دینے کی خواہش	۱۱۴۸
۱۴۶۰	کسی مسلمان کی دینی یا دنیاوی حاجت پورا کرنے کی فضیلت۔ کسی مظلوم کی فریاد کی تیز پزیرائی	۱۱۴۸ ۱۱۴۹
۱۴۶۱	مخلوق اللہ کا کتبہ ہے اسکے ساتھ احسان کرنے والا اللہ کو محبوب ہے۔	۱۱۴۹
۱۴۶۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیاوی ساز و سامان میں سے کوئی درتہ نہیں چھوڑا	۱۱۴۹
۱۴۶۳	صدقہ کرنے سے بلا اور مصیبت آگے نہیں آسکتی ہے۔ افضل صدقہ، بھیک کے کو پیٹ بھر کھانا ہے	۱۱۸۰
۱۴۶۴	سائل کو کچھ دے کر واپس کرنا چاہیے، خواہ معمولی چیز ہی ہو۔	۱۱۸۰
۱۴۶۵	حدیث قدسی۔ اے ابی آدم تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ الخ	۱۱۸۰
۱۴۶۶	روحانہ صبح و فرشتے نازل ہوتے ہیں جو خرچ کر نیوے کیلئے دعا اور نفل کیلئے بڑھا کرتے ہیں	۱۱۸۱-۱۱۸۲
۱۴۶۷	بیوہ اور مساکین کی حاجت روائی کر نیوالا مجاہد فی سبیل اللہ اور قائم الیں و صائم انہا کی طرح ہے	۱۱۸۱
۱۴۶۸	بغیر شمار کرنے کے خرچ خرچ کی ترغیب	۱۱۸۱
۱۴۶۹	سائل گھوڑے پر سوار آئے تو بھی اس کا حق ہے	۱۱۸۲
۱۴۷۰	بغیر سوال کے کوئی چیز ملے تو کھاؤ اور اللہ کے راستے میں خرچ کرو۔	
۱۴۷۱	رسول اللہ کا ذخیرہ نہ بنانا	۱۱۸۳
۱۴۷۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب دینا	۱۱۸۳



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَوِدَادِ كُلِّ مَاءٍ بِكَ  
 يَا كَرِيمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	<b>المجدول اليوميہ للانفاق في سبيل الله</b> (لا تخمسل) تقسيم و مہمب	
۱۱۸۵		
۱۱۸۹	الادعيہ المغفورۃ امۃ سیدنا و مولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
۱۱۹۵	مجالس الذکر	
۱۱۹۶	فرتنوں کی جماعت کا ذکر الہی کر نیوالوں کی تلاش کرنے اور انکو اپنے پروں سے ڈھانپ لینے کا بیان	
۱۱۹۷	الندسبحانہ کا ملائکہ سے ذکر کر نیوالوں کے بارے میں کلام فرماتے اور نقیبت و درجات کا بیان	
۱۱۹۹	وظیفہ اسمائے بدرتین - دعائے بدر وظیفہ اسمائے بدرتین	
۱۲۰۰	وظیفہ اسمائے اصحاب کعبہ	
۱۲۳۲		
	<b>مجموعہ شجرات قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ</b>	
۱۲۳۳	شجرہ طیبہ قادریہ، مجددیہ، نقفورہ، رحیمیہ، کریمیہ، امیریہ (منظوم)	
۱۲۳۸	ہذا السلسلہ مبارکۃ القادریۃ الجنیدیۃ الغفورۃ الرحیمیۃ الکریمیۃ (رث)	
۱۲۴۱	المعصومیۃ الغفورۃ " " " " " "	
۱۲۴۲	المجددیۃ المومنیۃ الغفورۃ الرحیمیۃ الکریمیۃ " " " " " "	
۱۲۴۴	الغفورۃ الرحیمیۃ الکریمیۃ " " " " " "	
۱۲۵۱	اور اد طریقہ قادریہ، جنیدیہ، نقفورہ	
۱۲۸۲	ہذا السلسلۃ المبارکۃ نقشبندیہ	
۱۲۸۵	اسباق مشائخ نقشبندیہ علیم الرحمتہ	
۱۲۸۶	مصطلحات حشرات نقشبندیہ	
۱۲۵۸		
۱۲۵۹		



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِدَّتِهِ  
 يَدْعُو كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَنْتَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
۱۲۷۱	بڑھ السلسلۃ المبارک کچھشتیہ شریفیہ، صابریہ، انخوریہ، رحیمیہ، کریمیہ، امیریہ	۱۲۸۷
۱۲۷۴	اذکار مشائخ چشتیہ	۱۲۸۸
۱۲۷۷	<b>الحزب الواہب الحسنات</b>	
۱۲۸۹	صحابہ کرامؓ دوسرے مومنین اور والدین کیلئے دعائے مغفرت، صحابہ کرامؓ کی صفت ایشار	۱۲۸۹
۱۲۹۰	حقیقی نیکی جو بوجہ چیز کے خرچ کرنے میں ہے	۱۲۹۰
۱۲۷۸	کلمہ طیبہ کے اقرار کے ساتھ اپنے لئے اور دوسرے مومنین کیلئے بخشش طلب کرنے کا حکم	۱۲۹۱
۱۲۹۲	میت کا اپنے اقربا کی دعا کا انتظار — مردوں کو ایصالِ ثواب کرنے کا بیان	۱۲۹۲
۱۲۷۹	روزانہ ۲۷ بار ایمان والوں کیلئے دعائے مغفرت کرنی کا مرتبہ — بعض افراد کا بعض کی سفارش کرنا	۱۲۹۳
۱۲۹۴	مومنوں کی دعائے بخشش سے قیروالوں کی مغفرت ہونا	۱۲۹۴
۱۲۸۰	حضرت رابعہؓ کیلئے بشار بن غالبؓ کے دعا کرنے کا واقعہ	۱۲۹۵
۱۲۹۶	قرستان والوں کو دو رکعت نفل پڑھ کر بخشش کا واقعہ — اس کا ثواب واجہ	۱۲۹۶
۱۲۸۱	ایک لاکھ پچیس ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھ کر بخشش پر وعدہ مغفرت	۱۲۹۷
۱۲۹۸	نماز روزہ، حج، صدقہ، تلاوت قرآن مجید وغیرہ نیک اعمال کا ثواب مردوں کو پہنچانے	۱۲۹۸
۱۲۹۹	مغرب عشاء، فجر، اشراق، ضعی (چاشت) زوال، ظہر، عصر کے اوقات میں پڑھے جانے والے	۱۲۹۹
۱۲۸۲	اذکار و وظائف و تلاوت سورتمائے قرآن مجید	۱۲۸۲
۱۲۹۰	دعا بعد از اذکار	۱۵۰۰
۱۲۹۳	اسمائے کتب جن سے استفادہ کیا گیا	۱۵۰۱



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

كَثِيرًا كَثِيرًا أَبَدًا أَبَدًا

کتاب العمل بالسنة المعروف بہ ترتیب شریف

## دعوت و تبلیغ اسلام

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کا بے حد شکر و احسان ہے۔ کہ اس نے محمدناہل کو اس  
 کتاب العمل بالسنة المعروف بہ ترتیب شریف کی تالیف کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ حضرت اکتیبا طیباً مبارکاً فیہ  
 لکھا۔ مجتہد ربنا دیرضی۔ یہ کتاب آپ کو نفع پہنچانے کے لئے دی جاتی ہے۔ الماری میں رکھنے کے لئے نہیں۔  
 آپ اس کی پانچ جلدیں بنوائیں۔ ہر جلد کی علیحدہ علیحدہ جلد بندی کر لیں۔ مگر جلد دوم اور سوم دونوں کی ایک  
 جلد کر لیں۔ ہر جلد کے تیچھے فہرست مضامین لکھیں۔ فہرست مضامین ہر جلد کے لئے علیحدہ علیحدہ تیار کی گئی ہے۔  
 ہر جلد کے اخیر میں علیحدہ علیحدہ نکالیں۔ جلد ششم ایک علیحدہ کتاب ہے

اس کتاب کو عمل میں لائیں۔ جب کسی عمل کو اختیار کر لیں۔ اسے ہمیشہ کریں کبھی ترک نہ

کریں۔ تمام دعاؤں کو ایک ہی بار عمل میں نہ لے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مَدَادِ كَلِمَاتِكَ  
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

ترین طریقہ یہ ہے۔ کہ آپ کسی ایک دعا سے مکمل کرنا شروع کریں۔ اس دعا کو ایک دو دن میں زبانی یاد کر لیں۔ پھر جب وہ یاد ہو جائے۔ دو چار دن اسے خوب پڑھیں۔ جب وہ اچھی طرح سے یاد ہو جائے۔ اور اس کا پڑھنا بھاری اور بوجھل معلوم نہ ہو۔ پھر اس کے ساتھ والی یا کسی اور دعا کو یاد کرنا شروع کریں۔ اسی طرح جب وہ یاد ہو جائے۔ اور اس کے پڑھنے میں کوئی تردد نہ ہو۔ پھر تیسری کو شروع کریں۔ اسی طرح ایک ایک کر کے ایک دن سب یاد ہو جائیں گی۔ اور نہایت آسانی سے پڑھ سکو گے۔ اسی طرح قرآن کی سورتوں کو عمل میں لانے کی کوشش کریں۔ اگر بڑی سورتیں جلدی یاد نہیں ہو سکتیں۔ تو قرآن سے دیکھ کر پڑھ لیں۔ لیکن ایک ہی دن ساری سورتوں کو نہ پڑھیں۔ اس سے بہت جلد اکتا کر چھوڑ دو گے۔ قرآن کی جس بھی سورۃ کو شروع کریں، ہمیشہ پڑھیں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ یاد رکھیں۔ کہ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت بہترین عبادت ہے۔ قرآن کی تلاوت سے جو نور پیدا ہوتا ہے وہ فرشتوں کی خوراک ہے۔ اللہ آپ کو ہر عمل پر استقامت بخشنے۔ اسے بار بار سنیں۔ کہ اپنا کوئی عمل کبھی ترک نہ کریں۔ جو عمل خواہ نماز ہو یا تلاوت قرآن، تسبیح ہو یا دعا۔ جب ایک بار اختیار کر لیں۔ ہمیشہ کریں۔ کبھی ناگھڑ نہ کریں۔ اللہ کی توفیق ہی سے بندہ اللہ کی عبادت کر سکتا ہے۔ ورنہ جب تک اللہ اپنے کسی بندے کو توفیق عنایت نہیں فرماتے۔ کوئی بندہ کسی عمل کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور گناہ کے بغیر توفیق سبب نہیں کی جاتی۔ جب آپ سے کوئی نیک عمل نہ ہو سکے سمجھیں، کہ کوئی بڑا گناہ سرزد ہو رہا ہے۔ جس کی بدولت توفیق چھین گئی۔ یا چھینی جاتے لگی ہے۔ اس حال میں فوراً وضو کریں۔ کسی علیحدہ مکان میں داخل ہوں۔ اگر ایک ہی مکان ہو۔ تو چند منٹوں کے لئے گھردلاؤں کو باہر نکال دیں۔ اس میں دو نفل پڑھیں۔ اور کتاب العمل بالتہذیب صفحہ ۷۸ پر جو دعا حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے، نہایت خشوع خضوع سے پڑھیں۔ بعد ازاں یہ کہیں۔ کہ "یا اللہ! جس گناہ کی بدولت تو نے مجھ سے اپنی عبادت کی توفیق چھینی ہے، بخش دے۔ اور تیرے سوا تیری قسم میرے کسی بھی گناہ کو بخشنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ تو میرا رب ارحم الراحمین، ارحم الالکھ من غفور حلیم، جو ادر کریم، رؤوف الرحیم ہے۔ تجھ سے درگزر فرما۔ اور اپنی یاد کی توفیق بخش۔ یا حئی یا قیوم" تو سمجھنے کے لئے یہاں رہنا ہے۔ اور کہوں رہنا۔

تو میرا رب دل کسی اور طرف کبھی متوجہ نہ ہو۔ اسے اپنی طرف متوجہ کر سکتی۔

تیرے ہی لئے تو ہم آئے۔ تیری قسم: تیرے نہیں۔ نہ ہی تیرے سوا تیری دنیا کی کوئی بھی ہے۔ یا حئی یا قیوم!

رَبَّنَا  
تَقَاتِلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُمَّ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتِهِ  
 بَعْدَهُمْ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرَضَىٰ نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

مجھ پر تو اپنی رحمت نازل فرما۔ اور توفیق کے سارے دروازے کھول دے۔ حتیٰ کہ کوئی بھی بند نہ رہے۔ اور تیری رحمت کے یہ دروازے سدا کھلے رہیں۔ کبھی بند نہ ہوں۔ یہی میرا ایمان ہے اور یہی تیری شان۔ یا حییٰ یا قیوم انتہائی حزم و احتیاط کے باوجود اگر اس کتاب میں آپ کے کوئی غلطی ادنیٰ ہو یا اعرابی معلوم ہو۔ مجھے مطلع کریں۔ کہ فلاں صفحہ پہ فلاں جگہ یہ غلطی ہے۔ آپ کا احسان ہوگا۔ اسے ہم تیسری طبع میں دور کر دیں گے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کسی اور قسم کا کوئی اضافہ کرنا چاہیں۔ یا کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں۔ آپ کا احسان ہوگا۔ یا اگر آپ نے کسی معتبر و مستند کتاب سے کوئی دعا دیکھی۔ لیکن اس میں نہیں۔ آپ ہمیں یوں مطلع کریں۔ کہ۔۔۔ فلاں کتاب کے فلاں صفحہ پہ میں نے فلاں دعا دیکھی ہے۔ لیکن وہ ہماری کتاب میں نہیں۔ اُسے ہم آئندہ طبع میں شامل کر لیں گے۔ انشاء اللہ! — یا اگر آپ اس کی کسی ترتیب میں کوئی مفید مشورہ دینا چاہیں۔ تو بخوشی دیں۔ مثلاً یوں کہیں۔ کہ۔۔۔ فلاں دعا جو فلاں صفحہ پر ہے۔ اس کا فلاں صفحہ پہ ہونا زیادہ موزوں ہے۔۔۔ ہمیں چند کتابیں اس وقت ملیں جبکہ ہم اپنی ترتیب مکمل کر چکے تھے۔ پھر انہیں جہاں بھی جگہ ملی۔ لکھ دیا۔ ہے۔ ورنہ اگر سب کتابیں پہلے مل جاتیں۔ ہر شے اپنی جگہ پر ہوتی۔

اور آخر میں ہم اپنے محترم و مکرم حضرت مولانا محمد امیر بازاخان رحمۃ اللہ علیہ و نور اللہ فرقدہ کے بچے مومن ہیں۔ جنہوں نے ۱۲۹۱ھ میں، یعنی آج سے تین کم پورے سو سال پہلے حضرت حافظ قاری شاہ عبدالکیم صاحب نقیر پوری رحمہ اللہ علیہ کا خلافت اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ اور اس کے ساتھ یہ تمام شجرات و اسباق قلمبند فرمائے۔ جو اس کتاب کے اخیر میں ہیں۔ حضرت مولانا موصوف قدس سرہ العزیز حضرت قاری صاحب کے پیر بھائی اور حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب سرساوی کے خلیفہ اول تھے۔ اللہ سبحانہ ان کی قبر پر رحمت برمائے۔ آمین! یا حییٰ یا قیوم!!

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

المہاجر الی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم  
 المصطلح المصطفین ،  
 مغربی پاکستان ،



حقیر برکت علی لودیانوی عفی عنہ  
 المقام النجاف الصحائف  
 ساکار والا۔ لاکھپور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِتْرَتِهِ  
 بِعَدَمِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدَمِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا لَيْلِي! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجا کر

درد کی جگہ دایں ہاتھ سے سات مرتبہ  
 مسح کر دو اور کہو

أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَ

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تبارک کی عزت اور اس کی قدرت اور

سُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ۷ بار

اس کے غلبہ کے ساتھ اس تکلیف (بیماری) سے جسے میں پاتا ہوں

شدت سے غم۔ زمین کمان  
 کرتا تھا) کہ ایسا برا۔ ایسا برا  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ اپنے دایں ہاتھ  
 سے اسے سات بار مسح کر دو  
 اور کہو۔  
 اعوذ بعزّة اللہ۔  
 عزت تبارک (قدرت اللہ۔ اللہ)  
 میں سے ایسا ہی کیا۔ اور مجھ  
 سے تکلیف بھی اٹھنا تاکہ وہ  
 قتال سے دور نہ کرے۔ اس کے  
 بعد میں عینہ دور کر دی۔ اس کے  
 کہتا رہا۔ (لوگوں کو اس کا علم  
 کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو)  
 یہ حدیث حسن صحیح ہے  
 ترمذی شریف جلد اول  
 صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۹۵۹

(توضیح کے لئے)  
 یہ عمل صبح کا اندازے طور پر  
 صبح سے قبل کرے۔ اور بین  
 بین طوطی کا ہے۔ اور بین  
 دن تک دایاں ہاتھ پر۔ تو کیا چاہے  
 تیسرے دن چھوڑے۔ اگر چاہے  
 دن تک کرے)۔ اور تین دن  
 دن میں چھوڑے۔ تو ساتویں دن تک  
 عمل کرے۔ ساتویں دن تک  
 اچھا نہ ہو۔ تو نو روز تک کرا کرے  
 افسوس کہ قتال کے حکم سے  
 غالب پنج روزوں سے آگے نہ  
 بڑھے گا۔ یہ حدیث ضعیف ہے  
 ترمذی شریف جلد اول  
 صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۱۹

عزّت تبارک (قدرت اللہ)  
 سے ایسا ہی کیا۔ اور مجھ  
 سے تکلیف بھی اٹھنا تاکہ وہ  
 قتال سے دور نہ کرے۔ اس کے  
 بعد میں عینہ دور کر دی۔ اس کے  
 کہتا رہا۔ (لوگوں کو اس کا علم  
 کہ تم بھی ایسا ہی کیا کرو)  
 یہ حدیث حسن صحیح ہے  
 ترمذی شریف جلد اول  
 صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۹۵۹



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَدَّتْهُ  
 بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدِ دُخْلِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا حَيُّ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَتُوبُ إِلَيْهِ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا الصَّغَائِرَ

اے اللہ! بھنسن دے ہمارے گناہ صغیرہ

وَ الْكِبَائِرِ كُلِّهَا بِلُطْفِكَ وَ

اور کبیرہ تمام کے تمام اپنے لطف و

كَرَمِكَ وَ اخْتَرْنَا لِدَعْوَةِ

کرم سے اور چن لے ہمیں اپنے دین اسلام

الرِّشَادِ وَ التَّبْلِيغِ وَ وَقَّفْنَا

نی دعوت و تبلیغ کے لیے اور ہمیں

لِإِشَاعَةِ دِينِ الْإِسْلَامِ كَمَا

دین اسلام کی تبلیغ کی توفیق بخش جیسا

هِيَ حَقُّهَا وَ اجْعَلْ سِلْسِلَةَ الدَّعْوَةِ وَ

اس کا حق ہے اور اس سلسلہ دعوت و

التَّبْلِيغِ بَاقِيَةً وَ دَائِمَةً تَادِمَةً

تبلیغ کو قیامت تک باقی رکھ جب تک کہ

السَّمَوَاتُ وَ الْأَرْضُ إِلَى يَوْمِ

آسمان و زمین باقی ہیں

الْقِيَامَةِ أَمِينَ يَا رَبَّ

آمین اے رب

العَالَمِينَ

العالمین

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمِينَ آمِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِترته  
 بِعَدْوِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَرِزْنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ  
 يَا مَنْ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ  
 رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○  
 سَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 آمِينَ

احقر بركت على لوديانوى عفو عن  
 المهاجر الى الله والمتوكل على الله العظيم



للتقسيم والتوزيع في سبيل الله :

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفين

سالارواله ○ لائلپور ○ مغربي پاكستان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ  
يَعْدُرُ كُلَّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدُ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ  
يَا لَيْحِي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ۝

رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
أَمِينَ أَمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ